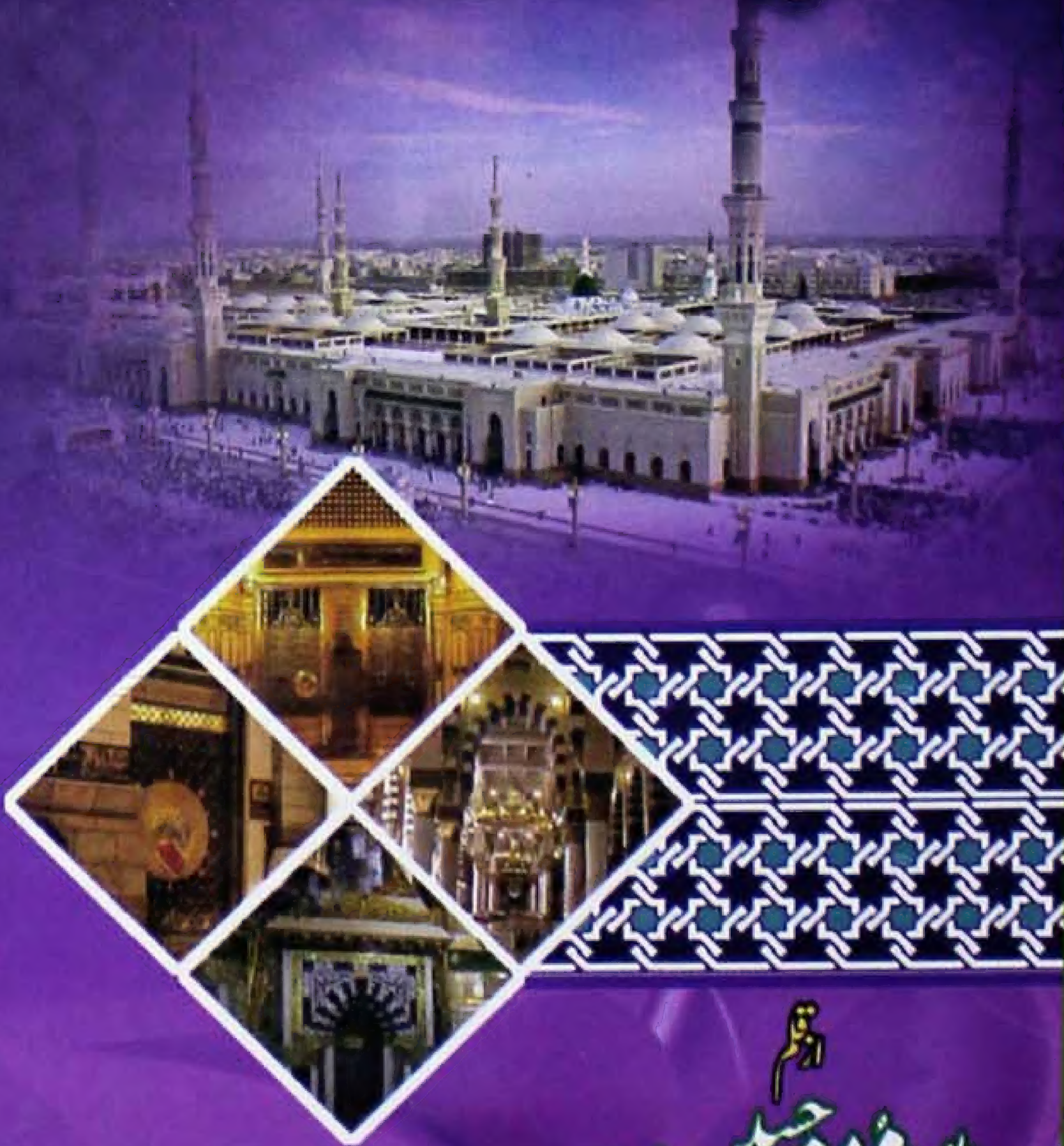


جلد دوم

خطباء اور مقبا حضرات کے لئے انمول تحفہ

جوہرِ حقارت



مقدم
ابو البشیر محمد منور حسین امجدی

ناشر
عمومی کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطابت اور نقابت کیلئے انمول تحفہ

جوہر نقابت

(جلد دوم)

تالیف

ابوالبشر
صاحبزادہ محمد منظور حسین مجددی قادری
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ قادریہ گیلانیہ گوجرانوالہ

ناشر: غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

فون : 4442193 - 055 6483964 - 0321

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب جوہر نقابت جلد دوم

مصنف صاحبزادہ محمد منور حسین مجدوی
(سربراہ متحدہ سنی موومنٹ پاکستان)

تقریب ثانی ڈاکٹر محمد ازہر کوٹلوی

کمپوزنگ محمد سعید نقشبندی

صفحات ۳۲۰

ہدیہ 300 روپے

تاریخ اشاعت اپریل 2009ء

دوم نومبر 2011ء

سوم جنوری 2012ء

تعداد 1100

ناشر غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

0321-6483964 ----- 0342-6152236

زیر اہتمام : صاحبزادگان محمد مبشر حسین، محمد مدثر حسین، محمد منزل حسین

فہرست مضامین

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
34	آرزو ہے سینے میں گھر بنے دینے میں	11	الاہدام
35	سرکار کی گلی میں	12	انتساب
37	سرکار کی گلی سے	13	تقاریظ
39	پیا سا تیری گلی کا	16	عرض مصنف
40	شاہوں کا بادشاہ ہے منگتا تیری گلی کا	17	اللہ خالق کائنات جل جلالہ
41	آیا نور دے دیں چوں نور والا	18	اللہ کریم کی حمد و ثنا باعث برکت ہے
42	محبوب کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے	21	اس وی شان بلند حسابوں و ج حساب
43	مرے پیش نظر مرے نبی کی ذات ہوتی ہے	22	نہ آوے
44	بے یاروں کا یارا تیری گلی	24	الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں
44	ہے ملتی ہر غم کی دوا طیبہ کی گلیوں میں	25	تیرا
45	امام الانبیاء علیہ السلام	26	تیری لا ریب ہستی پر شبہ ہو نہیں سکتا
46	محمد مصطفیٰ علیہ السلام قرآن لائے	28	ہر شے میں نظر آئے تیری رحمت کے
47	پتھر بھی کلمہ سنا رہے ہیں	30	پربے
48	کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں	31	نسیم صبح کے جھوکے دلوں کو
49	یار وادیدار کرا دے		گدگداتے ہیں
			محفل خیر الوری
			بہار صد چمن در سینہ فارم یا رسول اللہ
			معراج کی شب حق سے ملنے وہ عرش پر پہنچے

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
72	قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن	50	محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
73	خودی کی جلو توں میں مصطفائی	51	تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
74	جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا		سفینہ نہیں آتا
74	شمس و قمر خدا کے ذاکر	53	عشق شہ کونین کی دولت ہے نرالی
75	جن و بشر مصطفیٰ کے ذاکر	54	تمنائے مومن
76	چم کے نبی دے نام لوں اکھیاں تے	55	اسی سرکار کے کوچے میں صدا دی جائے
	لالواں	55	اس روز شفاعت مری سرکار کریں گے
78	محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی	57	بے مثال اس کا اسم گرامی مجتبیٰ مصطفیٰ بن کے آیا
79	حق نے تجھے سرداری نبیوں کی عطا کی ہے	58	محبت مصطفیٰ ﷺ
79	وہ آیا ہے تو بکر سارے نبیوں میں عظیم آیا	59	میرے آقا جیسا کوئی نہیں ہوتا ہے جہاں ذکر محمد کے کرم کا
80	ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں	60	قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضور کا
82	محمد رسول اللہ ﷺ	61	نبیوں کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ ﷺ
83	حضور نبی کریم ﷺ	62	محبوب نے آنا ہے راہوں کو سجانے دو
84	باعث تخلیق کائنات	63	حسن آغاز
85	روح ارض و سما ہیں	68	یہ کتاب سب کتابوں سے افضل ہے
87	بزم کونین میں عید گھر گھر ہوئی	69	یہ کتاب مبین جو سراپا برکت ہے
89	مظہر نور خدا..... یا رسول اللہ	70	
90	قرار قلب و جاں..... یا رسول اللہ	71	
91	باعث تخلیق کائنات..... یا رسول اللہ		

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
118	میر اسفینہ آجائے	94	مالک کوثر و تسنیم..... یار رسول اللہ
119	نہی کی رضا	94	ان کے دربار پہ جو لوگ صدا کرتے
119	دید ہوتی ہے		ہیں
119	عشق کے جام	95	ذکر صاحب جو دوستانہ علیہ السلام
120	تری نعت رہے گی	96	سرکارِ خلا ماں نوں دیدار عطا ہووے
120	جس وقت کہیں محفل عشاق سجے گی	96	اس کعبے دے کعبے دل اپنے جھکا
121	آئے کانوں میں صدا مولا فقط		لیے
	نعتوں کی	97	شانناں والا مصطفیٰ سب داسہارا آگیا
123	برکات اسم شہر علیہ السلام	98	میلا دیکھا ہے؟
125	نور کی نورانیت کا ظہور	99	ہر پاسے بہارا آئی اے میلا دوا صدقہ
126	عشق احمد علیہ السلام	100	ہر طرف خوشی چھائی اے میلا دوا
127	محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی بات کر		صدقہ
128	لفظ محمد کا فلسفہ	102	ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ
128	بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا		خیال مصطفیٰ علیہ السلام !!
129	دل اودہ دل جس دل وچ ہے پیار	105	محفل سرور کوثر و تسنیم
	محمد دا	106	تیرے نال و سدی بہار سوہنیا
130	دل رہندا اے ہر ویلے طلب گار محمد دا	112	وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم
130	ستارے سے بکھرتے جا رہے ہیں		نہیں
131	لگایا میں نے جو نام حضور آنکھوں	116	اک نعت محمد عربی دی
	سے	116	فخر دو عالم کی ثناء
137	مانگنے والو محمد کا سہارا مانگو	116	تیری ذات

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
155	جس جس نے مانگا در مصطفیٰ ﷺ سے مانگا	137	زمین و عرش بریں پر حضور کے نور کی رونق
156	صحابہ نے مانگا ، تو در مصطفیٰ سے	140	عشق والے ہیں جو انکی آرزو کرتے رہے
157	رحمت ملی..... تو در مصطفیٰ سے		نبیوں کے سردار محمد ﷺ
160	خدا دی خدائی محمد دے درتے	142	
161	شمع جو جلائے محمد ﷺ دے درتے	144	صداقت مصطفیٰ ﷺ
161	جو مزہ خلد کی بہار میں ہے	145	لب پہ ان کا ہی نام آتا ہے
162	سارے آج خوشیاں مناؤ مکملی والے آگئے	145	سیرت بھی لاریب صورت بھی لاریب
164	دنیا میں نہ کوئی دیکھا ان جیسا مسیحا	148	صداقت مصطفیٰ ﷺ
164	ہمیں صداقت ملی تو آقا کی عطا سے	149	آپ کی صداقت کی گواہی زمیں و زماں نے دی
166	تو نے اک مار چو آقا کو پکارا ہوتا	150	حضور کی ہر ادا میں صداقت
167	عظمت مدینہ منورہ	151	اے محبوب ﷺ آپ کا قرآن بھی سچا
168	مہک رہی ہیں فضا میں حضور آئے ہیں	152	اے محبوب ﷺ آپ کی شریعت بھی سچی
168	بے کس کا آسرا ہے ، مدینہ حضور کا	153	مثالی ہے وجود سید کو نین دنیا میں
169	کیا جگمگا رہا ہے ، مدینہ حضور کا	153	سلام اس پر جو آیا رحمت للعالمین بن کر
	مصطفیٰ کے کوچے میں جس کو موت آئی ہے		
170	برکتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ	154	اختیارات مصطفیٰ ﷺ
171	مدینہ کی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ	155	حضور کا سم نہمت ہیں

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
189	ذکر رسول سے جو مہکی فضاء کام آئی	172	مر کے پہنچا ہوں ان کی چوکھٹ تک
189	میرے سرکار نے پچھڑوں کو ملایا ایسا	172	آنکھوں کی ضیاء مدینہ منورہ
190	مرے سرکار آئے رحمتاں وی نال	172	عاشقوں کے دل کی صدا
	آئیاں نے	173	تقدیر
192	محبوب خدا عرشاں تے گیا	174	مدینے دی مٹی
193	خدا را پہلے مرے مصطفیٰ کی بات کرو	174	عرش وانگ اوہ غار حرا بن گئی
195	کریم کے کرم کا ذکر ہوتا ہے	177	ہر عاشق کی چاہت مدینہ میں مرنا
198	ذکر انبیاء عبادت ہے اور ذکر صالحین	177	کملی والے کی نگری میں گھر چاہئے
	کفارہ	178	مدینہ یاد آیا ہے
199	یا رسول اللہ کا نفرنس	178	طیبہ کی گلی
200	ذکر سرکار میں ذکر خدا ہے واللہ	179	بے مثل محبوب
202	اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے	179	ہمارا ایمان ہے
	ہیں	180	سرکار کی گلی میں
203	وہ اللہ ہے..... یہ نبی اللہ ہے	180	باتیں بھی مدینے کی
203	دل کو جب نور محمد ﷺ سے سجایا میں	181	سارا جہاں منور
204	قرآن مجید اور نعت مصطفیٰ ﷺ	181	آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے
205	ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں	183	آمد مصطفیٰ ﷺ
206	میری سرکار مرے گھر کو سجانے آئیں	184	ذکر خیر الوری
207	قرآن محبوب کے رحمت و برکت کا پیغام	185	غم کے مارو
		186	حبیب ذات کبریا بن کر آ گیا

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
225	عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنے کا صلہ دیکھو	208	مولا کا نظارہ
225	وجہ کائنات ہیں وہ جان کائنات	208	رحمت کا اشارہ تیری گلی
226	سرکار کے چہرے کی قسم کھائی ہے	209	دل میں طیبہ اتار لیتے ہیں
227	صورت میں محمد کی خدا دیکھا ہے	209	رحمتوں کا سبب ہے محفل نعت
228	غلام مصطفیٰ واللہ رسوا ہو نہیں سکتا	210	ساری محفل وہ نور ہوتی ہے
228	قداں نوں چمکے روڑے ہیرے لعل بن گئے	211	انداز نقابت
229	عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر جھوم لیتا ہوں	212	قرآن میں مصطفیٰ کی صفات کا بیان
231	جنت کی طلب	212	تسکین کا سامان ہے ہر بات مدینے کی
231	کبھی بیمار نہ ہوگا	215	لگتا ہے محبت کا بازار مدینے میں
232	حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ		اللہ اللہ رے تیری شان مدینے والے
233	صادقین کا امام مولا علی رضی اللہ عنہ	216	نبی کی یاد میں محفل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے
234	ولیوں کے امام		شفیع روز قیامت کی کوئی بات کرو
235	کعبے دے وچ پیدا ہو یا تے حیدر	218	گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
235	زہرہ داسرتاج پیارا علی اسے	218	قداں نوں چمکے روڑے
236	آقا دا پیارا تے مولا علی اسے	220	سوہنے ورگانہ سوہنا کوئی آیا
237	ذکر سیدنا امام حسین علیہ السلام	223	جنت کے نظارے ہوتے ہیں ہر کار کا
238	قرآن میرا دل ہے قرآن کی میں جاں ہوں	224	تمہارے کوچے میں

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
255	قربانی حسین علیہ السلام	242	انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
256	ثانی مصطفیٰ نہ کوئی ثانی حسین علیہ السلام	243	ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین
256	حسین شہیدوں میں بے مثل	243	سلطان انبیاء کا نواسہ حسین ہے
257	حسین شہادت میں بے مثل و بے مثال	244	فرش زمیں سے عرش تک شہرہ حسین کا
258	لب کھولتے ہیں مدحت سرکار کیلئے	245	نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے
258	سب کچھ ہے دو جہاں کے سردار کیلئے	245	حسین اسرار کا جہان ہے
260	رفعتوں کی سراج شبِ نزلِ قرآن	247	صبر کسے دا نہیں حسین ورگا
262	کیا محفل کا حسن ہے، کیا محفل کا جمال ہے	247	جنت کا راستہ ہے محبت حسین کی
263	نگاہ لطف خدا کے رسول ہو جائے	248	حسین کا ایثار بھی بے مثل
263	رحمت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے	249	کرم میرے تے خیر الا نام کر دے
264	ان کے صدقے سے ہی چلتا ہے گزارا اپنا	250	اس نواسے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے
266	تیرے ورگا سو ہونا کوئی ڈٹھانہ اکھیاں نہیں	250	اودھ بے نانا نے جیہاں میں کسے دانانا
266	سورج کی ضیاء ہے نام محمد علیہ السلام	251	غم امام حسین عالی مقام
267	نام ان کا سجا کے ہونٹوں پر	251	سیدنا حسین علیہ السلام
268	نبی کے نام پہ سو جاں سے جو قربان ہوتے ہیں	251	غم حسین میں مٹ گئے دل و جاں
		251	جی رہی ہے کائنات
		252	ہر دور کے بلند خیالوں سے پوچھ لو
		253	سجدہ میں جا کے سر کو کٹایا حسین نے
		254	ہر قول مصطفیٰ کا نبھایا حسین نے
		255	دنیا میں مصطفیٰ کی نشانی حسین ہیں

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
303	کیا کیا ملا ہم کو مدینے سے.....	268	مجھ خطا کار کو سرکار کی رحمت کی ہے آس
304	مومن کی نجات مدینہ	269	جب تصور میں مدینے کی دعا مانگی تھی
304	جو دردِ وصل علی صبح و شام کرتے ہیں	276	حقانیتِ اہل سنت
304	ہم کو مدینے میں بھی کعبہ نظر آیا	277	اللہ کی واحدیت کو مانیں تو اہل سنت
305	جان آگئی جب گنبدِ خضریٰ نظر آیا	277	مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے
305	تشریف نبی لائے محفل کو سجانے دو	279	دل و جگر پیار نبی دا
306	میرے گھر میں خیر الوریٰ آگئے ہیں	280	سلام سرور کو نہیں پر
306	اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں	282	مدینے کے نظارے
306	حضور آگئے ہیں	283	سرِ ابرارِ رحمت
308	جہاں میں بھی تو خوشیاں منارہے ہیں	284	تیرے کرم سے بات نبی ہے بنی رہے
309	بہار آئی	285	جب مدینے میں رات ہوتی ہے
310	میلادِ مصطفیٰ ﷺ	285	رحمتِ مصطفیٰ نے پالا ہے
311	ہر مومن کا چہرہ خوشی سے جھوم اٹھتا ہے	285	رسولِ رحمت
311	خبر یہ سناؤ حضور آگئے ہیں	287	ہر رسول کی ذات عینِ رحمت
312	جھوم کے سارے پکارو مرجبایا مصطفیٰ	287	زمین و زماں کے نبی
312	دھوم ہے عطار ہر سو شاہ کے میلاد کی	288	حور و غلماں کے نبی کی باری آئی
312	جہاں میں عید مناؤ حضور آئے ہیں	288	صدیق کو صداقت دینے والے
313	دفا کے دیپ جلاؤ حضور آئے ہیں	296	ایصالِ ثواب
313	نگر نگر کو سجاؤ حضور آئے ہیں	297	ایصالِ ثواب کا معنی
314	معراجِ مصطفیٰ ﷺ	297	ایصالِ ثواب کا اصطلاحی معنی
315	سہانی رات ہے شمسِ انصاف کی بات کرو	298	ایصالِ ثواب ہر حال میں باعثِ برکت
315	عرشاںِ داوودی	299	خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں
315	کوئی مہمان بلایا جا رہا ہے	299	نبی کے نور کا صدقہ ہے جاری و ساری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَهْدَاءُ

تاجدار کائنات

تاجدار عرب و عجم

فرد موجودات

مالک لوح و قلم

منبع کمالات

جوہر نور و تدم

باحتِ تخلیق کائنات

مرکز فیض اتم

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ

وَعَلَى اللَّهِ طِبْهُ وَسَلَّمَ
بِوَسْاطَتِ

منہار النوار خفی و جلی، قدوة کاملین، زبدة العارفین

حضرت خواجہ صوفی محمد علی قدس سرہ مرقدہ

و

خطیب العصر
وحید العصر حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ہم کو قبول افتدائے عفو و شرف

سگ کوئے مدینہ

محمد منور حسین مجددی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

میں اپنی اس کاوش ”جوہر نقابت“ کو

پیر طریقت رہبر شریعت مجسمہ سلف صالحین

صوفی محمد انور چشتی میروی رحمۃ اللہ علیہ

آف کوٹلی نواب

اور

پیر طریقت رہبر شریعت جانشین ابوالبلیان حضرت علامہ

صاحبزادہ ابوالحبیب محمد رفیق احمد مجددی

(زیب شجادہ درگاہ حضرت ابوالبلیان رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جنہوں نے ان گنت لوگوں کے
دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی آگہی اور سوز و گداز کی شمع روشن کی۔

گدائے در رسول ﷺ

محمد منور حسین مجددی

تقریظ

خطابت اور نقابت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے، بلکہ اگر نقابت کو خطابت کی ابتداء کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

ایک اچھا نقیب محفل کی جان ہوتا ہے، وہ اپنے کمال فن سے محفل کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ وہ نہ صرف خطباء کے جذبات کو ہمیز لگاتا ہے بلکہ شائقین اور سامعین کے اشتیاق کو بھی دوہلا کر دیتا ہے۔ جوہر نقابت جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، نقابت کے موضوع پر مولانا محمد منور حسین مجددی کی تصنیف لطیف ہے۔ جس کی جلد اول عوام کے ہاتھوں پذیرائی حاصل کر چکی ہے اور آج اس کی جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مولانا محمد منور حسین مجددی ایک جوان سال خطیب ہیں، روحانی طور پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ علامہ ابوالبلیان محمد سعید احمد مجددی علیہ الرحمۃ سے بیعت ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ کے روحانی بزرگ آل رسول اولاد علی حضرت پیر سید محمود احمد شاہ گیلانی قادری علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز ہیں اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم روحانی بزرگ حضرت شیخ الحدیث پیر سید مراتب علی شاہ صاحب سے فیض یافتہ ہیں۔ ماہنامہ ”اسلامی فکر“ کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ سیاسی اور سماجی کارکن ہیں۔ کئی اسلامی کتب کے مصنف اور مرتب ہیں۔ ان کی تصانیف میں تحفۃ الواعظین خاص طور پر مشہور ہے، جس کی اب تک چار جلدیں اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ پانچویں جلد زیر طبع ہے۔ تحفۃ الواعظین کے نہایت ہی مختصر سے عرصے میں پانچ ایڈیشن چھپ چکے ہیں جو کہ اس کی پذیرائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ طالبات اور معلمات کیلئے تحفۃ الواعظات جلد اول جلد دوم اور خطبات خواتین جلد اول اور جلد دوم اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔

انسانی معاشرہ کی بنیاد باہمی ہمدردی اور بھائی چارے پر رکھی گئی ہے۔ گویا انسان کی تخلیق کا مقصد یہی ہے کہ ایک انسان کے دل میں دوسرے انسان کیلئے محبت ہو، خدمت کا جذبہ ہو اگر یہ

جذبہ محبت اور ذوق خدمت معاشرہ میں باقی نہ رہے تو وہ معاشرہ بے حس افراد کا مجموعہ ہوگا جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ بقول شاعر

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

خليفة چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اوروں کیلئے زندہ رہو۔

رکھتے ہیں جو اوروں کیلئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کے بکھرا نہیں کرتے

مولانا محمد منور حسین مجددی کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور کئی صفات سے نوازا ہے وہاں ایک درد مند دل سے بھی نوازا ہے۔ یتیم اور بے سہارہ بچیوں کی مالی امداد میں پیش پیش رہتے ہیں۔ نوجوانوں کے سینوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں کرنے کیلئے متحدہ سنی موومنٹ کا قیام عمل میں لاکچے ہیں۔ ہفتہ وار روحانی محافل ذکر کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور دور دراز کے علاقوں میں خطابت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب جوہر نقابت جلد دوم کا مسودہ شروع سے لیکر آخر تک راقم کی نظر سے گزرا ہے جس مقصد کے پیش نظر مختلف اسلامی موضوعات پر مواد کو حسن ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ وہ بہت حد تک پورا ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

یہ کتاب نہ صرف نقابت کیلئے بہترین معاون ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ خطابت کیلئے بھی انتہائی سود مند ہے۔ شائقین تقریر اسے انشاء اللہ بہت پسند فرمائیں گے۔ گویا نقیب اور خطیب دونوں ہی اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

ڈاکٹر محمد ازہر کوٹلوی

(ایم اے علوم اسلامیہ)

تقریظ

علماء بلاغت نے کتب بلاغت میں یہ اصول وضع فرمایا ہے کہ کلام اور گفتگو ایسی ہو کہ فصیح الفاظ کے ساتھ، مخاطب کے شعور و عقل کے مطابق ہو اور بمطابق حالات ہو اسے کلام بلیغ کہا جاتا ہے۔

یہ اسلوب چاہے انفرادی طریق سے ہو یا اجتماعی رو سے نہایت اہمیت کا حامل ہے ورنہ جتنا بڑا فاضل اور ڈگریاں رکھتا ہوا اگر متکلم کو بات سمجھانے کا اصول و طریقہ نہیں آتا تو وہ چاہے جیسی بھی خوبصورت اور علمی بات ہی کیوں نہ ہو ضائع ہونے کا احتمال رہتا ہے اور اگر بات عوام کے درمیان بصورت نقابت و خطابت ہو تو خطیب اور واعظ کی ذمہ داری یوں بڑھ جاتی ہے کہ عامی شعور اور عقل کے مطابق کلام اور خطاب کر کے اپنا پیغام پہنچائے۔

مصنف کتاب مولانا محمد منور حسین مجددی ایسی شخصیت ہیں کہ جس کے خطابات راقم الحروف نے سنے اور تحریری کاوش بصورت جوہر نقابت جلد دوم پڑھنے کا اتفاق ہوا تو موصوف کو متذکرہ اصولوں کے قریب پایا۔ مذکورہ کاوش جوہر نقابت جلد دوم کی خوبی و کمال یہ ہے کہ قاری آسان فہم واقعات پڑھتے ہوئے وقت کے گزرنے کا احساس نہیں کر پاتا اور اس دوران میں بہت سا بلیغ مواد نہایت آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔

جوہر نقابت جہاں عام عوام کیلئے ایک تحفہ ہے وہاں خطباء اور واعظین حضرات کیلئے بھی تسکین کا باعث ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مولانا محمد منور حسین مجددی کی علمی کاوشوں میں مزید اضافہ فرمائے اور وہ عوام کیلئے ہدایت کا باعث بنیں۔

از حقیر: محمد عاصم رضا

ایڈوکیٹ ہائی کورٹ Mob: 0300-6485661

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

الحمد للہ رب العالمین کہ ناچیز کی تازہ تصنیف جوہر نقابت جلد دوم آپ کے پیش نظر ہے۔ اس سے قبل جوہر نقابت (جلد اول) شائع ہوئی تو احباب و خطباء اور نقباء حضرات نے بے حد پسند کی اور ساتھ ہی اس کی جلد دوم شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ اسی مقبوضت کے پیش نظر جلد دوم شائع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ناچیز کی مکتبہ کے علاوہ تنظیمی، دینی، روحانی سماجی مصروفیات کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوتی گئی البتہ میں نے اپنے طور پر کوشش جاری رکھی کہ کتاب پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ کسی بھی تصنیف کو منظر عام لانے کیلئے وقت بھی درکار ہوتا ہے، مشوروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے، ترتیب و تکمیل تک کئی مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لہذا جوہر نقابت بھی ایسے مرحلوں سے گزرنے کے بعد بفضل تعالیٰ منظر عام پر آگئی۔ جن احباب و حضرات نے کتاب کی اشاعت میں ہر قسم کا تعاون فرمایا۔ میں ان سب احباب کا تہہ دل مشکور ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر جوہر نقابت کی اشاعت کیلئے کوشش کی۔ اللہ کریم سب احباب کو خوش و خرم رکھے اور علم و عمل میں برکت فرمائے۔ آمین

امید ہے قارئین و احباب اسے بے حد مفید پائیں گے اور اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازیں گے۔

منظر کرم

محمد منور حسین مجددی قادری

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اللہ خالق کائنات

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیان تیرا
زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
لگا ہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشان تیرا

مَحْمَدٌ وَتُصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

سامعین ذی وقار۔ حضرات محترم! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں اپنے نبی

سرور کائنات..... فخر کائنات

منبع کائنات..... مبداء کائنات

مخزن کائنات..... مقصود کائنات

مقصد کائنات..... خلاصہ کائنات

باعث تخلیق کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے اس کائنات ارض و

سما کو پیدا فرما کر ہمیں اس محبوب ﷺ کی امت میں پیدا ہونے کا شرف عطا فرمایا۔

حضرات ذی وقار! اس محفل پاک کا آغاز اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء یعنی تلاوت

قرآن حکیم سے ہوگا۔ تمام احباب توجہ اور محبت سے تمام آسمانی کتابوں کی سردار کتاب

قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت سے اپنے قلوب و اذہان کو منور و معطر فرمائیں۔

یہ وہ ذات ہے جس کی کائنات ارض و سموات میں ہر طرف حمد و ثناء ہو رہی ہے

کیونکہ

اس کی حمد و ثناء باعث برکت ہے

اس کی حمد و ثناء باعث عظمت ہے

اس کی حمد و ثناء باعث عزت ہے

اس کی حمد و ثناء باعث رفعت ہے

اس کی حمد و ثناء باعث بخشش ہے

اس کی حمد و ثناء باعث نجات ہے

اس کی حمد و ثناء باعث حیات ہے

کیونکہ اس کی حمد و ثناء تو

زمیں والے کر رہے ہیں زماں والے کر رہے ہیں

مکیں والے کر رہے ہیں مکاں والے کر رہے ہیں

عرش والے کر رہے ہیں فرش والے کر رہے ہیں

مشرق والے کر رہے ہیں مغرب والے کر رہے ہیں

شمال والے کر رہے ہیں جنوب والے کر رہے ہیں

جنت والے کر رہے ہیں جہنم والے کر رہے ہیں

جن و بشر کر رہے ہیں حور و ملک کر رہے ہیں

فلک والے کر رہے ہیں افلاک والے کر رہے ہیں

عرب والے کر رہے ہیں عجم والے کر رہے ہیں

شرق والے کر رہے ہیں غرب والے کر رہے ہیں

الغرض اس کی حمد و ثناء تو چاند ستارے چاند و پرند

حیوانات جمادات معدنیات حور و غلمان

انبیاء اولیاء انبیاء اصفیاء اسی کی حمد و ثناء

سے اپنی زندگیوں کو منور و معطر کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ذات تو
 لائق حمد بھی ، ثناء بھی تو
 میرا معبود بھی ، خدا بھی تو
 تیرے اسرار کون جان سکے
 سب میں موجود اور جدا بھی تو
 بے نواؤں کی آخری اُمید
 بے سہاروں کا آسرا بھی تو

اس خالق و مالک کی حمد و ثناء اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ساری کائنات ارض و
 سما کا خالق کل ہے۔

سامعین ذی وقار ! اس ساری کائنات کو تخلیق کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مثلاً

زمین کا خالق اللہ زماں کا خالق اللہ
 مکین کا خالق اللہ مکاں کا خالق اللہ
 شمس کا خالق اللہ قمر کا خالق اللہ
 شجر و حجر کا خالق اللہ بحر و بر کا خالق اللہ
 خشک و تر کا خالق اللہ افلاک و فلک کا خالق اللہ
 املاک و ملک کا خالق اللہ لوح و قلم کا خالق اللہ
 جمادات کا خالق اللہ حیوانات کا خالق اللہ
 معدنیات کا خالق اللہ نباتات کا خالق اللہ
 چرند و پرند کا خالق اللہ ہواؤں و فضاؤں کا خالق اللہ

چاند تاروں کا خالق اللہ عرب و عجم کا خالق اللہ
 حور و ملک کا خالق اللہ عرش و فرش کا خالق اللہ
 جنت کا خالق اللہ جہنم کا خالق اللہ
 خاک یوں کا خالق اللہ اقلا کیوں کا خالق اللہ
 سینے سینے ذرا غور سے اے اہل دل نبیوں کو ولیوں کو
 غوثوں کو قطبوں کو ابدالوں کو قلندروں کو بلکہ
 کائنات کے ذرے ذرے کو خالق کائنات نے بنایا۔
 ہماری تو صدا ہے.....

اول آخر باطن ظاہر میرا رب تعالیٰ
 کل ثناواں سب تعریفاں ساریاں خداں والا
 اس دی شان بلند حسابوں وچ حساب نہ آوے
 سب دامالک سب دارازق سب نوں رزق پہچاوے
 اوہدے رحم کرم دا ہر دم دو عالم تے سایہ
 پاک محمد ورگا سوہنا جس پیدا فرمایا
 محفل پاک کا آغاز اللہ تعالیٰ عزوجل کی پاک کتاب قرآن مجید فرقان حمید سے
 ہوگا۔ تلاوت قرآن حکیم کیلئے خصوصی مہمان دنیاۓ اسلام کا ایک عظیم نام میری
 مراد عالمی شہرت یافتہ قومی ایوارڈ یافتہ صدارتی ایوارڈ یافتہ ..
 فضیلۃ الشیخ نجم القراء استاذ القراء شمس القراء تاج القراء
 عظمت القراء عزت القراء رفعت القراء بلکہ جن کا انداز نورانی

جن کا کلام نورانی جن کا لہجہ نورانی ملکی اور غیر ملکی شہرت یافتہ آئے استقبال کیجئے۔ اپنے محبوب قاری محترم المقام جناب قاری کرامت علی نعیمی کا ان کی تلاوت سے اپنے دلوں کو منور و معطر کیجئے۔
کسی اہل محبت کی ترجمانی

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا
زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشان تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانا ہے کہاں تیرا
ترا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا
تیری ذات معنیٰ آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

حضرات! اللہ تعالیٰ کی حمد سے محفل کا آغاز ہوا کیونکہ جس کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے ہوتا ہے اس کام میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ کا نام ہمارے دلوں کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

توہی بیکسوں کا ہے آسرا تیری شان جل جلالہ
 توہی ہر بشر کا ہے مدعا تیری شان جل جلالہ
 ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
 ہے توہی تو نہیں مثل تیرا تیری شان جل جلالہ
 توہی رب ہے تو ہی کبریا تو قدیر ہے تو رحیم ہے
 توہی ہے خدا توہی کبریا تیری شان جل جلالہ
 تیری حمد ہو سکے کیا بیاں کہ ہے توہی خالق ایں و آں
 تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا تیری شان جل جلالہ
 تیری گند کوئی نہ پا سکا ہوا پست عقل کا حوصلہ
 کہ ہے عقل کی یہاں بات کیا تیری شان جل جلالہ
 الغرض سامعین محتشم! اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک
 حقیقی ہے۔

عزت و رفعت کا مالک اللہ جل جلالہ
 صدق و صفا کا مالک اللہ جل جلالہ
 جود و سخا کا مالک اللہ جل جلالہ
 بحر و لطف و عطا کا مالک اللہ جل جلالہ
 فنا و بقا کا مالک اللہ جل جلالہ
 زندگی و موت کا مالک اللہ جل جلالہ
 حسن و جمال کا مالک اللہ جل جلالہ
 جزا و سزا کا مالک اللہ جل جلالہ

الغرض ہمارا تو ایمان و ایقان ہے۔

تو ہی معبود بھی مقصود بھی سارے زمانے کا
تو ہی خالق تو ہی مالک تو ہی رازق ہے مولا
تیری لاریب ہستی پر شبہ ہو ہی نہیں سکتا
گواہ تیرے جب ٹھہرے محمد مصطفیٰ مولا
تیرا ہی نام لینے سے بنی بگڑی ناصر کی
ہے تو ہی مستقل حاجت روا مشکل کشا مولا

سامعین ذی وقار! محترم و مکرم عشاق مدینہ۔ آپ نے تلاوت قرآن حکیم و فرقان حمید
سے اپنے قلوب و اذہان کو پر نور کر رہے تھے۔ آئیے اب ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اپنے اپنے دلوں کو پر نور کریں اور نعت رسول مقبول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سماعت فرمانے کیلئے دعوت سخن دے رہا ہوں۔ بلبل باغ مدینہ۔ بلبل سرور کوئین،
مداح رسول اکرم، و اصف پیغمبر اسلام، عاشق مدینہ عالمی شہرت یافتہ، صدارتی ایوارڈ
یافتہ ہمارے دلوں کی دھڑکن، محترم المقام قاری شاہد محمود قادری صاحب کو جو کہ پر نور
اور پر سرور آواز کے مالک ہیں۔ ان کا بآواز بلند نعروں کی گونج میں استقبال کیجئے۔

اس محفل کا ذرہ ذرہ پر نور ہے

جدھر بھی دیکھو مدینہ کا نور ہے

اس کائنات ارض و سما کا ایک ہی حقیقی مولا ہے جس کے ہم سب بندے ہیں۔ اسی کا ہم
سب کو ذکر کرنا چاہئے۔ اسی لئے تو ہمارا زبان پروردگار ہوتا ہے آپ نے میرے ساتھ
مل کر بآواز بلند..... ہر لب سے یہ آواز آئے۔

اللہ کرم کر دے مولا تو رحم کر دے
جھولی ہے میری خالی جھولی کو میری بھر دے

تیری ذات والا اے مولا ہے میرا حوالہ اے مولا
دو جگ کے والی اے مولا تیری شان نزالی اے مولا
میں تیرا سوا لی اے مولا بھر جھولی خالی اے مولا
تو اپنے کرم کی بھیک مولا ہر اک کے گھر دے

مجرم میں بڑا ہوں اے مولا بندہ تو تیرا ہوں اے مولا
اب معاف خطا کر اے مولا مجھے بھیک عطا کر اے مولا
کرتا ہوں دعا میں اے مولا دیتا ہوں صدا میں اے مولا
میری سب خطائیں مولا اب در گذر کر دے

دریا میں تو ہے اے مولا صحرا میں تو ہے اے مولا
لہروں میں تو ہے اے مولا موجوں میں تو ہے اے مولا
ظاہر میں تو ہے اے مولا باطن میں تو ہے اے مولا
ہر شے میں نظر آئے تیری رحمت کے پر دے

لب کیسے کھولوں اے مولا کیا تجھ سے بولوں اے مولا
اب در پہ بلا لے اے مولا میری بگڑی بنا دے اے مولا
اب جلوہ دکھا دے اے مولا اب دکھڑے مٹا دے اے مولا

صدقے میں محمد کے دامن کو میرے بھر دے
میں ہر دم تیری اے مولا کروں مداح سرائی اے مولا

راشد کرتا ہے اے مولا تیری ہی بڑائی اے مولا
چمکا دے مقدر اے مولا کہتا ہوں رو کر اے مولا

ان ساری دعاؤں کو اے مولا گوہر کر دے

حضرات! آج کی یہ عظیم الشان فقید المثال جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل۔ آمدِ مصطفیٰ کی خوشی کا جشن منانے کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے میلا د کے صدقے سے اس عظیم الشان محفل پاک کو اپنی بارگاہ بے نیاز میں قبول و منظور فرما کر ہم سب کیلئے ذریعہ نجات بنادے اور ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث بنائے۔ آمین ثم آمین

آپ تمام احباب ذی وقار نے حضور اکرم نور مجسم فخر دو عالم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت سماعت فرمایا۔ اب تمام احباب با آواز بلند کہیں۔

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

سحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں
چمن میں ہر طرف شبنم کے موتی جھلملاتے ہیں
نسیم صبح کے جھونکے دلوں کو گدگداتے ہیں

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

خوشی کے گیت گائے جا رہے ہیں آسمانوں پر
دروووں کے ترانے ہیں فرشتوں کی زبانوں پر
فرشتے بہر استقبال بہر ایستادہ ہیں

اشارے ہو رہے ہیں گلشن جنت کے پھولوں میں
 مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
 زمانے کی فضا میں انقلاب آخری آیا
 پنچا اور کر دیا قدرت نے سب فطرت کا سرمایہ
 ابھی جبرائیل اترے بھی نہ تھے کعبے کے منبر سے
 کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبد اللہ کے گھر سے
 مبارک ہو شہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
 مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے
 (بلند آواز سے) مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ
 مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

☆☆☆☆☆☆☆☆

آسیب کا علاج

یا اللہ... ۲۶۴ بار اول و آخر درود شریف پڑھ کر صبح و

شام پانی پر دم کر کے پی لیں۔

☆☆☆☆☆☆

وَالضُّحَىٰ
وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ

محفلِ ذکرِ خیر الواری صلی اللہ علیہ وسلم



محفلِ نعت جو سجاتے ہیں
وہ مرادیں دلوں کی پاتے ہیں
بھیجتے ہیں درود جو اُن پر
اُن کے خوابوں میں آپ آتے ہیں

تَحْمَدُهُ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

سامعین ذی وقار۔ واجب الاحترام عشاق محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم..... شمع رسالت
 کے پروانوا!

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد حضور پر نور سرکارِ دو عالم، سرورِ دو عالم، فخر بنی آدم، نور مجسم،
 شفیع معظم، نبی مکرم، رسول محتشم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز
 میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آج کی عظیم الشان و
 فقید المثال سالانہ محفل نعت انعقاد پذیر ہے۔

جس میں ہم سب شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کر رہے ہیں۔

زرِ حمت کن نظر بر حال زارم یا رسول اللہ
 غریبم بے نوا خاکسارم یا رسول اللہ
 ز داغِ ہجر تو کے دل فگارم یا رسول اللہ
 بہارِ صد چمن در سینہ دارم یا رسول اللہ
 توئی تسکین دل آرام جاں صبر و قرار من
 رُخ پر نور اینجا بے قرارم یا رسول اللہ

آج کی پر نور محفل پاک میں معزز و مکرم علماء کرام مشائخ عظام، مہمانان گرامی، نعت خواں حضرات، انتظام و انصرام کرنے والے معاونین کو دل کی اتھا گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عز و جل تمام احباب ذی وقار اور مسند صدارت پر تشریف لانے والے عظیم روحانی شخصیت پیر طریقت رہبر شریعت، نمونہ سلف صالحین فخر اہل سنت، نازش اہل سنت، خطیب اہل سنت حضرت مولانا.....

..... مدظلہ العالی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عز و جل اپنے محبوب کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدق سے دنیا و آخرت کی عزتوں اور رفعتوں سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

حضرات محترم! محفل پاک کا آغاز اللہ تعالیٰ عز و جل کے پاک کلام قرآن مجید فرقان حمید سے ہوگا۔ تمام احباب ذیشان تلاوت قرآن پاک کے وقت آداب محفل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے توجہ اور انسہاک سے محفل میں شرکت کرنے والوں کو جگہ دیں۔ کیونکہ فرمان عالیشان ہے جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو جب قرآن کی تلاوت ہوتی ہے تو رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جب تلاوت قرآن ہوتی ہے برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جب قرآن کی تلاوت ہوتی ہے، ابوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ اس وقت محفل کے چاروں طرف نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ آسمانوں سے رحمتوں، برکتوں، رفعتوں، عظمتوں کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ اب میں جس عظیم قاری کو دعوت سخن دے رہا ہوں۔ ان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ

ان کا کلام ربانی ان کا انداز حسانی ہے
 ان کا لہجہ نورانی ان کی آواز وجدانی ہے
 یہ محفل کا سما سبجانی ان کا طریقہ حقانی ہے

تو تشریف لاتے ہیں دنیاۓ اسلام کے مشہور و معروف قاری، نجم القراء، زینت القراء جناب قاری سید محمد الیاس حسین سیالوی صاحب۔ آپ سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی مقدس کتاب کی تلاوت فرمائیں اور ہمارے قلوب و اذہان کو منور و معطر کرنے کا شرف حاصل کریں۔

توجہ کیجئے! سامعین ذی وقار۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے محبوب کریم رؤف رحیم ﷺ کو تمام آسمانی کتابوں کی سردار کتاب قرآن مجید عطا فرمائی۔

تورات کی سردار قرآن مجید

انجیل کی سردار قرآن مجید

زبور کی سردار قرآن مجید

اور تمام انبیاء کرام کے تاجدار ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں کیونکہ ہمارے نبی علیہ السلام تو

ہمارے آقا آدم علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا شیث علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا نوح علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا ابراہیم علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا اسماعیل علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا الیاس علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا ہارون علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا سلیمان علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا ہود علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا یعقوب علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا یوسف علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا ہارون علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا یونس علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا موسیٰ علیہ السلام کے تاجدار

ہمارے آقا عیسیٰ علیہ السلام کے تاجدار

الغرض سامعین کرام قسم اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس کائنات میں جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے۔ تمام عظمت و رفعت والے لیکن ہمارے نبی سارے نبیوں اور رسولوں کے تاجدار بن کر تشریف لائے۔

بقول اعلیٰ حضرت امام اہل سنت

پیکر علم و حکمت کشتہ عشق رسالت

مجدد دین و ملت مفکر اسلام

ماہی بدعت فقیہ امت مفسر قرآن

الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ترجمانی نے ایمان تازہ کر دیا
میرے ساتھ ملکر سب کہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی

دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

بزم آخر کی شمع فروزاں ہوئی
 نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
 جس کو شایان ہے عرش خدا پر جلوس
 ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
 بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
 شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی
 (ﷺ)

آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
 پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
 ملک کونین میں انبیاء تاجدار
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

اللہ تعالیٰ عزوجل تمام احباب ذی شان کو اپنے محبوب کریم رؤف رحیم ﷺ کے
 روضہ کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین
 حضرات! ہمارا ایمان و ایقان ہے جہاں محفل نعت ہوتی ہے ہم سب کے آقا و مولا
 محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد، آمد ہوتی ہے، مگر دیکھنے والی آنکھ ہونی چاہئے..... عاشق تو
 ہر وقت یہی تمننا رکھتے ہیں۔

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
 مجھے دیدار تم اپنا کراؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھنا ، ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشاؤ یا رسول اللہ
علامہ منشا تابش قصوری کے کلام نے ایمان کو پُر نور کر دیا۔

میری برباد بستی کو بسا دو یا رسول اللہ
کنارے پر میری کشتی لگا دو یا رسول اللہ
مرے تاریک دل پر نور کی برسات ہو جائے
میرے قلب سیاہ کو جگمگا دو یا رسول اللہ
یہ آنکھیں آپکے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رُخ پُر نور سے پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ
حضرات محترم ! حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عالم ہے ہر کوئی دیدار کی تمنا لیکر
بارگاہ رسالت مآب میں آداب سے عرض کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے
محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ واضحی کا سب کو دیدار عطا فرمائے۔ آمین
توجہ کیجئے۔

جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

جس وقت تھے خدمت میں انکی ابو بکر و عمر عثمان و علی
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہو گا
معراج کی شب حق سے ملنے وہ عرش معلیٰ پر پہنچے
رفتار کا عالم کیا ہو گا، گفتار کا عالم کیا ہو گا

حضرات محترم! آپ اللہ تعالیٰ عزوجل کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و
توصیف سے اپنے دلوں کو منور و معطر فرما رہے تھے۔ محفل پاک میں سلسلہ نعت خوانی
کا آغاز کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ملک کے مشہور و معروف و عظیم نعت
خواں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف سے محفل کو منور کرنے کیلئے
تشریف لاتے ہیں۔

مداح سرور کونین۔ بلبل باغ مدینہ۔ واصف سرکار دو عالم۔ ثناء خوان مصطفیٰ
عاشق رسول اکرم۔ واصف شان رسالت مآب علیہ التحیۃ والثناء..... جناب
محترم المقام قاری خادم بلال مجددی۔ تو ان کانعروں کی گونج میں استقبال کیجئے۔

سوچتا ہوں میں وہ گھڑی کیا عجب گھڑی ہو گی
جب در نبی پر ہم سب کی حاضری ہو گی
آرزو ہے سینے میں گھر بنے مدینے میں
ہو کرم جو بندے پر بندہ پروری ہو گی
کبریا کے جلووں سے کیا سماں بندھا ہو گا
محفل نبی جس دم عرش پر سجدی ہو گی

سو کھلیں گے اس کیلئے رحمتوں کے دروازے
نعت مصطفیٰ جس نے ایک بھی سنی ہو گی

ہماری تو.....

بات کیا ہے باد صبا اتنی کیوں معطر ہے
سبز سبز گنبد کو چوم کر چلی ہو گی

سامعین ذی وقار حضرات محتشم !

آپ ذوق اور شوق سے عظیم نعت خواں کی زبان سے گلہائے عقیدت سے
سن رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل مداح سرور کو نین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم و عمل
اور ہمارے ذوق و شوق میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

آج کل ہر عاشق، مدینہ کی گلیوں کی باتیں کر رہا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟
سوچنے کے بعد پتہ چلتا ہے جس کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کی ہر چیز سے بھی
محبت ہوتی ہے جیسے ہم ناکاروں کو مدینہ والی سرکار سے محبت ہے اسی طرح مدینہ کی
گلیوں سے بھی محبت ہے۔ آئیے تو مل کر مدینہ کی گلیوں کا ذکر کریں۔

سرکار کی گلی میں

ہمیں ہوں ازل سے منگتا سرکار کی گلی کا
کھایا ہے میں نے کھڑا سرکار کی گلی کا
دنیا کے جھوٹے بندھن سب ٹوٹ جائیں یا رب
رہ جاؤں ہو کے بندہ سرکار کی گلی کا
میرے جنون نے جھک کر اسکے قدم ہیں چومے
سگ جو بھی میں نے دیکھا سرکار کی گلی کا

کیا شان پوچھتے ہو سرکار کی گلی کا
 کرتا ادب ہے کعبہ سرکار کی گلی کا
 سب آسماں کے تارے کرتے ہیں رشک مجھ پر
 جب سے بنا ہوں ذرہ سرکار کی گلی کا
 ہے دھوم عرش پر بھی اور ذکر فرش پر بھی
 کونین میں ہے چہچا سرکار کی گلی کا

..... کعبہ کو جائیں

جنت کو جائے رستہ سرکار کی گلی کا
 بیتاب ہو کے تڑپا طیبہ کی فرقتوں میں
 جب بھی خیال آیا سرکار کی گلی کا
 اس کی نظر میں کیسے منظر جہاں کے ٹھہریں
 جلوہ ہو جس نے دیکھا سرکار کی گلی کا
 کرتے ادب ہیں حافظ سارے جہاں والے
 میں سگ ہوں ایک ادنیٰ سرکار کی گلی کا
سرکار کی گلی سے

ہو کر ہے جو بھی آیا سرکار کی گلی سے
 دامن وہ بھر کے لایا سرکار کی گلی سے
 میرے نبی کے در کا ہر ایک ہے بھکاری
 ہر ایک کو ہے ملتا سرکار کی گلی سے

سرکار دو جہاں کے جلوے ہی میں نے دیکھے
 جس سمت میں نے دیکھا سرکار کی گلی سے
 مجنوں کی طرح اس کو چوما عقیدتوں نے
 سگ جو بھی ہو کے آیا سرکار کی گلی سے
 کوئے نبی کی خوشبو پائی ہے میں نے اسمیں
 دامن جو بھر کے لایا سرکار کی گلی سے
 کوئے نبی میں یارب ہو میرا مرنا جینا
 نکلوں نہ میں خدایا سرکار کی گلی سے
 موت آئے مجھ کو یارب دربار مصطفیٰ پر
 نکلے جنازہ میرا سرکار کی گلی سے
 حافظ میں ایک سگ ہوں دربار مصطفیٰ کا
 ملتا ہے مجھ کو نکلڑا سرکار کی گلی سے

پیا ساقیری گلی کا

اک بار جس نے دیکھا جلوہ تیری گلی کا
 ہو کر وہ رہ گیا ہے آقا تیری گلی کا
 جس پر فدا ہوں سارے شمس و قمر ستارے
 ہے رشک طور سینا ذرہ تیری گلی کا
 اس معدن کرم سے ہیں مانگتے دو عالم
 بیٹھا ہے دو جہاں میں صدقہ تیری گلی کا
 جبرئیل نے بھی چوما جس خاک کو ادب سے

اللہ ہی جانتا ہے رتبہ تیری گلی کا
 زاہد بھی اپنے رب سے جنت کبھی نہ مانگے
 اک بار گر وہ دیکھے نقشہ تری گلی کا
 کعبہ کے زائرین کو کعبہ میں کعبے والا
 دکھا رہا ہے آقا رستہ تری گلی کا
 کیا جانے شان و عظمت دنیا ترے گدا کی
 شاہوں کا بادشاہ ہے منگتا تیری گلی کا
 تیری گلی کے کوئی آداب کیا بتائے
 تنکا بھی محترم ہے آقا تیری گلی کا
 اب تو خدا را میری کردے مراد پوری
 قطرہ کرم کا مانگے پیاسا تری گلی کا
 اک آدھ ٹکڑا آقا در سے اسے عطا ہو
 حافظ بھی اک گدا ہے ادنیٰ تیری گلی کا

حضرات! اسی گلی کا ذکر خیر کرنے کیلئے دعوتِ سخن دے رہا ہوں..... مدینے کی گلی
 کے گدا..... مداح حضرت احمد مجتبیٰ..... واصف نور مصطفیٰ..... ثناء خوان بدر الدجی
 بلبل باغ کہف الوری..... مداح منبع جود و سخا..... واصف شمس الضحیٰ..... عاشق مدینہ
 محترم المقام جناب قاری خادم بلال مجددی صاحب کوکہ مائیک پر تشریف لاکر ہم
 سب کے دلوں کو نورِ نعت سے پُر نور اور پُر سکون فرمائیں۔ استقبال کیجئے اپنے محبوب
 نعت خواں کو جن کی آواز سے نعت کی صورت میں نوری کرنوں سے محفل میں ہر طرف

نور ہی نور جگمگائے گا۔

جھوم جھوم کر مدینہ کا تصور کر کے

پر جوش آواز میں نعروں کی گونج میں

مدینے کی ہواؤں میں پر نور فضاؤں میں

عاشقوں کی بارات میں نزول رحمت کی رات میں

ذوق و شوق سے اپنے آقا و مولا تا جدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سماعت فرمائیں۔

حضرات! آپ بڑی محبت و عقیدت سے اللہ تعالیٰ عز و جل کے پیارے رسول مقبول

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سماعت فرما رہے تھے۔ کتنا پر نور ماحول تھا

ہر طرف انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی بلکہ ہر طرف نور ہی نور تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا

تھا جیسے کائنات کے والی، مدنی مدینے والے خود اس محفل پاک میں تشریف لائے

ہوئے تھے کیونکہ

آیا نور دے دیں چوں نور والا تائیوں آج برسات وی نور دی اے

دیوا نور دا مل گیا دن تائیں صبح و شام تے رات وی نور دی اے

لگا ہویا اے میلہ آج نوریاں دا اون والی برات وی نور دی اے

من والیو نور حضور تائیں اتھے ہونی آج بات وی نور دی اے

جتنوں تیک ہے نظر دی پہنچ ناصر اک جہاں آباد وی نور دا اے

بھر لو نور تھیں خالی کٹوریاں نوں جشن عید میلاد وی نور دا اے

وہ دیکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے

خالق تو محمد کی ادا دیکھ رہا ہے

محبوب کی نظریں ہیں گنہگار پہ ناصر
محبوب کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

کیونکہ۔

جن کو خالق نے اپنا کہا آگئے بانٹنے نور، نور خدا آگئے
آگئے آج غم خوار ناصر مرے مرجبا مرجبا مصطفیٰ آگئے

ارے دیوانو !!

مت کہنا کہ میں ہجر میں مغموم رہا ہوں جالی کے تصور میں سدا چوم رہا ہوں
آئی ہے مدینے کی بھی یاد کہ ناصر لگتا ہے میں کہیں گھوم رہا ہوں
ہر سانس کو درود کی پائل بنا دیا مجھ کو بھی اپنی چاہ کے قابل بنا دیا
آنکھیں دکھائیں جس گھڑی طوفان نے مجھے ہر موج کو حضور نے ساحل بنا دیا
چمن والے باد صبا مانگتے ہیں یہ پیاسے برستی گھٹا مانگتے ہیں
مگر مصطفیٰ کے گدا جو ہیں ناصر مدینے میں اپنی قضا مانگتے ہیں
آخری بات کہنے کے بعد دوسرے عظیم نعت خواں کو دعوت دیتا ہوں۔ جن
کے متعلق ہم کہتے ہیں وہ تو

پہن کر مدحت محبوب آتا ہوں محافل میں

کرم کی داد کی مجھ پر سدا برسات ہوتی ہے

چھما چھم آنکھ سے یونہی مرے موتی برستے ہیں

مرے پیش نظر مرے نبی کی ذات ہوتی ہے

حضرات ذی وقار ! ذکر مصطفیٰ ﷺ سے پُر نور سینہ ہو سب کی یہی آرزو ہے سب

کو ملے سفینہ نور کا۔ اب میں جس عظیم نعت خواں کو دعوت سخن دے رہا ہوں۔ ان کا تعارف خود ان کی ذات ہے۔ میری مراد..... صدارتی ایوارڈ یافتہ..... عالمی شہرت یافتہ نعت خواں..... بلبل باغ مدینہ..... مداح حبیب کبریا..... بلبل نغمہ رسالت..... عندلیب چمنستان رضا..... عاشق مدینہ..... واصف شان رسالت..... جن کی آواز سے نکلتا ہے ہر وقت مدینہ مدینہ..... تو حضرات اسی مدینے والے کی نعت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ عظیم نعت خواں... محترم المقام جناب قاری شاہد رسول قادری صاحب کو..... جن کی آنکھوں میں مدینہ۔ جن کی سوچ میں مدینہ، جن کی محبت میں مدینہ، جن کی نسبت ہی مدینہ۔

توبات ہو رہی تھی حضور پر نور ﷺ کے نوری نوری مدینہ کی تو عاشق کی زباں حرکت میں آئی۔

دکھیوں کا سہارا تیری گلی
بے یاروں کا یارا تیری گلی
بے چاروں کا چارا تیری گلی
سکھ چین ہمارا تیری گلی
منکوں کا گذارا تیری گلی
رحمت کا شاہ تیری گلی
ہر آنکھ کا تارا تیری گلی
مولا کا نظارا تیری گلی

ہماری تو آرزو ہے۔

ہے ملتی ہر غم کی دوا طیبہ کی گلیوں میں
 دعا مانگو کہ لے جائے خدا طیبہ کی گلیوں میں
 طواف یا رکرتا جس طرح ہے کوئی دیوانہ
 ہے ایسے جھومتی پھرتی صبا طیبہ کی گلیوں میں

کیونکہ.....

دولت ہے بڑی شے نہ امیری ہے بڑی شے
 نہ تاج تے تختیاں دی اسیری ہے بڑی شے
 سلمان تے بو ذرتو جدوں پچھیا تے بولے
 سرکار دے بو ہے دی فقیری ہے بڑی شے



دعاؤں کی مقبولیت کیلئے

يَا مُجِيبُ يَا اَللّٰهُ

۴۸۴ بار اول و آخر درود پاک ۱۱ بار

عشاء کی نماز کے بعد (اجازت عام ہے)

إِنَّا عَطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ



امام الانبياء ﷺ

سراپا نیاز

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ

الرُّسُلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

حضرات محترم۔ واجب الاحترام سامعین محترم۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد حضور پر نور سرور کائنات فخر موجودات، نیر کائنات، نور کائنات، سکون کائنات، رحمت کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام احباب ذیشان، سلامت ایمان، درود و سلام با آواز بلند پیش فرما کر اپنے قلوب اذہان کو منور و معطر فرمائیے۔

آج کی اس محفل ذیشان میں جہاں چاروں طرف نور کی نورانی بارش ہو رہی ہے اور ہم سب اس نورانی بارش میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں کیونکہ جہاں اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمتوں کی مدنی مدینہ والے، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کا کون اندازہ کر سکتا ہے کیونکہ ہمارے آقا کی توشان.....

نہ جب اس بات کے قابل زباں ہو

محمد کی ثناء کیوں کر بیاں ہو

خدا کی رحمتیں ہوتی ہیں نازل

وہ محبوب خدا جب مہرباں ہو

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن لائے

خدا کا آخری فرمان لائے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن لائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا نہ کوئی بعد ان کے
نبوت میں کچھ ایسی شان لائے

پتھر بھی کلمہ سنا رہے ہیں

رحمت کے بادل آج ہر سمت چھا رہے ہیں
نغمے خوشی کے گاؤں سرکار آرہے ہیں
نور احسن میں قربان شان محمدی پر
پتھر بھی دیکھو جن کا کلمہ سنا رہے ہیں

سامعین محتشم! واجب الاحترام حضرات ذی وقار

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء کے بعد آقا دو عالم

فخر بنی آدم..... نور مجسم

شفیع معظم..... آقائے دو عالم

عظمت کائنات..... عزت کائنات

رحمت کائنات..... رفعت کائنات

شرافت کائنات..... الفت کائنات

حسن کائنات..... جمال کائنات

منبع کائنات..... وجہ کائنات

جان کائنات..... آن کائنات
ایمان کائنات..... ایقان کائنات
اصل کائنات..... ابتداء کائنات
انتہاء کائنات..... وجہ تخلیق کائنات

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق و محبت کرنے والا صاحب ایمان ہیں
اور صاحب نجات ہیں کیونکہ

صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں ہے بتکدہ تصورات
عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق

اس لئے

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
ہماری تو..... غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

کیونکہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعتنا لك ذكرك دیکھے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
اسی لئے کہنے والے نے یوں اظہار کیا ہے۔

جہڑا عاشق پاک نبی دا اوہنوں خوف کی روز حشر دا
نہ اس دوزخ وچ سڑناتے نہ اوہنوں خوف قبر دا
جس نے جام عشق دا پیتا، اوہنوں زہر اثر نہیں کر دا
اعظم جہڑا عشق دا بندہ، اوہ موت ہتھوں نہیں مر دا
جے چاہیں توں مومن بننا، بن خدمتگار نبی دا
کس کم حج زکوٰۃ نمازاں، جے کریں انکار نبی دا
جے توحید دی لذت چاہیں پہلوں کر اقرار نبی دا
اعظم کس کم سجدے تیرے جے نہ دل وچ پیار نبی دا
سامعین کرام! عاشق تو اپنے محبوب کا ہی ذکر کر کے زندگی کا لمحہ گزار دیتا
ہے۔ اور وہ صبح ازل سے شام ابد تک محبوب کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

ذکر ماہی دالوں لوں وچ رچیا، اسیں اکو کم وچ رجھے
عشق رسول دیوانیاں کیتا سالوں اپنا آپ نہ سوں جھے
جہڑا نہیں اس راہ دا راہی اوہ ساڈا درد نہ بجھے
اعظم ور لا ای کوئی جانے، ساڈے روگ اندر دے گھجھے

یار دا دیدار کرا دے

یارب ہو ر نہ منگاں تیتھوں مینوں یار دے دیس پچا دے
جتھے جھاڑ دیسں فرشتے، اوہ سوہنا شہر دکھا دے

جہاں گلیاں وچ پھریا سوہنا اونہاں گلیاں دی خاک بنا دے
 اعظم تے جے کرم کماویں، اونہوں یاروی دید کرا دے
 حضرات محترم! واجب الاحترام والا کرام۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے
 قلوب واذہان کو منور و معطر فرما رہے تھے کیونکہ مومن کی میراث، مومن کا ایمان
 مومن کی نجات، مومن کی کامیابی، مومن کی کامرانی، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔
 محترم سامعین حضرات! حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عشق
 کی تعلیم دی کہ ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَلَدِهِ
 وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“ (بخاری شریف باب الایمان) تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو
 سکتا تا آنکہ میں اسے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔
 معلوم ہوا کہ.... کائنات میں سب سے زیادہ محبت و عقیدت کا محور ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہونی چاہئے۔ یہی کامل ایمان کی نشانی ہے۔
 علامہ اقبال نے سچ کہا ہے۔

منز قرآن روح ایمان جان دیں
 ہست حب رحمۃ للعالمین

لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
 اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
 اسی لئے کائنات میں ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا.... کیونکہ
 اب میری نگاہوں میں جتنا نہیں کوئی
 جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

ہمارا تو ایمان ہے۔

نماز اچھی زکوٰۃ اچھی روزہ اچھا حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بٹھا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

سامعین محترم! ثابت ہوا کامل و مکمل ایمان کی نشانی فقط محبت رسول ﷺ ہے۔ اسی
کائنات کی ہر چیز اور جن و بشر آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے
ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ تو کائنات ارض و سما کے محبوب ہیں۔
سامعین ذرا توجہ فرمائیں کہ حضور کی ذات.....

زمین والوں کے محبوب..... زماں والوں کے محبوب
مکین والوں کے محبوب..... مکاں والوں کے محبوب
شرق والوں کے محبوب..... غرب والوں کے محبوب
افلاک والوں کے محبوب..... فلک والوں کے محبوب
شمس و قمر کے محبوب..... شجر و ہجر والوں کے محبوب
خشک و تر کے محبوب..... بحر و بر کے محبوب
عرش والوں کے محبوب..... فرش والوں کے محبوب
مشرق والوں کے محبوب..... مغرب والوں کے محبوب
شمال والوں کے محبوب..... جنوب والوں کے محبوب

بلکہ..... حوروں کے محبوب..... قصوروں کے محبوب
 جنت والوں کے محبوب..... محبوبوں کے محبوب
 جن و بشر کے محبوب..... برگ و ثمر کے محبوب
 عرب والوں کے محبوب..... عجم والوں کے محبوب
 خاکوں کے محبوب..... افلاکیوں کے محبوب
 مکہ والوں کے محبوب..... مدینہ والوں کے محبوب

سینے سینے

ہر نبی کے محبوب..... ہر ولی کے محبوب
 ہر مجدد کے محبوب..... ہر محدث کے محبوب
 ہر مفسر کے محبوب..... ہر مقرر کے محبوب
 اولیاء کے محبوب..... اصفیاء کے محبوب
 اتقیاء کے محبوب..... استخیاء کے محبوب
 ذرے ذرے کے محبوب..... پتے پتے کے محبوب

بلکہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوہنے آقا حضور دی بارگاہ چوں دولت آقا دے عشق خزینے دی منگ
 منگ درد جنوں اولیں والا، آگ عاشق بلال دے سینے دی منگ
 خوشبو منگ نہ باغ فردوس دی تو مہک آقا دے پاک پسینے دی منگ
 جے توں حافظا مر کے اے زندہ رہناں فیر موت پاک مدینے دی منگ

چونکہ.....

یارب ترے محبوب کا جلوہ نظر آئے
 اُس نور مجسم کا سراپا نظر آئے
 اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
 ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے
 تاحشر مری قبر میں ہو جائے اجالا
 مرقد میں جوان کا رخ زیبا نظر آئے
 روشن رہیں آنکھیں یہ مری بعد فنا بھی
 گر وقت نزع وہ شہہ والا نظر آئے
 دنیا کی محبت سے کنارہ کر لے
 جیسے بھی گذارا ہو گذارا کر لے
 اللہ کے جلووں کی اگر خواہش ہے
 تو سرکار کے جلووں کا نظارہ کر لے

سامعین محترم! واجب الاحترام، حاضرین و ناظرین..... حضور اکرم، نور مجسم،
 شفیع معظم، نبی مکرم، رسول محتشم، پیغمبر اسلام، ہر در کائنات فخر موجودات منبع کائنات
 ، وجہ تخلیق کائنات، بلکہ اصل کائنات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر
 مسلمان کیلئے ذریعہ نجات ہے..... کیونکہ

سفینہ نہیں آتا

مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا
 جس شخص کے سینہ میں مدینہ نہیں آتا
 اللہ کی رحمت بھی نہیں جوش میں آتی

جب تک کہ ندامت کا پسینہ نہیں آتا
 لگتا ہے کچھ ایسے تیری چاہت میں کمی ہے
 لب تیرے پہ گر ذکرِ مدینہ نہیں آتا

توجہ فرمائیں.....

گر مجھ کو پلانا ہے پلا اپنی نظر سے
 ساقی مجھے پیمانے سے پینا نہیں آتا
 کیونکہ محبت کا جام ہر کسی کو میسر نہیں؟
 عشقِ شہ کونین کی دولت ہے نرالی
 ہر شخص کے ہاتھوں یہ خزانہ نہیں آتا
 محبوبِ خدا کے جو حوالے نہ کیا جائے
 ہرگز وہ کنارے پہ سفینہ نہیں آتا
 کیا مانگوں حضور آپ سے کس طرح میں مانگوں
 اظہارِ تمنا کا قرینہ نہیں آتا
 محبوبِ خدا کا جو ہو دیوانہ نیازِ
 اس شخص کے دل میں کبھی کینہ نہیں آتا

واجب الاحترام اور لائقِ صدا احترام برادرانِ اسلام انسان جس سے محبت و عقیدت رکھتا
 ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے کیونکہ یہ عاشق کی نشانی ہے۔ مسلمان وہ ہے
 جو ساری کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت و عقیدت اپنے آقا و مولا مدینہ کے تاجدار
 امت کے غم خوار..... رسولوں کے تاجدار

سید ابرار احمد مختار
 مدنی تاجدار خاصہ کردگار
 شافع یوم قرار آفتاب نو بہار
 حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا ہے۔

تمنائے مومن

محفل نعت نبی خوب سجادی جائے
 نام محبوب پہ ہر چیز لٹا دی جائے
 جویہ چاہے کہ میسر ہو سکون کی دولت
 اس کو سرکار کی اک نعت سنا دی جائے
 ان کے در سے نہ کبھی غیر بھی لوٹا خالی
 اسی سرکار کے کوچے میں صدا دی جائے
 جان بلب تشنہ دیدار پڑا ہے در پر
 شربت دید سے پیاس اسکی بجھادی جائے
 مرے آقا کا یہ اخلاق کریمانہ ہے
 تیر برسائے جو اس کو بھی دعا دی جائے

نعت پاک..... پیارے آقا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے اظہار کا بہترین
 ذریعہ ہے۔ ہم تو انشاء الرحمن.....

سرکار کے اوصاف کا اظہار کریں گے
 ہم پر بھی کرم سید ابرار کریں گے

سرکار کی تو صیف و طیفہ ہے زباں کا
یہ جرم اگر ہے تو کئی بار کریں گے
اللہ بھی انہیں رکھے محبوب یقیناً
اللہ کے محبوب سے جو پیار کریں گے
جس روز کوئی اور مددگار نہ ہو گا
اس روز شفاعت مری سرکار کریں گے
کچھ اشک ندامت ہی تو ہیں آخری پونجی
نذرانہ انہیں پیش گنہگار کریں گے

کیونکہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اس کا ذکر ہر وقت کرنے کو دل چاہتا ہے کیونکہ...

وہی سب سے میٹھی زباں ہے جو مرے نبی کی ثنا کرے
رہے جس میں یاد حضور کی مرارب وہ دل بھی عطا کرے
جو مزہ ہے ذکر حبیب میں ہے کسی کسی کے نصیب میں
وہی رنج و غم میں بچا رہے جو نبی کو یاد کیا کرے
مرا سکھ مدینے میں حاضری، مراد کھ مدینے سے واپسی
جو وہاں چلو تو دعا کرو، خدا وہاں سے جدا کرے
ملا ہم کو ایسا کریم ہے جو عظیم سے بھی عظیم ہے
وہ جو دشمنوں کیلئے بھی امن و سلامتی کی دعا کرے

..... کیونکہ

وہ تو سراپا مجتبیٰ مصطفیٰ بن کے آیا
 پیکرِ دلربا بن کے آیا، روحِ ارض و سما بن کے آیا
 سب رسولِ خدا بن کے آئے وہ حبیبِ خدا بن کے آیا
 حضرت آمنہ کا دلارا، وہ حلیمہ کی آنکھوں کا تارا
 وہ شکستہ دلوں کا سہارا بیکسوں کی دعا بن کے آیا
 دستِ قدرت نے ایسا سجایا حسنِ تخلیق کو رشکِ آیا
 جس کا پایہ کسی نے نہ پایا وہ خدا کی رضا بن کے آیا
 تاجداروں نے دی ہے سلامی بادشاہوں نے کی ہے غلامی
 بے مثال اس کا اسمِ گرامی، مجتبیٰ مصطفیٰ بن کے آیا



گناہوں کی نجات کیلئے

یا غَفَّارُ۔ یا اَللّٰهُ

۵۰۰ بار، نمازِ عشاء کے بعد اول آخر درود شریف

۱۱۔ ۱۱ بار.... ۴۱ دن تک وظیفہ پڑھیں۔



قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ



محبتِ مصطفیٰ

جھیرا خادم غوث جلی دا اوہنوں کوئی لتاڑ نہیں سکدا
نام لیوا جھیرا ہندالوی دا اوہنوں کوئی وگاڑ نہیں سکدا
جس گلشن نوں علی و سادے اوہنوں کوئی اجاڑ نہیں سکدا
اعظم جس تن عشق نبی دا اوہنوں دوزخ ساڑ نہیں سکدا

تَحْمَدُهُ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

اللہ خالق کائنات کی حمد و ثناء کے بعد آقا دو عالم فخر بنی آدم نور مجسم شفیع معظم نبی مکرم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے تصدق سے آج کی یہ عظیم الشان محفل پاک محبت رسول ﷺ کے موضوع پر منعقد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقہ سے آج کی محفل کی برکت سے تمام احباب کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت پیدا فرما کر عشق کی شمع روشن فرمائے۔ ہر عاشق کا عقیدہ اور ایمان ہے، ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی نہیں اور نہ ہوگا کیونکہ جب سے حضور ﷺ کی محبت و عقیدت ملی ہے اور کوئی چتا ہی نہیں۔

اب میری نگاہوں میں چتا نہیں کوئی
 جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
 تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
 یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
 یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
 سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
 افلاک پہ تو گنبد خضریٰ نہیں کوئی
 ہوتا ہے جہاں ذکر محمد کے کرم کا
 اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی
 سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
 یہ سچ ہے کہ خالد سا نکما نہیں کوئی

سامعین محترم ! آپ نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرمائی۔ اس
 نعت میں ایک شعر تھا۔

یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
 سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

سامعین محتشم !

یعنی کائنات ارض و سما میں سب سے افضل و اعلیٰ جگہ وہ ہے جہاں
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں کیونکہ وہ جگہ جس میں رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں وہ جگہ.....

زمین سے افضل، زماں سے افضل
 مکین سے افضل، مکاں سے افضل
 شمس سے افضل، قمر سے افضل
 شجر سے افضل، حجر سے افضل
 بحر سے افضل، بر سے افضل
 عرب سے افضل، عجم سے افضل

لوح سے افضل قلم سے افضل
عرش سے افضل، فرش سے افضل
جنت سے افضل

الغرض کائنات کے ذرے ذرے سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جگہ جس میں رسول کریم کا جسم مبارک موجود ہے وہ افضل و اعلیٰ ہے۔
شاعر اہل سنت عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی یوں منظر کشی کی ہے۔

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضور کا
بے کس کا آسرا ہے مدینہ حضور کا
پھر جا رہے ہیں اہل محبت کے قافلے
پھر یاد آ رہا مدینہ حضور کا
نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفیٰ
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا
جب سے قدم پڑے ہیں رسالت مآب کے
جنت سے بڑھ گیا ہے مدینہ حضور کا
ہر ذرہ ذرہ اپنی جگہ ماہتاب ہے
کیا جگمگا رہا ہے مدینہ حضور کا
قدسی بھی چومتے ہیں ادب سے یہاں کی خاک
قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضور کا
ہو ناز کیوں نہ اس کو نیازی نصیب پر
جس کو بھی مل گیا ہے مدینہ حضور کا

واجب الاحترام سامعین محترم! مدینہ منورہ کی برکات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ کوئی کسی سے محبت کرتا ہے اور کوئی کسی سے۔ مثلاً

کوئی مسلمان ماں سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان باپ سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان بیوی سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان بچیوں سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان مال و زر سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان حسن و جمال سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان زیب و زینت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان جود و سخا سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان اقتدار سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان وزارت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان صدارت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان قیادت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان شرافت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان تلاوت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان خطابت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان نقابت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان امامت سے محبت کرتا ہے

کوئی مسلمان خلوت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان جلوت سے محبت کرتا ہے
 کوئی مسلمان تجارت سے محبت کرتا ہے
 الغرض سامعین محتشم !

دنیا کی چیزوں سے محبت و عقیدت رکھنی جائز ہے مگر جب ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ آجائے تو کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنی چاہئے..... کیونکہ ذرا توجہ فرمائیں.....

نبیوں کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 رسولوں کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 پیغمبروں کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 صحابہ کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 اولیاء کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 انبیاء کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 اصفیاء کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 اغنیاء کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سنئے سنئے.....

صالحین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 صادقین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 ساجدین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عابدین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 عالمین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 ذاکرین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 مجددین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 محدثین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 واعظین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)
 زاہدین کی محبت کا مرکز ذات مصطفیٰ (ﷺ)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“ (بخاری شریف
 کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا تا آنکہ میں اسے (ساری کائنات)
 ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا ہو جاؤں۔

ڈاکٹر محمد اقبال قلندر لاہوری نے یوں منظر کشی فرمائی ہے۔

منزل قرآن روح ایمان جان دیں
 ہست حب رحمتہ للعالمین

لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
 اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کیونکہ وہ ذات تو

محبوب خدا جب بھی میرے خواب میں آئیں گے
 پھر تو وہ مجھے اپنا دیوانہ بنائیں گے
 ہر سمت ہی ہم جا کر ان کو ہی پکاریں گے
 سرکار ہمیں ایسا مستانہ بنائیں گے
 جا پہنچے مٹی بھی پھر اپنے ٹھکانہ پر
 جب ان کی محبت میں ہم خود کو مٹائیں گے
 دیکھیں گے سدا جلوے دیدار محمد کے
 دل میں جو دیا ان کی الفت کا جلائیں گے
 پھر چاند سے بھی بڑھ کر چمکے گا نصیب اپنا
 دہلیز پہ آقا کی جب سر کو جھکائیں گے
 پھر ابر کرم ان کا ہر گام پہ برسے گا
 جب روبرو روضے کے روتے ہوئے جائیں گے
 تڑپائے گی جب ہم کو فرقت اے ریاض ان کی
 جلوے رُخ انور کے سرکار دکھائیں گے

قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صفوان بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک عطا کیجئے۔ تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بیعت کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا۔ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ جس پر حضور پر نور ﷺ نے فرمایا۔
 الْمَرْءُ مَعَ أَحَبِّ - تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔ (سنن ترمذی
 کتاب الزہد ج ۲ ص ۲۳)

معلوم ہوا : انسان کو جس سے محبت ہوگی قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (انشاء اللہ الرحمن) تو ذرا توجہ کیجئے۔

حضور کا عاشق..... حضور کے ساتھ
 صدیق کا عاشق..... صدیق کے ساتھ
 فاروق کا عاشق..... فاروق کے ساتھ
 عثمان کا عاشق..... عثمان کے ساتھ
 مولا علی کا عاشق..... مولا علی کے ساتھ
 صحابہ کا عاشق..... صحابہ کے ساتھ
 امام حسن کا عاشق..... امام حسن کے ساتھ
 امام حسین کا عاشق..... امام حسین کے ساتھ
 تابعین کا عاشق..... تابعین کے ساتھ
 ساجدین کا عاشق..... ساجدین کے ساتھ
 عابدین کا عاشق..... عابدین کے ساتھ
 کاملین کا عاشق..... کاملین کے ساتھ
 عالمین کا عاشق..... عالمین کے ساتھ
 ذاکرین کا عاشق..... ذاکرین کے ساتھ
 صدیقین کا عاشق..... صدیقین کے ساتھ

عادلین کا عاشق..... عادلین کے ساتھ
 مکرمین کا عاشق..... مکرمین کے ساتھ
 صالحین کا عاشق..... صالحین کے ساتھ
 ولیوں کا عاشق..... ولیوں کے ساتھ

اہل سنت تمہیں مبارک ہو کہ تم ہی وہ جماعت ہو جو تمام انبیاء، اسخیاء، اولیاء سے محبت و مودت رکھتے ہو تو تم قیامت کے دن انہی صالحین کی محبت و مودت سے جنت میں ان کے ساتھ قرب ملے گا۔ (انشاء اللہ)

جنہوں مل جائے قربت سوئے دی
 اوہ رب دے قریب ہو جاندا اے
 جھیرا ہووے دور محمد ﷺ توں
 اوہ رب توں وی دور ہو جاندا اے
 کیونکہ ہمارے دل میں تو فقط یہ ہے۔

طیبہ کی یاد آئی اب اشک بہانے دو
 محبوب نے آنا ہے راہوں کو سجانے دو
 مشکل ہو اگر میرا طیبہ میں ابھی جانا
 اے باد صبا میری آہوں کو تو جانے دو
 میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں مانا
 یادوں کو شہا اپنی خوابوں میں تو آنے دو
 اشکوں کی لڑی کوئی اب ٹوٹے مت دینا
 آقا کیلئے مجھ کو کچھ ہار بنانے دو



حُسنِ آغاز

پیاری پیاری اسلامی بہنو۔ لائقِ صدا احترام خواتینِ اسلام!

اللہ تعالیٰ عز و جل کا بے حد و بے حساب شکر ہے کہ اس نے ہمیں پیارے آقا محبوب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی محفل سجائے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ حسین کائنات حضور فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے تخلیق ہوئی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ عز و جل کی اس عظیم نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے محافل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرنا چاہئے۔ آج کی یہ عظیم الشان فقید المثال محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسلسلہ مقابلہ حسن تقریر منعقد ہوئی۔ انجمن دختران اسلام پاکستان نے اس کے انتظام و انصرام کی سعادت حاصل کی ہے اور مبارکباد کی مستحق ہیں جامعہ بہارِ مدینہ للبنات سینہ گورایہ کی طالبات و معلمات اور معاونین و محسنین جنہوں نے اس خوبصورت اور حسین و جمیل محفل کا پروگرام بنایا۔

پیاری اسلامی بہنو!

محفل کا آغاز خالق کائنات عز و جل کی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید کے بابرکت کلام سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جل اس محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقابلہ حسن تقریر کو ہم سب کیلئے ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین اس سے قبل کہ پاکستان کی مشہور و معروف قاریہ اپنی زبان پاک سے لافانی اور آسمانی کتاب کی تلاوت سے ہمارے دلوں کو منور و معطر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عز و جل کا فرمانِ عالیشان ہے۔ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (پ ۱/ البقرہ: ۲)

وہ بلند مرتبہ کتاب (قرآن) جس میں کوئی شک کی جگہ نہیں۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ اس میں ہدایت ہے ڈروالوں کو۔

پیری اسلامی بہنو !

معلوم ہوا کہ اس کتاب کا رتبہ بہت ہی زیادہ بلند ہے بلکہ

یہ کتاب سب کتابوں سے اعلیٰ ہے

یہ کتاب سب کتابوں سے اکمل ہے

یہ کتاب سب کتابوں سے اجمل ہے

یہ کتاب سب کتابوں سے احسن ہے

یہ کتاب سب کتابوں سے افضل ہے

یہ کتاب سب کتابوں سے آفاق ہے

بلکہ سنئے سنئے پیری اسلامی بہنو !

یہ کتاب مبین جو سراپا رحمت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا برکت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا عزت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا رفعت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا شرافت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا ہدایت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا شفاعت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا معرفت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا حکمت ہے

یہ کتاب مبین جو سراپا نجات ہے

الغرض دختران اسلام یہ کتاب مبین جو سراپا کلمہ لاہوتی ہے۔ اس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی اور پر نور فضاؤں کے جھرمٹ میں تشریف لاتی ہیں۔ نجم القاریہ محترمہ عزیزہ قاریہ ام عائشہ سیدہ ساجدہ بتول صاحبہ (پرنسپل جامعہ حیدریہ للبنات) نعروں کی گونج میں ان کا استقبال کیجئے۔

دختران اسلام آپ تلاوت قرآن مجید فرقان حمید کی پر نور سعادتوں میں انوار و تجلیات سے معمور ہو رہی تھیں۔

قلندری لاہوری ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن

قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

الغرض دختران اسلام!

وہ دانائے سبیل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ

حسن نعت کا آغاز :

اللہ خالق کائنات عز وجل نے جہان اپنی توحید کا بیان فرمایا وہاں اپنے

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی ذکر فرمایا اور جہاں اپنی ربوبیت کا تذکرہ

کیا وہاں منبع کمالات کی رسالت کا ذکر بھی فرمایا اور جہاں اللہ عزوجل نے اپنی خالقیت کا بھی ذکر فرمایا۔

معلوم ہوا کہ جس جس جگہ پر اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنی خدائی کا ذکر فرمایا تو وہاں اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی کا ذکر فرمایا۔

خودی کی جلوتوں میں مصطفائی

خودی کی خلوتوں میں کبریائی

زمین و آسمان و کرسی و عرش

خودی کی زد میں ہے ساری خدائی

ارشاد ربانی ہے کہ..... ورفعنا لك ذكرک (الم نشرح: ۴) اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

آمنہ کے لال پیکر حسن و جمال

نبی بے مثال صاحب شرف و کمال

اللہ کے دلدار نبیوں کے تاجدار

رسولوں کے شہکار امت کے غم خوار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے ایک مرتبہ

فرشتوں کا امام نوریوں کا امام

حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا

اور عرض کی..... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اے پیکر علم و حکمت۔ منبع کمالات صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کس طرح بلند کیا ہے۔ تو میں نے جواب دیا اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہی بہتر جانتا ہے..... تو فرشتوں کے امام جبریل علیہ السلام نے عرض کیا..... اے اللہ تعالیٰ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم..... اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے..... میں نے (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) ترے ذکر کو بلند کیا ہے۔

اِذَا ذُكِرْتُ ذِكْرْتُ مَعِيَ۔ (شفاء شریف)

جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا۔

معلوم ہوا : جہاں جہاں ذکر خدا ہوگا وہاں وہاں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوگا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (سورۃ الحديد : ۱)

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ (کنز الایمان)
دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ (الواقہ : ۹۳)

پاکی بیان کیجئے اپنے رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ (القہ : ۱)

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے۔ (جمال القرآن)

الغرض : درج بالا آیات سے معلوم ہوا کہ کائنات ارض و سموات میں ہر چیز اللہ تعالیٰ عزوجل کا ذکر کرتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ جہاں ہوگا میرا ذکر وہاں ہوگا تیرا ذکر۔ دوسرے

مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ

میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر بنا لیا۔

حضرت ابوالعباس ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ

اِذَا ذَكَّرْتُ ذِكْرَتُ مَعِيَ۔ سے مراد یہ ہے کہ جَحَلْتُ تَمَامُ

الْإِيْمَانِ بِذِكْرِي مَعَكَ وَجَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِي فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي

یعنی اللہ تعالیٰ (جلّ جلالہ) فرماتا ہے کہ میں نے ایمان کو اپنے ذکر سے مع

تمہارے ذکر کے تمام کیا کہ جب تک کلمہ کے دونوں حصے نہ کہے جائیں اور میری

وحدانیت والوہیت کے ساتھ تمہاری رسالت کا اقرار نہ کیا جائے ایمان کامل، صحیح

اور قابل اعتبار نہیں ہوتا۔

اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا پس جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے

میرا ذکر کیا۔ (نصرۃ الواعظین ج ۳ ص ۱۱۷)

معلوم ہوا : کائنات کی ہر چیز جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ ساری کی ساری

اللہ تعالیٰ عز و جل کا ذکر کرتی ہے۔ اسی طرح ہر چیز جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی ہے۔

تو پھر کہنا چاہئے کہ

شمس و قمر خدا کے ذاکر..... شمس و قمر مصطفیٰ کے ذاکر

بحر و بر خدا کے ذاکر..... بحر و بر مصطفیٰ کے ذاکر

جن و بشر خدا کے ذاکر..... جن و بشر مصطفیٰ کے ذاکر

حور و ملک خدا کے ذاکر..... حور و ملک مصطفیٰ کے ذاکر

افلاک و فلک خدا کے ذا کر..... افلاک و فلک مصطفیٰ کے ذا کر
 ملک و املاک خدا کے ذا کر..... ملک و املاک مصطفیٰ کے ذا کر
 جمادات خدا کے ذا کر..... جمادات مصطفیٰ کے ذا کر
 حیوانات خدا کے ذا کر..... حیوانات مصطفیٰ کے ذا کر
 نباتات و معدنیات خدا کے ذا کر..... نباتات و معدنیات مصطفیٰ کے ذا کر
 زمین و زماں خدا کے ذا کر..... زمین و زماں مصطفیٰ کے ذا کر
 مکین و مکاں خدا کے ذا کر..... مکین و مکاں مصطفیٰ کے ذا کر

سنئے سنئے اسلامی بہنو! ہمارے نبی کریم ﷺ کا ذا کر تو

مکہ و مدینہ والے خدا کے ذا کر..... مکہ و مدینہ والے مصطفیٰ کے ذا کر
 عرب و عجم والے خدا کے ذا کر..... عرب و عجم والے مصطفیٰ کے ذا کر
 عرش و فرش والے خدا کے ذا کر..... عرش و فرش والے مصطفیٰ کے ذا کر
 لوح و قلم والے خدا کے ذا کر..... لوح و قلم والے مصطفیٰ کے ذا کر
 سدرہ والے خدا کے ذا کر..... سدرہ والے مصطفیٰ کے ذا کر
 مشرق و مغرب والے خدا کے ذا کر..... مشرق و مغرب والے مصطفیٰ کے ذا کر
 شمال و جنوب والے خدا کے ذا کر..... شمال و جنوب والے مصطفیٰ کے ذا کر

الغرض کائنات کا ذرہ ذرہ۔ پتہ پتہ۔ بوٹا بوٹا ذکر خدا عز و جل اور مصطفیٰ ﷺ میں
 مصروف ہے۔ اللہ جل جلالہ ہمیں بھی ذکر خدا اور ذکر مصطفیٰ کرنے کی توفیق عطا
 فرمائے۔

شاعر محبت الحاج محمد علی ظہوری لکھتے ہیں۔

ہنجواں دے ہار پھلاں دے گجرے بنا لواں
 ذکرِ رسول پاک دی محفل سجالواں
 لگے نہ سیک دنیا دا اکھیاں دے نور نوں
 چم کے نبی دے نام نوں اکھیاں تے لالواں
 رب دا گناہ گار جے کر لے نبی نوں یاد
 رحمت کہوے حضور دی آئیں چھڑالوں
 اوتھے تے جند چھڑالے گی میرے توں موت بھی
 اک وار میں حضور دے روئے تے جالواں
 دیکھاں جے روئے پاک نوں اکھیاں نہ رجدیاں
 جے دیکھاں اپنے آپ نوں نظراں جھکا لواں
 وچ قبر دے ظہوری توں نہ کریا جے سوال
 پہلے تے میں حضور نوں نعتاں سنا لواں

لائقِ صدا احترام خواتین اسلام! عزیز دختران اسلام..... میں ذکرِ رسول ﷺ میں
 اتنی مجھ ہوئی کہ دنیا کی خبر ہی نہ رہی دل تو کرتا تھا کہ اسی طرح آقا مدنی ﷺ کے ذکر
 میں زندگی بسر ہو جائے۔ تو الغرض اب آپ کے سامنے حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ ہے
 کس نواز میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گی وہ مشہور و معروف
 نعت خواں جو جب نعت رسول عشق مصطفیٰ ﷺ کو کر پڑھتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا
 ہے کہ ہم مدینے میں ہیں اور کرم کی بارش ہو رہی ہے اور نگاہ منتظر ہے کہ ابھی رخ سے
 پردہ اٹھے گا اور مدینے والے آقا مدنی تاجدار ﷺ کا دیدار ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ)

سر محفل کرم اتنا میری سرکار ہو جائے
 نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہو جائے
 تصور میں ترے ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
 نجانے کون سی شے میں ترا دیدار ہو جائے
 غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
 محمد ﷺ نام پر سودا سر بازار ہو جائے

لائق صدا احترام خواتین اسلام!

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں بڑی لذت ہوتی ہے۔
 میں زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہتی کیونکہ سامعات و عاشقہ صادقہ اور نعت خواں کے
 درمیان زیادہ انتظار مناسب نہیں۔

حضور پر نور..... رسول مختشم..... محسن اسلام
 سرور کائنات..... فخر کائنات..... منبع برکات
 حسن کائنات..... جمال کائنات..... عظمت کائنات
 رفعت کائنات..... عزت کائنات..... فخر کمالات
 جان کائنات..... آن کائنات..... وجہ کائنات
 نور کائنات..... سکون کائنات..... راحت کائنات
 رحمت کائنات..... حیات کائنات..... نعمت کائنات

بلکہ..... سنیے سنیے..... لائق صدا احترام خواتین اسلام!

آمنہ کے لال، پیکر حسن و جمال، نبی بے مثال، صاحب شرف و کمال، اللہ کے

رسول، رسول با کمال، پیکر علم و حکمت، صاحب نبوت و رسالت، شہسوار صبر و استقامت۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے کیلئے تشریف لا رہی ہیں۔ محترمہ، مکرمہ قاریہ، معلمہ، حافظہ جامعہ سیدہ صوفیہ للبنات کی ہونہار طالبہ اور پی ٹی وی کے مقابلہ میں اول انعام یافتہ محترمہ رخسانہ بشیر صاحبہ میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ آئیں اور نعت کے پھول پیش کر کے ہمارے دلوں کو منور فرمائیں۔ نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ حیدری، محفل نعت۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ، مرحبا مرحبا۔

پیاری اسلامی بہنو!

اللہ تعالیٰ عز و جل کے پیارے رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے آپ سب اپنے سینے معمور کر رہی تھیں۔

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی
جناب آمنہ کا چاند جب چکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی
حلیمہ دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پر
تیرے کچے سے گھر میں رحمت پروردگار آئی

لائق صدا خترام خواتین اسلام!

آج میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ کیونکہ

وہ جس کے نام کی تسبیح فرشتوں کی زباں پر تھی
 امانت جو کہ پوشیدہ ازل سے لامکاں پر تھی
 خدا نے جس کو اے صابر حبیب اپنا بنایا ہے
 وہی تو آج دنیا میں محمد ﷺ بن کر آیا ہے
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

مبارک باد کی ندائیں دم بدم افلاک سے آنے لگیں
 صدائیں مرحبا صل علیٰ کی خاک سے آنے لگیں
 فضائیں مہک اٹھیں جس سے صابر سب زمانہ کی
 وہ خوشبوئیں میرے آقا کے جسم پاک سے آنے لگیں

کیونکہ

بے سہاروں کو وہ سینے سے لگا لیتے ہیں
 وہ خطا کاروں کو دامن میں چھپا لیتے ہیں
 صابر خستہ غریبوں پہ رحم کھاتے ہیں
 ان کی عادت ہے گرتوں کو اٹھا لیتے ہیں

الغرض ان کا ذکر تو.....

بلبلیں ورد تیرا کرتی ہیں گلزاروں میں
 حق " ثنا خواں ہے قرآن کے سیپاروں میں
 ترے ہی نور سے ہے قائم ضیاء تاروں میں
 تیرا جلوہ ہے عیاں برق کے شراروں میں

اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم ہر طرف ہے۔

اک دھوم زمانے میں تیرے جو دوسخا کی ہے
حق نے تجھے سرداری نبیوں کی عطا کی ہے
چہرے پر ضیاء تیرے والشمس والضحیٰ کی ہے
خادم تیرے نوری اور ہر بندہ خاکی ہے

ہمارے آقا و مولا نبیوں کے تاجدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری
کائنات کیلئے رحمت اور نبیوں کا شہکار بن کر تشریف لائے، اسی ساری کائنات جن
و انسان مومنین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔

مبارک ہو کہ اس دنیا میں آقا در یتیم آیا
خدا کے نام نامی میں ملا کر ایک میم آیا
وہ نور اولیں بھیجا گیا ہے سب سے آخر میں
وہ آیا ہے تو بکر سارے نبیوں میں عظیم آیا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نگاہ مصطفیٰ مجھ پہ بھی جو اک بار ہو جائے
میرا ایمان ہے اک پل میں بیڑا پار ہو جائے
مزل سے گنہگاروں سیاہ کاروں پہ اے آقا
اشارہ اس طرف بھی اے میری سرکار ہو جائے
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال قلندری لاہوری اپنی محبت کا اظہاریوں فرمایا ہے۔
وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ

آخر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت کشتہ عشق رسالت امام اہل سنت
سرمایہ اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ تحفہ صلوٰۃ و سلام
کے دوا شعار تبرکات پیش خدمت ہیں۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب

تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اب تمام اسلامی بہنیں بیٹیاں صدا احترام و عقیدت سے باادب کھڑی ہو کر حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش فرمائیے۔
یہی دعا کی قبولیت کی ساعت اور وقت ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ





مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (القرآن المجید)
محمد اللہ کے رسول ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوبصورت ناموں سے پکارو

يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ



مَحْمَدٌ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

حضور نبی کریم رؤف ورحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تقریر شروع کرنے سے پہلے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورد کرنا تقریر کیلئے باعث برکت اور قلوب و اذہان کو منور و معطر کرنے کا باعث ہے۔ بندہ ناچیز نے اپنی بہنو کی آسانی کیلئے حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے القابات تحریر کر دیئے ہیں تاکہ خواتین اسلام اور معزز و مکرم طالبات، معلمات، واعظات اپنے اپنے خطابات کیلئے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقع کی مناسبت سے منتخب کر لیں گی۔

حضور نبی کریم

سرور کائنات فخر کائنات
 شرافت کائنات شوکت کائنات
 حکمت کائنات عظمت کائنات
 رفعت کائنات نعمت کائنات
 فضیلت کائنات ندرت کائنات

عزت کائنات حسن کائنات

جمال کائنات محزن کائنات

منشاء کائنات مقصد کائنات

مقصود کائنات سید کائنات

مبداء کائنات منبع کائنات

خلاصہ کائنات صاحب کائنات

باعث تخلیق کائنات نعمت کائنات

بلکہ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو

جان کائنات آن کائنات

محسن کائنات جمال کائنات

آفتاب کائنات راحت کائنات

ہدایت کائنات سیادت کائنات

رحمت کائنات رفعت کائنات

الغرض نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات کا تو اندازہ کون کر سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے القابات تو لاکھوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں ہم
سیاہ کار کیا تحریر کر سکتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم رؤف ورحیم صاحب جود و کرم

سرور عالم مونس آدم نور مجسم

مرکز عالم نیرا عظیم تخلیق عظیم

سرور بنی آدم روح روحان عالم رحمت دو عالم

شوکت دو عالم حیات دو عالم رفعت دو عالم

محسن دو عالم فخر دو عالم عظمت دو عالم

بلکہ میرے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ختم الرسل دلائل سبل

مولائے کل دلیل سبل

قافلہ سالار کل مخزن انوار کل

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بے مثل و بے مثال بنا کر

معبوث فرمایا.... کیونکہ آپ

روح کائنات ہیں ایمان کائنات ہیں

فخر کائنات ہیں جان کائنات ہیں

مخزن کائنات ہیں ایقان کائنات ہیں

الغرض ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم

بدر الدجی ہیں آفتاب ہدیٰ ہیں

صدر العلیٰ ہیں نور الہدیٰ ہیں

کہف الوریٰ ہیں صاحب جود و سخا ہیں

خیر الوریٰ ہیں خواجہ دوسرا ہیں

بحر جود و سخا ہیں ابر لطف و عطاء ہیں

کائنات شفا ہیں..... پیکر تسلیم و رضا ہیں

محرم اسرار حرا ہیں..... تاجدار انبیاء ہیں

صاحب سدرۃ المنتہی ہیں..... صاحب رشد و ہدیٰ ہیں

مظہر نور العلیٰ ہیں..... وجہ تخلیق ارض و سماء ہیں

جلوہ حق نما ہیں..... روح ارض و سماء ہیں

سید الانبیاء ہیں..... تاجدار اصفیاء ہیں

سنو! سنو!..... غلامان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو

شہ لولاک ہیں..... مہمان شب اسراء ہیں

رازدار رب العلیٰ ہیں..... حبیب ذات کبریا ہیں

ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس کائنات کے

وسیلہ فی الدارین ہیں..... صاحب قاب قوسین ہیں

جد الحسن والحسین ہیں..... محبوب رب دو جہان ہیں

قاسم علم و عرفان ہیں..... راحت قلوب عاشقان ہیں

سرور کشوراں ہیں..... راحت عاصیاں ہیں

فخر کون و مکاں ہیں..... شفقت پیکراں ہیں

رہبر انس و جاں ہیں..... حامی بے کساں ہیں

معین بے قرار ہیں..... وجہ تخلیق کون و مکاں ہیں

رحمت عالمیان ہیں

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ تو مونس دل شکستاں راحت قلوب
عاشقاں نور دیدہ مشتاقاں رہبر راہبراں سرور سروراں عاشق
یزداں وارث ایمان مرکز ایمان محور ایمان ہیں۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے نام ہی بابرکت و عزت والے ہیں۔

آمنہ کے لال پیکر حسن و جمال
نبی بے مثال صاحب شرف و کمال
اللہ کے دلدار نبیوں کے تاجدار
قدرت کے شہکار امت کے غم خوار

حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم نیر اعظم پیغمبر اسلام
سلطان معظم خالق عظیم سرور بنی آدم زینت بزم کائنات
مختار و حاکم خیر مجسم محسن دو عالم صدر عالم کائنات کی ثناء کیلئے
ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ثناء خواں مصطفیٰ کو دعوت دینے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ کیونکہ وہ ہمارے
آقا و مولا

سرور کائنات رحمت کائنات
جان کائنات آن کائنات
محسن کائنات جمال کائنات
آفتاب کائنات راحت کائنات
ہدایت کائنات سیادت کائنات

شوکت کائنات..... رفعت کائنات

وجہ تخلیق کائنات کے عظیم شاخاواں ہیں۔ اسلئے جب وہ بولتی ہیں تو نعت کے حسین پھول پھار کرتی ہیں۔ وہ تو

مداح راحت قلوب عاشقاں..... واصف وجہ تخلیق کون و مکاں

بلبل محبوب رب دو جہاں..... شاخاواں رہبر انس و جاں

مداح قاسم علم و عرفاں..... واصف سرور کشوراں

آپ کے دلوں کی دھڑکن..... آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک

آپ کی محفل کی رونق..... آپ کی بزم کی شان

آپ کے محبوب شاخاواں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے رہی ہوں۔ استقبال

کیجئے۔ اور با آواز بلند نعروں کی گونج میں..... نور و نگہت کی روشنی میں.....

رحمتوں کی برسات میں..... راحتوں کے قرار میں..... عظمتوں کے اعزاز

میں..... برکتوں کے انوار میں..... نعتوں کی بارات میں..... اسٹیج کی

زینت بناتے ہیں۔

سامعین ذی وقار! حضور اکرم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ

نے بے شمار عظمتوں سے نوازا ہے کیونکہ.....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو دنیا منور ہوئی

بزم کونین میں عید گھر گھر ہوئی

آج ہم سب کیلئے خوشی اور مسرت کا دن ہے ذرا جھوم جھوم کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ

کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا ورد کریں۔ آپ سے گزارش ہے

آپ سب ملکر با آواز بلند یا رسول اللہ کی صداؤں کو بلند کیجئے۔

ہادی دو جہاں یا رسول اللہ
 سرور انس و جاں یا رسول اللہ
 راحت قلوب عاشقاں یا رسول اللہ
 نور دیدہ مشتاقاں یا رسول اللہ
 وجہ تخلیق کون و مکاں یا رسول اللہ
 خلاصہ دو جہاں یا رسول اللہ
 شہنشاہ زمیں و زماں یا رسول اللہ
 معین بے قراں یا رسول اللہ
 انیس بے کساں یا رسول اللہ
 محبوب رب دو جہاں یا رسول اللہ
 صاحب قاب قوسین یا رسول اللہ
 والی کونین یا رسول اللہ
 مفسر قرآن مبین یا رسول اللہ
 رہبر انس و جاں یا رسول اللہ
 نیر تاباں یا رسول اللہ
 مہر درخشاں یا رسول اللہ
 نوید حصیاں یا رسول اللہ
 شہر جہاں یا رسول اللہ

ماہ فروزاں یا رسول اللہ
 انجم تاباں یا رسول اللہ
 جان جاناں یا رسول اللہ
 صاحب سدرۃ المنتہی یا رسول اللہ
 صاحب رشد و ہدی یا رسول اللہ
 مظہر رب العلی یا رسول اللہ
 شمس الضحی یا رسول اللہ
 مظہر نور خدا یا رسول اللہ
 بدر الدجی یا رسول اللہ
 آفتاب حدی یا رسول اللہ
 صدر العلی یا رسول اللہ
 نور الہدی یا رسول اللہ
 کھف الوری یا رسول اللہ
 خیر الوری یا رسول اللہ
 خواجہ دوسرا یا رسول اللہ
 بحر جود و سخا یا رسول اللہ
 قبلۂ اصفیاء یا رسول اللہ
 سرور انبیاء یا رسول اللہ
 پیکر تسلیم و رضا یا رسول اللہ

وسیلہ فی الدارین یا رسول اللہ
 قاسم علم و عرفان یا رسول اللہ
 قرار قلب و جان یا رسول اللہ
 رحمت کائنات یا رسول اللہ
 برکت کائنات یا رسول اللہ
 عزت کائنات یا رسول اللہ
 رفعت کائنات یا رسول اللہ
 عظمت کائنات یا رسول اللہ
 مخزن کائنات یا رسول اللہ
 خلاصہ کائنات یا رسول اللہ
 شوکت کائنات یا رسول اللہ
 صاحب معجزات یا رسول اللہ
 منشاء کائنات یا رسول اللہ
 مبداء کائنات یا رسول اللہ
 مقصود کائنات یا رسول اللہ
 مقصد کائنات یا رسول اللہ
 باعث تخلیق کائنات یا رسول اللہ
 جامع صفات یا رسول اللہ
 فخر موجودات یا رسول اللہ

اصل کائنات.....یا رسول اللہ

جان کائنات.....یا رسول اللہ

آن کائنات.....یا رسول اللہ

منہج کائنات.....یا رسول اللہ

حسن کائنات.....یا رسول اللہ

جمال کائنات.....یا رسول اللہ

آفتاب کائنات.....یا رسول اللہ

راحت کائنات.....یا رسول اللہ

سیادت کائنات.....یا رسول اللہ

چشمہ علم و حکمت.....یا رسول اللہ

رونق منبر نبوت.....یا رسول اللہ

خاتم عہدہ رسالت.....یا رسول اللہ

سلطان دین و ملت.....یا رسول اللہ

شمع بزم ہدایت.....یا رسول اللہ

مالک کوثر و تسنیم.....یا رسول اللہ

مظہر صبر و رضا.....یا رسول اللہ

مالک جنت.....یا رسول اللہ

قاسم جنت.....یا رسول اللہ

والی جنت.....یا رسول اللہ

سراپا رحمت..... یا رسول اللہ
 حق کے رہبر..... یا رسول اللہ
 حق کے پیغمبر..... یا رسول اللہ
 شافع محشر..... یا رسول اللہ
 ساقی کوثر..... یا رسول اللہ
 احمد مختار..... یا رسول اللہ
 مدنی تاجدار..... یا رسول اللہ
 انتخاب پروردگار..... یا رسول اللہ
 آفتاب نو بہار..... یا رسول اللہ
 حبیب غفار..... یا رسول اللہ
 محبوب پروردگار..... یا رسول اللہ
 امت کے غم خوار..... یا رسول اللہ
 نبیوں کے تاجدار..... یا رسول اللہ
 اللہ کے دلدار..... یا رسول اللہ
 صاحب شرف کمال..... یا رسول اللہ
 پیکر حسن و جمال..... یا رسول اللہ
 نبی بے مثال..... یا رسول اللہ
 منبع فیوض ربانی..... یا رسول اللہ
 بے نظیر و بے مثال..... یا رسول اللہ

ارے مجاہدِ رسالت جھوم جھوم کے اپنے آقا کا ذکر کرتی رہا کریں۔ کیونکہ

ان کے دربار پہ جو لوگ صدا کرتے ہیں
ہر مصیبت سے وہ محفوظ رہا کرتے ہیں
جھوم اٹھتی ہے سر عرش خدا کی رحمت
جب گنہ گار کی خاطر وہ دعا کرتے ہیں
میرے آقا کو مدینے میں نہ محدود کرو
آپ خدام کے سینوں میں رہا کرتے ہیں
ذکر سرکار میں ذکر خدا ہے واللہ
اس لئے ہم تو محمدؐ کی ثنا کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



رزق کی برکت کیلئے

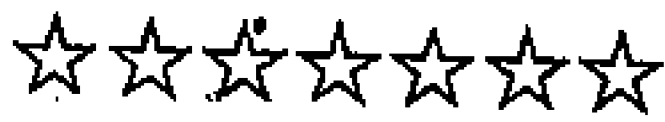
یا رزاقُ - یا اللہ

۵۶۴ بار۔ اول و آخر درود پاک ۱۱۔ ۱۱ بار عشاء کی نماز

کے بعد ۴۱ دن تک پڑھیں۔



وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ



صاحبِ خود و سخنِ صلی اللہ علیہ وسلم

گایا ہے میں نے عمر بھر سہرا حضور کا
کہتا ہوں نعت دیکھ کر چہرہ حضور کا
میں خود نہیں یہ کہتا قرآن کہہ رہا ہے
ماضی بھی حال جیسا گذرا حضور کا



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ
 الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 آمَنَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَالصُّحَى وَالْيَلَّ إِذَا سَجَى وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى

سامعین ذی وقار! معزز و محترم حاضرین محفل، علماء کرام و مشائخ عظام اور برادران
 اہل سنت، شمع رسالت کے پروانوں
 آج کی یہ عظیم الشان اور فقید المثال محفل پاک جس میں ہم سب حاضر ہیں۔
 اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں اس محفل پاک کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا
 فرمائے۔

بائیاں محفل خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے اس محفل کا انتظام
 والنصرام بڑی خوبصورتی سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے معاونین و محسنین کو
 دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔ حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین
 محفل وج آئے آں منظور دعا ہووے
 سرکار غلاماں نوں دیدار عطا ہووے
 بخشش دے لائق یحییٰ اوہ شخص قسم رب دی

سرکار دو عالم دا جہدے لب تے گلا ہووے
 اس ذات دی عظمت دا اندازہ کرو یارو
 جس نام دے وچ رکھی مولانے شفا ہووے
 سرکار دیاں نعتاں لکھن دا مزہ اوندا
 جدوں سینے وچ جذبہ حسان جیہا ہووے
 لے آوے خدا ویلا اوہ منظر اکھ دیکھے
 اک سوہنیاں توں ہو ویں اک ترا گدا ہووے
 سرکار دے مہکتے تے توں دیکھ کرم ناصر
 کہندے نے عطا کر کے جا تیرا بھلا ہووے

اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی حمد و ثنا کر کے انسان کی زندگی پر نور ہو جاتی ہے کیونکہ

دو عالم دی محفل سجائی گئی اے
 خوشی مصطفیٰ دی سنائی گئی اے
 میں ترے توں قربان صبح ولادت
 تری دور تک روشنائی گئی ہے
 سی ٹال اوہدے حوراں قصوراں دی ٹولی
 جدوں لے کے سوہنے نوں دائی گئی اے
 فلک اتے چن تے ستارے سجا کے
 زمین پانی اتے دچھائی گئی اے
 غور طلب بات ہے دوستو!

سر عرش سوہنے دی تقریب دے لئی

رسولاں دی میٹنگ بلائی گئی اے

اللہ اللہ.... عاشقان رسول کا عظیم اجتماع ہے۔ اس محفل پاک میں فقط نبی کریم
رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تشریف فرما ہیں کیونکہ ہمیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی ہے اس لئے تو ہم کہتے ہیں۔

آیا اے نبی سوہنا محفل نوں سجا لیے

اللہ دے پیار دا میلاد منا لیے

ایہو سوچ کے لائیاں نے اج مرچاں محفل تے

میلاد دے منکر نوں کجھ مرچاں ای لا لیے

جیویں کعبہ جھکیا سی سرکار دی آمد تے

اس کعبے دے کعبے ول دل اپنے جھکا لیے

اوہدا ناں بچاؤندے مشکل توں غلاماں نوں

اوہداے نام دا لا نعرہ کشمیر بچا لیے

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کائنات پر جن و بشر کی

مشکل حل ہوگئی، پریشانی دور ہوگئی، بیماروں کو شفا مل گئی، بے اولادوں کو نعمت اولاد

عطا ہوگئی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کائنات کے ہر انسان کیلئے سب سے بڑی

نعمت ہے۔ اس نعمت پر سب نعمتوں کو قربان کر دیا، بلکہ ہر نعمت حضور کی آمد کے

صدقہ سے ملی۔

عزت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے

عظمت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے

رفعت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 شہرت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 شرافت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 طہارت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 ولایت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 معرفت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 صداقت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 شہادت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 امامت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 سعادت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 دولت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 جنت ملی آمد مصطفیٰ کے صدقے
 ایمان ملا آمد مصطفیٰ کے صدقے
 قرآن ملا آمد مصطفیٰ کے صدقے
 ایقان ملا آمد مصطفیٰ کے صدقے
 رحمان ملا آمد مصطفیٰ کے صدقے

ذرا توجہ کیجئے۔ سامعین ذی وقار !

قسم اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم سب کو رب کا
 دیدار ہوگا تو آمد مصطفیٰ کے صدقے۔

کیونکہ ربیع الاول کے مہینہ میں ہر طرف سے آواز آرہی ہوتی ہے۔

شانناں والا مصطفیٰ سب دا سہارا آگیا
 نل گئے طوفان نیڑے خود کنارہ آگیا
 دیکھیا جہنہ ازل تو عرش اُتے چمک دا
 پچھ لوؤ جبریل نوں اج اوہ ستارا آگیا
 جس گھڑی تشریف لے کے چل پئے والی دے گھر
 بالمقابل عرش دے سی اوہدا ڈھا را آگیا
 رب نے وی خوشیاں منائیاں بھیج کے دلدار نوں
 لا نہ فتویٰ ملاں تینوں کیہ خسار آگیا
 ان شاء اللہ ہن مدینے جان گے سارے غلام
 وچ غلاماں حشر تک اللہ دا پیارا آگیا
 اس طرح قرآن پڑھیا سی علی دے لعل نے
 کربلا دے ذرے ذرے نوں نظارا آگیا

میلاد کیا ہے؟

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات۔ معجزات۔ اختیارات،
 انعامات مقامات۔ اکرامات بیان کرنے کو محفل میلاد کہتے ہیں یا اس طرح کہے
 مصطفیٰ کی ولادت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی صورت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی سیرت کو بیان کرنے کو

مصطفیٰ کی صداقت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی عدالت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی شجاعت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی سخاوت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی شرافت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی طہارت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی امامت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی سعادت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی ولادت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی نسبت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی نبوت کو بیان کرنے کو
 مصطفیٰ کی رسالت کو بیان کرنے کو

الغرض حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو افکار کو پیار
 کو معیار کو علم کو حلم کو عمل کو حسن کو جمال کو کمال
 کو اعمال کو انوار کو اختیار کو بلکہ
 جو دوستی کو علم و حیا کو صدق و وفا کو صبر و رضا کو لطف و عطا کو
 شافع روز جزا کو رحمت ہر دوسرا کو خواجہ کون و مکاں کو سیرت
 محمد مصطفیٰ کو بیان کرنے کو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کہتے ہیں۔ غور
 سے سنو عاشقان رسول

رحمت دی گھٹا چھائی اے میلاد دا صدقہ

ہر پاسے بہار آئی اے میلاد دا صدقہ
 چن تارے، سورج نے اوہدے بوہے دے منگتے
 پھلاں دی مہک پائی اے میلاد دا صدقہ
 عرشی وی پئے تگدے حلیمہ ترے گھر نوں
 اوہ شان توں اج پائی اے میلاد دا صدقہ
 ہر پاسے چراغاں اے حضور آئے اساڈے
 ہر پاسے ایہہ روشنائی اے میلاد دا صدقہ

توجہ ہے نادوستو!

شیطان پیا روند اے شیطان جو اوہ ہویا
 ہر طرف خوشی چھائی اے میلاد دا صدقہ
 اولاد توں خالی نہ رہی جھولی کسے دی
 مسرور ہر اک مائی اے میلاد صدقہ
 جہدے نال دی نعمت نہیں جگہ تے کوئی دی
 گنہ گاراں دے کول آئی اے میلاد دا صدقہ
 ہوندے نے پئے ذکر جہدے مٹھلاں اندر
 آج اُتر گئی اوہ دائی اے میلاد دا صدقہ

سامعین محترم !

شعر کو سماعت فرمائیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے کیونکہ اب میں جس عظیم
 نعت خواں کو دعوت سخن دے رہا ہوں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔
 جس کا کلام ربانی ہے.... جس کا انداز نورانی ہے۔

جس کی آواز قرآنی ہے..... محفل کا ذوق وجدانی ہے۔

بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں بلبل پاکستان
..... مداح حبیب کبریا..... بلبل باغ رسالت..... مداح سرور کونین..... ثنا خواں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..... واصف شان مجتبیٰ..... فاضل نگینہ..... عاشق مدینہ.....
بلبل چمنستان رضا..... مداح حبیب رب عظیم..... ثنا خواں مجتبیٰ..... غلامان مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم..... جس کی دہ کوئی مثل ہے..... نہ کوئی مثال ہے..... کیونکہ نبی
کریم کا ہر ثنا خواں ہوتا ہی بے مثال ہے..... بلکہ..... وہ با کمال بھی ہوتا
ہے با جمال بھی ہوتا ہے۔ نعروں کی گونج میں استعجال کیجئے۔ محترم المقام..... عظیم
نبی کے عظیم ثناء خواں صوفی محمد اعجاز نقشبندی مجددی صاحب کا
حضرات! شعر کو سنئے اور ایمان کو تازہ کیجئے۔

ہے تو بس نام محمد ہی سہارا اپنا
اُن کے صدقے سے ہی چلتا ہے گزرا اپنا
ہم کو طوفان کی موجوں کا کوئی خوف نہیں
ہم اسی نام سے پالیں گے کنارہ اپنا

اور ہمارا عقیدہ تو.....

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سانہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

سنو خوش بخنو! آقا دمیلا دمناء گج و ج کے

میں نعت سناواں سوہنے دی تسی نعرہ لاؤ گج وچ کے
 جو بخشیا رب نے بخشیا اے پر بخشیا صدقے سوہنے دا
 جہدا کھاندے او یا رودن راتیں او سے دا گاؤ گج وچ کے
 سنیو تسی آقا دا میلاد مناؤ گج وچ کے
 سرکار دی آمد آمد سی جبرئیل نداواں کردا سی
 اے رحمت عالم نور خدا جلوہ فرماؤ گج وچ کے

ذرا غور سے سنو!!

ایہہ شمع نہیں فانوس نہیں قسمت دے تارے چمکے نہیں
 کر کے چراغاں گھر گھر وچ قسمت چکاؤ گج وچ کے
 میلاد دا موسم آیا اے ہر پاسے رحمت چھائی اے
 شیطان دے ساتھی روندے نہیں اوہٹانوں رواؤ گج وچ کے
 خیال مصطفیٰ ﷺ!!

زمانے بھر میں کوئی تجھ سا باکمال نہیں
 تو بے مثال ہے تیری کوئی مثال نہیں
 قمر کے واسطے وجہ نجات ذکر تیرا
 تیرے خیال سے بڑھ کر کوئی خیال نہیں





الْبَيْتِ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ الْقِسْمِ

محفل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار کے جلووں کی دنیا ہی نرالی ہے
دیدار محمد کی سب دنیا سوالی ہے
جو ایک نظر دیکھے وہ ہو جائے دیوانہ
صورت میرے آقا کی کچھ ایسی نرالی ہے



نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سُرُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

سامعین محترم!

صاحب علم و دانش حضرات ذی وقار! غیور سنی نوجوانو! آج کی یہ عظیم الشان اور
 فقید المثال محفل نعت جس میں میں اور آپ شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔
 اس محفل نعت کے انتظامات کرنے پر خراج تحسین کی مستحق ہے متحدہ سنی موومنٹ
 پاکستان، جنہوں نے یہ عظیم محفل کو سجایا۔ کتنا حسین ماحول ہے کتنا پر نور پنڈال ہے۔

ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے

ہر طرف نور ہی نور ہے

ہر طرف سکون ہی سکون ہے

ہر طرف انوار ہی انوار ہے

ہر طرف رحمت ہی رحمت ہے

ہر طرف برکت ہی برکت ہے

ہر طرف بہار ہی بہار ہے

سنیے..... ہر طرف انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے کیوں نہ ہو کیونکہ آج ہم

سب اپنے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا چرچہ کرنے کیلئے جمع ہیں۔ اسی لئے چرچے کا ذکر خالق کائنات نے اپنی لاریب کتاب بلکہ تمام آسمانی کتابوں کی تاجدار کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں کیا ہے، ارشاد فرمایا.....
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (پ ۳۰/سورۃ النحل) اور اپنے رب کی نعمت کے خوب چرچے کرو۔

حضرات ذی وقار! آج ہم سب حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچہ کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہمیں تو ان کے ذکر اور چرچہ کرنے کے بغیر سکون ہی نہیں ملتا۔ ہمارے تودل کی ہے صدا.....

توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
تاریاں دے نال اس بجی ہوئی رات نوں
اک رات کیہہ اس ساری کائنات نوں
ترے قدماں توں دیاں وار سوہنیا
ترے نال وسدی بہار سوہنیا

اس محفل نعت میں شرکت کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ ان کے گھر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی
جناب آمنہ کا چاند جب چکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو ثار آئی

حلیہ دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پر
ترے کچے سے گھر میں رحمت پروردگار آئی

اب سلسلہ نعت خوانی کا آغاز ہوگا۔ اس محفل پاک میں ملک کے مشہور و معروف شاخاواں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملک کے قریہ قریہ، شہر شہر، گاؤں گاؤں سے شرکت کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ ہم ان سب کو میزبان محفل کی جانب سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب کریم رؤف رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مدینہ منورہ کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین

سب سے پہلے اللہ کریم کے بابرکت کلام سے محفل پاک کا آغاز ہوگا۔ زینت القراء، فخر القراء، استاذ الحفظ جناب قاری سید الیاس حسین شاہ بخاری تلاوت قرآن حکیم سے محفل پاک کا آغاز کرتے ہیں۔ بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ آپ سب حضرات تلاوت کلام مجید سماعت فرمائیں۔

سبحان اللہ..... سبحان اللہ! ابھی ہم سب اللہ کریم کے کلام پاک سے اپنے دلوں کو منور و معطر کر رہے تھے۔ اب بلاتا خیر پہلے عظیم شاخاواں مصطفیٰ کو دعوت دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں..... میری مراد مداح حبیب، واصف شان رسالت، بلبل مدینہ، محبت راحت العاشقین، واصف آفتاب ہدی، مداح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..... جناب قاری..... تشریف لاتے ہیں اور ہمارے قلوب و اذہان کو محفوظ کرتے ہیں۔ آپ کی آمد پر پُر جوش نعرہ لگائیں اور آپ حضرات ذوق و شوق سے نعرہ کا جواب دیں۔

حضرات محترم! آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے مستفید ہو رہے تھے۔ کیا نورانی، ایمانی، حقانی سماں تھا۔ ہر طرف نور کی بارش ہو رہی تھی۔ ہر طرف رحمتوں کی برسات تھی۔ بلکہ یوں نہ کہوں کہ ہر طرف انوار و تجلیات کا نزول تھا۔ الغرض..... ہمارے آقا و مولا، طہاء و ماویٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جگہ چمچا تھا۔

آسمانوں پر بھی چمچے زمینوں پر بھی چمچے
 عرش پر بھی چمچے فرش پر بھی چمچے
 لوح پر بھی چمچے قلم پر بھی چمچے
 سدرہ پر بھی چمچے افلاک پر بھی چمچے
 سموات پر بھی چمچے املاک پر بھی چمچے
 آسمانوں پہ چمچے حضور کے
 زمینوں پہ چمچے حضور کے
 فلک پہ چمچے حضور کے
 عرش پہ چمچے حضور کے
 فرش پہ چمچے حضور کے
 لوح و قلم پہ چمچے حضور کے
 سدرہ پہ چمچے حضور کے
 شمس و قمر پہ چمچے حضور کے
 شجر و حجر پہ چمچے حضور کے

الغرض ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ جہے ہیں۔

نبیوں کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 رسولوں کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 پیغمبروں کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 خلفاء کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 صحابہ کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 ائمہ کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 محدثین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 مجددین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 کاملین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 کاملین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 عابدین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 عارفین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 عاشقین کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 عادلیں کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 اغیاث کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 اقطاب کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 انبیاء کی زبان پر آپ کا جہ چہ
 انقیاء کی زبان پر آپ کا جہ چہ

اولیاء کی زبان پر آپ کا جہ چہ

حوروں کی زبان پر آپ کا جہ چہ

ملائکہ کی زبان پر آپ کا جہ چہ

ستاروں کی چمک پہ آپ کا جہ چہ

چاند کی چمک پہ آپ کا جہ چہ

آفتاب کی دمک پہ آپ کا جہ چہ

میری زبان پر آپ کا جہ چہ

تیری زبان پر آپ کا جہ چہ

توجہ ہے نا اس محفل کے شرکاء کی زبان پہ آپ کا جہ چہ

الغرض یہ ساری خدائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہ چہ کر رہی ہے۔ اگر

حضور نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

کیونکہ

ہو نہ یہ پھول ، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو

بزم توحید بھی دنیا تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی تمیش آمادہ اسی نام سے ہے

اس لئے تو ہم کہتے ہیں کہ کائنات ارض و سما کی ہر چیز مدنی مدینے والے کا

صدقہ ہے تو پھر

نبیوں کی نبوت مصطفیٰ کا صدقہ
 رسولوں کی رسالت مصطفیٰ کا صدقہ
 خلفاء کی خلافت مصطفیٰ کا صدقہ
 صحابہ کی صحابیت مصطفیٰ کا صدقہ
 انبیاء کی غوثیت مصطفیٰ کا صدقہ
 اقطاب کی قطبیت مصطفیٰ کا صدقہ
 ولیوں کی ولایت مصطفیٰ کا صدقہ
 انبیاء کی سخاوت مصطفیٰ کا صدقہ
 عادلین کی عدالت مصطفیٰ کا صدقہ
 کاملین کی کاملیت مصطفیٰ کا صدقہ
 عابدین کی عبادت مصطفیٰ کا صدقہ
 صادقین کی صداقت مصطفیٰ کا صدقہ
 صابرین کی استقامت مصطفیٰ کا صدقہ
 عاشقین کی محبت مصطفیٰ کا صدقہ
 عارفین کی معرفت مصطفیٰ کا صدقہ

سنیے سنیے

چاند ستاروں کی چمک مصطفیٰ کا صدقہ
 سورج کی دمک مصطفیٰ کا صدقہ

حوروں کا حسن مصطفیٰ کا صدقہ
 ملائکہ کی پرواز مصطفیٰ کا صدقہ
 نبیوں کی معراج مصطفیٰ کا صدقہ
 شرکاء محفل کی نجات مصطفیٰ کا صدقہ
 انتظامیہ کے انعامات مصطفیٰ کا صدقہ
 ہم سب کی نجات مصطفیٰ کا صدقہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت کشتہ عشق رسالت امام اہل سنت شاہ
 احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی زبان سے
 ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
 وہ نہ تھے عالم نہ تھا گروہ نہ ہوں عالم نہیں

بلکہ.....

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت تو کائنات ارض و سما

کی ہر چیز پڑھتی ہے۔ کیونکہ یہی تو مومن کی معراج ہے۔ اسی میں تو مومن کی کامیابی

و کامرانی ہے کیونکہ یہی تو مومن کی میراث ہے۔ یہی تو مومن کی سعادت ہے۔ یہی

تو مومن کی عبادت ہے اور یہی تو مومن کی محبت ہے۔ یہی تو مومن کی شان ہے۔

یہی تو مومن کی آن ہے۔ یہی تو مومن کی جان ہے۔ یہی تو مومن کی معراج ہے۔

الغرض بندہ مومن کیلئے نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ذریعہ نجات ہے۔ حضرت حسان

بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے شہر میں حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نعتیہ قصیدے پڑھے۔ حضرت حسان کی زبان سے سنئے اور ایمان کو تازہ کیجئے۔

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْبِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ التَّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ : اے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے بڑھ کر حسین پوری کائنات میں میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

اور ایسا ہو بھی کیسے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا جمیل تو کسی ماں جناہی نہیں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہر عیب اور نقص سے مبرا اور منزہ فرمایا گیا۔

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالق نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا۔

الغرض سامعین ذی وقار سرکار دو عالم، فخر بنی آدم، نور مجسم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے نعت پڑھنے کا انعام عطا فرمایا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ

عنہ کے حق میں زبان رسالت سے یہ دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۔

اے اللہ کریم حسان کی مدد روح القدس (جبرائیل) کے ذریعے فرما۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

غم حضور ستائے تو نعت کہتا ہوں

قرار دل کو نہ آئے تو نعت کہتا ہوں

جگر کے خون ڈوبا ہوا کوئی آنسو

ٹھہر جو پلوں پہ جائے تو نعت کہتا ہوں
 خیال یار میں گر جاؤں جب میں قدموں پر
 کوئی نہ آ کے اٹھائے تو نعت کہتا ہوں
 جمال گنبد خضریٰ کی روشنی آ کر
 رو مدینہ دکھائے تو نعت کہتا ہوں
 نہ جب جفائے زمانہ کے مجھ کو گھیرے سے
 کوئی بھی آ کے چھڑائے تو نعت کہتا ہوں
 بڑھے ہی آتے ہیں جب بھی حیات کی جانب
 خیال موت کے سائے تو نعت کہتا ہوں
 بغیر نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چین میں صائم
 رہا نہ مجھ سے جو جائے تو نعت کہتا ہوں

سامعین ذی وقار!

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہو رہی تھی کیونکہ یہ محفل نعت ہے۔ ہر
 طرف نور کی بارش ہو رہی ہے۔ اسی پر نور بارش کے نور بھرے لمحات میں، میں جس
 نعت خواں کو دعوت دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ وہ ثنا خواں مصطفیٰ کسی
 تعارف کے محتاج نہیں ان کی شخصیت ان کی نعت خوانی ہی ان کی پہچان ہے۔ تو
 تشریف لاتے ہیں مداح حبیب دو عالم۔ واصف فخر بنی آدم، ثنا خواں نور مجسم،
 مداح رحمت کائنات، واصف رفعت کائنات مداح باعث تخلیق کائنات۔ عظیم
 ثنا خواں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... نعروں کی گونج میں استقبال کیجئے۔

آپ کے محبوب نعت خواں محترم المقام جناب.....

مبارک ہو کہ دور راحت و آرام پہنچا
نجات دائمی کی شکل میں اسلام آ پہنچا
مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے
بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

اک نعت محمد عربی دی

جس وقت جسم چوں روح نکلے بس اتنا کرم کما دینا
تسی لے کے خاک مدینے دی میری قبر تے سجنوں پا دینا
اک ایہہ دی وصیت ہے میری نہ ویں دی کوئی آواز اوے
اک نعت محمد عربی دی بس پڑھ کے تے دقتا دینا
سوہنے دی ریت پرانی اے سرکار دی خاص نشانی اے
جے کوئی پتھر مارے تے لا سینے نال دعا دینا

فخر دو عالم کی ثناء

سرکار دو عالم کی ثنا کرتے رہیں گے
یہ کام عبادت ہے سدا کرتے رہیں گے
پڑھتے ہیں فرشتے بھی صحابہ بھی خدا بھی

یہ جن کا فریضہ ہے ادا کرتے رہیں گے
تم آل محمد کی غلامی جو کرو گے
وہ گنبد خضریٰ میں دعا کرتے رہیں گے
اللہ کا محبوب و طیفہ ہے یہی نام
ہم صل علی صل علی کرتے رہیں گے

غور طلب ہے؟

سرکار دو عالم کی اگر نعت خطا ہے
عشاق نبی ایسی خطا کرتے رہیں گے
لا ریب وہ حاضر و ناظر ہیں یہاں بھی
دربار میں ہم ان کو ندا کرتے رہیں گے
لج پالوں کے لج پال ہے تو مانگے چلا جا
ناصر وہ عطاؤں پہ عطا کرتے رہیں گے

تیری ذات

بڑا سوچ سمجھ کے کہنا واں
تیری ذات بناں میں کچھ وی نہیں
تیرے نال میری بات بنی
تیری بات بناں میں کچھ وی نہیں
سچی ہوئی جیہڑی تیرے ذکر والی
کائنات بناں میں کچھ وی نہیں

ضیاء اپنی حیاتی نے غور کیا
تیری نعت بناں میں کچھ وی نہیں

میرا سفینہ آجائے

عاشقوں کے دل کی صدا
نعت کہنے کا اگر مجھ کو قرینہ آجائے
میرے ہر شعر کے پیکر میں مدینہ آجائے
ان کی رحمت کو جو دیکھوں تو چلے باد صبا
اپنے اعمال کو دیکھوں تو پسینہ آجائے
میں بھی قرآن سنوں صاحب قرآن کے حضور
کاش اس عمر میں اک ایسا شبینہ آجائے
میرے پنوار رہیں سلطان درود و سلام
کیسے گرداب میں میرا سفینہ آجائے

سامعین محتشم ! جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پیارے رسول مقبول احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتوں سے اپنی زبان تر رکھتے ہیں۔ ان کو کائنات کی ہر نعمت حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ملتی ہے۔ یہی انکا عقیدہ اور ایمان ہے کیونکہ
در اقدس کو بڑھ کے چوم لے اب دیکھتا کیا ہے
جہاں میں اس سے بڑھ کر اور مولا کی عطا کیا ہے
بچھا رکھا ہے ارمان طلب دربار اطہر پر
ہمیں دنیا کے شاہوں سے بھلا اب واسطہ کیا ہے

نبی کی رضا

خدا سے در مصطفیٰ مانگتا ہوں بھکاری ہوں صل علی مانگتا ہوں
 سچ جہاں سے دوا مانگتا ہوں مریض طلب ہوں شفا مانگتا ہوں
 کوئی مجھ سے پوچھے میں کیا مانگتا ہے نبی سے نبی کی رضا مانگتا ہوں
 تمنا بھگتی ہے گمراہ شب میں محمد ﷺ نور ہدیٰ مانگتا ہوں
 گھٹن میں کروں کیسے یاد الہی مدینے کی تازہ ہوا مانگتا ہوں
 بھنور میں ہے دوستو دین کا سفینہ خدا سے کوئی ناخدا مانگتا ہوں
 پالے جو دھوپوں کی زحمت سے ناصر وہ رحمت سی ٹھنڈی ردا مانگتا ہوں

دید ہوتی ہے

جن کی الفت شدید ہوتی ہے
 ان کو آقا کی دید ہوتی ہے
 جان آقا پہ جو نثار کریں
 دنیا ان پر شہید ہوتی ہے
 محفل نعت جب سجاتے ہیں
 عاشقوں کی عید ہوتی ہے

سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ

عشق کے جام

روشن جن کے عشق سے سینے ہوتے ہیں
 ان کے دل ہر وقت مدینے ہوتے ہیں

لکھ دیا جائے جن پر نام محمد کا
 موجوں سے وہ پار سفینے ہوتے ہیں
 زینت بن جائیں جو یار کی محفل کی
 وہ سب سے انمول نگینے ہوتے ہیں
 جاتے ہیں سرکار کے در پر لوگ وہی
 عشق کے جام جنہوں نے پینے ہوتے ہیں
 روز سجاتے ہیں ہم محفل آقا کی
 اپنے تو ہر روز شپنے ہوتے ہیں

تیری نعت رہے گی

جس وقت نہ دنیا کی کوئی بات رہے گی
 اک ہو گا خدا ایک تیری نعت رہے گی
 جس وقت گدا ہوں گے نہ کشکول رہیں گے
 اس وقت بھی جاری تیری خیرات رہے گی
 جس وقت کہیں محفل عشاق سجے گی
 موضوع سخن صرف تیری ذات رہے گی
 جس گھر میں نہیں ہونگے ترے حسن کے چہرے
 اس گھر کے مقدر میں سدا رات رہے گی
 جو شخص محمد کی ثنا خوانی کرے گا
 اس شخص پہ انوار کی برسات رہے گی

ہر ایک اندھیرے کے مقدر میں ہے جانا
جب آئیں گے سرکار کہاں رات رہے گی
اس بات پہ ہے ناز سدا ناز کریں گے
ہے لاج تیرے ہاتھ ترے ہاتھ رہے گی
ناصر تو درودوں کے سجا لب پہ ترانے
سرکار کی امداد ترے ساتھ رہے گی

معلوم ہوا..... کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی محفل سجانے پر کیا کیا انوار و
تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔ کیونکہ عاشق کی تمنا یہی ہے۔

ان کے آنے کی خوشیاں مناتے چلو کملی والے کی نعتیں سناتے چلو

لب پہ صل علی کا ترانہ رہے

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کائنات کو سجایا ہی حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جان کائنات ہیں۔

حضرات محترم ! نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات تو بہت ہیں لیکن خود مصطفیٰ
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے راضی ہوتے ہیں تو پھر ہم تو کہتے ہیں۔

مری قسمت کو میرے آقا منور کردے

میں تو پتھر ہوں مجھے چھو کے تو گوہر کردے

میں زمیں پہ لگوں خود فلک سے اونچا

اپنی چوکھٹ کا شہا مجھ کو گدا کردے

آئے کانوں میں صدا مولا فقط نعتوں کی

پیدا آقا کے ثنا خواں تو گھر گھر کردے

عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت یہی آرزو ہوتی ہے۔ ان کی زبان پر نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچی رہی ہے اور قیامت تک سچی رہے گی۔ تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں ارے عاشقو تم ہر وقت نعتیں ہی پڑھتے رہتے ہو ہم ان کو کہتے ہیں۔

پوچھتے ہو نعت پڑھ کر کیا جناب آئے گا
دل تو کیا ہے دنیا میں انقلاب آئے گا
جو سلام بھیجو گے ان کے آستانے پر
ان کے آستانے سے بھی جواب آئے گا
ذکر مصطفیٰ کر کے سو جانے والے تو
سو کے بھی مدینے کا تجھ کو خواب آئے گا



عزت و عظمت کیلئے

یا کریم۔ یا اللہ

۳۳۶ بار۔ اول و آخر درود شریف الہا بار پڑھیں۔

(اجازت عام ہے)

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

☆☆☆☆☆☆☆☆

برکاتِ اسمِ محمد ﷺ

نام محمد کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے
پیارے نبی کا ذکر بھی ہم کو پیارا لگتا ہے
گرنے والا جو محمد کا نام لیتا ہے
گرتے گرتے خدا اس کو تھام لیتا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ
 خَلْقِ اللَّهِ وَسِرَاجِ أُنْفُوقِ اللَّهِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللَّهِ وَعَلَى
 إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ
 فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى

واجب الاحترام دوستو..... ذی وقار عاشقو! آج کی یہ عظیم الشان، فقید المثل ایمانی
 روحانی، وجدانی محفل نام محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکات حاصل کرنے کیلئے منعقد کی گئی
 ہے۔ جس میں میں اور آپ سب شرکت کی سعادت حاصل کر کے ذریعہ نجات کی
 دولت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ بے نیاز میں دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہم سب کو مدینہ
 شریف کی حاضری نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

سامعین محترم۔ صاحب علم، دانش

اللہ خالق کائنات جل جلالہ نے اپنے محبوب نبی کریم، رؤف رحیم، احمد مجتبیٰ
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، بڑی شان و عظمت عطا فرمائی۔ کیونکہ مدینہ کے والے...

بے چین دلوں کے قرار غریبوں کے طہاء آمنہ کے لال پیکر
 حسن و جمال صاحب شرف و کمال اللہ کے دلدار
 صاحب اسرار نبیوں کے تاجدار احمد مختار حبیب کردگار خواجہ
 دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت و باسعادت ہوئی۔ تو ہر طرف نور
 کی نور تھا بلکہ ہر چیز روشن ہو گئی۔

زمین روشن ہو گئی زماں روشن ہو گیا
 مکین روشن ہو گئے مکاں روشن ہو گئے
 شمس روشن ہو گیا قمر روشن ہو گیا
 شجر و حجر روشن ہو گئے بحر و بر روشن ہو گئے
 افلاک و فلک روشن ہو گئے سماک و سمک روشن ہو گئے

بے سنیے !

زمین پر نور ہو گئی زماں پر نور ہو گیا
 مکین پر نور ہو گئے مکاں پر نور ہو گئے
 شمس پر نور ہو گیا قمر پر نور ہو گیا
 عرش پر نور ہو گیا فرش پر نور ہو گیا
 شجر و حجر پر نور ہو گئے افلاک و فلک پر نور ہو گئے
 سماک و سمک پر نور ہو گئے بحر و ملک پر نور ہو گئے

بلکہ یوں کہہ دو کہ کائنات سب اس کی ہر چیز پر نور ہو گئی۔
 نورانی اور انیت کا ظہور:

ہے دو جہاں میں ہے نور کی رونق

زمین و عرش بریں پہ حضور کی رونق
 شفق کا رنگ ستاروں کی ضوء قمر کی ضیاء
 حبیب پاک کے نور و ظہور کی رونق
 نگاہ ساقی کوثر کے فیض کا صدقہ
 سمٹ گئی میرے ساغر میں طور کی رونق
 قدم قدم میں ہے مستی حسیں خیالوں کی
 نظر نظر میں ہے جام طہور کی رونق
 میں صدقے نام محمد دے جس نام نون لگ دیاں دو میماں
 اللہ دی رحمت خاص دیاں، دو ندیاں و گدیاں دو میماں
 اک میم کے وچ آگئی اے اک میم مدینے وچ آئی
 مومن لئی محشر دے دن وچ ضامن نے آگ دیاں دو میماں
 اک آمنہ اک حلیمہ وچ اک امن تے ایک ایمان اندر
 مرشد دو جگ دیاں دو میماں مالک دو جگ دیاں دو میماں
 اک میم زمیناں وچ آئی اک آگئی میم آسماناں وچ
 بن شمع منیر محبت دی دو جگ وچ جگدیاں دو میماں

اس محفل کی برکات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کیلئے بھی ورد کیا جائے اللہ تعالیٰ عز و جل اس مقصد کو پورا اور مشکل کو حل کر دیتا ہے۔

عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نام لے لے کے محمد کا جنے جائیں گے
 ہم یہی کام صبح و شام کئے جائیں گے
 آگ دوزخ کی جلائے گی نہ طالب ان کو
 عشق احمد کو جو سینے میں لئے جائیں گے
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کر

چہرہ شمس الضحیٰ کی بات کر
 آپ کی زلف بھیجی کی بات کر
 گر علاج درد و غم ہوتا نہیں
 شہر خواباں کی ہوا کی بات کر
 اشک آنکھوں میں اگر آتے ہیں
 پھر حسین کربلا کی بات کر
 پھیل جائے گی جہاں میں روشنی
 روضہ بدر الدجی کی بات کر
 دل اگر بے چین ہے تیرا ابھی
 پھر خدا کے دربار کی بات کر
 کس طرح حکم خدا مانا گیا
 میرے ہدم آ منی کی بات کر
 ہاتھ اٹھتے ہی گھٹا چھا جائے گی

کملی والے کی دعا کی بات کر
بات گر بنتی نہیں صائم تیری
پھر محمد مصطفیٰ کی بات کر

لفظ محمد کا فلسفہ : حضرت سید المرسلین، شفیع المذنبین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے لفظ محمد کا فلسفہ یہ ہے کہ..... الَّذِي يَحْمَدُ حَمْدًا أَبَعَدَ حَمْدٍ۔ وہ ذات جس کی ہمیشہ تعریف کی جائے۔
صبح بھی تعریف ہو شام بھی تعریف ہو
عروج میں بھی تعریف ہو..... زوال میں بھی تعریف ہو

بلکہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خاں قادری نے یوں ترجمانی فرمائی۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بولا بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

الغرض..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار ہر وقت، ہر ساعت، ہر

گھڑی بر موسم، عروج و زوال میں تعریف کی جائے۔

سامعین محترم! ذرا غور کیجئے.....

محمد جس کی تعریف زمین و زماں کریں
 محمد جس کی تعریف ملکین و مکاں کریں
 محمد جس کی تعریف شمس و قمر کریں
 محمد جس کی تعریف شجر و حجر کریں
 محمد جس کی تعریف خشک و تر کریں
 محمد جس کی تعریف بحر و بر کریں
 محمد جس کی تعریف افلاک و فلک کریں
 محمد جس کی تعریف سماک و سمک کریں
 محمد جسکی تعریف جمادات و حیوانات کریں
 محمد جسکی تعریف نباتات و معدنیات کریں
 محمد جس کی تعریف حور و ملک کریں

سنیے سنیے.....

محمد جس کی تعریف مکہ اور مدینہ والے کریں
 محمد جس کی تعریف عرب و عجم والے کریں
 محمد جس کی تعریف سب جہاں والے کریں
 محمد جس کی تعریف عرش و فرش والے کریں
 محمد جس کی تعریف نبی و ولی کریں

محمد جس کی تعریف صحابی و تابعی کریں
 محمد جس کی تعریف مجدد و محدث کریں
 محمد جس کی تعریف مفسر اور مقرر کریں
 محمد جس کی تعریف جن و بشر کریں
 محمد جس کی تعریف کائنات کا ذرہ ذرہ کرے

الغرض محمد ﷺ جس کی تعریف خود خالق کائنات عزوجل کرے۔
 محمد ﷺ کا نام جس کی تعریف و توصیف کرنے کیلئے یہ محفل سجائی گئی ہے کیونکہ اس
 نام کی ہر طرف دھوم ہے۔

ہر پاسے پیاں نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
 عرش فرش اُتے روشنائیاں تیرے ناں دیاں
 تیرا نام لیاں ٹل چاندیاں بلاواں نہیں
 تیرے نام وچہ مولا رکھیاں شفاواں نہیں
 شانناں میرے اللہ نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
 ہر پاسے پیاں نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
 کڈا سوہنا نام تیرا مدنی من موہنیاں
 جگ ہو یا سوہنا تیرے ٹلے ناں سوہنیاں
 عظمتاں نہیں سمجھیاں سودائیاں تیرے ناں دیاں
 ہر پاسے پیاں نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
 عرش فرش اُتے روشنائیاں تیرے ناں دیاں

حضرات ذی وقار !

حضور اکرم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی برکات کا اندازہ اس بات سے ہو جاتا ہے ہر محفل جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لیا جائے وہ محفل اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہی نہیں ہوتی۔

یہاں وہ دل جس کیل وچ ہے پیار محمد دا

اُکھ اوہ اے جنہوں ہو جائے دیدار محمد دا

راہ اوہ اے کہ جس راہ تے محبوب خدا دا اٹریا

تھاں اوہ اے کہ جس تھاں تے دربار محمد دا

سرکار دا بندہ بن رب ٹوں جے مناؤ تا ایں

اقرار خدا دا اے اقرار محمد دا

لعنت دا طوق ملیا تعظیم گئی ساری

شیطان نے کھینچا جد انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا

ہو جائے انگی اللہ دے مجرم دی شفاعت وی

نہ بخشیا جائے گا گناہ گار محمد دا

یارب ایہہ ظہوری وی ٹر جائے مدینے نوں

دل رہندا اے ہر ویلے طلب گار محمد دا

حضور نبی کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو جان کائنات ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر دلوں کا نور اور آنکھوں کا سرور ہے۔

نبی کا ذکر کرتے جا رہے ہیں

دنوں میں نور بھرتے جا رہے ہیں

ادھر رحمت برتی جا رہی ہے
 جدھر سے وہ گزرتے جا رہے ہیں
 سبھی الفاظ میرے مصطفیٰ کے
 ہر اک دل میں اُترتے جا رہے ہیں
 جدھر سرکار کی اُٹھتی ہیں نظریں
 ادھر انساں سنورتے جا رہے ہیں
 شب معراج میں راہوں میں اُن کی
 ستارے سے بکھرتے جا رہے ہیں
 در سرکار دو عالم یہ عاشق
 سنبھل کر ڈرتے ڈرتے جا رہے ہیں
 حسینی ہو رہے ہیں اب بھی زندہ
 یزیدی اب بھی مرتے جا رہے ہیں
 نبی کی نعت کے الفاظ صائم
 دلوں میں کیف بھرتے جا رہے ہیں

کائنات کی ہر جگہ پر میرے آقا و مولا مدنی سرکار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام
 پاک ہے کیونکہ اس کائنات کی ہر چیز کی نجات کا ذریعہ نام محمد ﷺ ہے۔

شمس و قمر پر نام محمد ﷺ

شجر و حجر پر نام محمد ﷺ

بحر و بر پر نام محمد ﷺ

برگ و ثمر پر نام محمد ﷺ

خشک و تر پر نام محمد ﷺ

جمادات و حیوانات پر نام محمد ﷺ

نباتات و معدنیات پر نام محمد ﷺ

عرش و فرش پر نام محمد ﷺ

جن و بشر پر نام محمد ﷺ

حور و ملک پر نام محمد ﷺ

جنت کے پتوں پر نام محمد ﷺ

سامعین ذی وقار! یہ کتنا بابرکت نام ہے یہ نام تو.....

آدم کی زبان پر نام محمد ﷺ

شیث کی زبان پر نام محمد ﷺ

نوح کی زبان پر نام محمد ﷺ

یعقوب کی زبان پر نام محمد ﷺ

یوسف کی زبان پر نام محمد ﷺ

ہارون کی زبان پر نام محمد ﷺ

ہود کی زبان پر نام محمد ﷺ

سلیمان کی زبان پر نام محمد ﷺ

یحییٰ کی زبان پر نام محمد ﷺ

لوط کی زبان پر نام محمد ﷺ

ادریس کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

داؤد کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

یونس کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

موسیٰ کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

عیسیٰ کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

سینے سینے..... غور سے نام محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمتیں

صدیق کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

فاروق کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

عثمان کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

علی کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

حسن کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

حسین کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

صحابہ کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

آئمہ کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

استخفاء کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

اصفیاء کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

اغنیاء کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

اولیاء کی زبان پر..... نام محمد مصطفیٰ ﷺ

سینے سینے..... تیری زبان پہ..... میری زبان پہ..... غیروں کی زبان پہ

.....اپنوں کی زبان پہ..... دشمنوں کی زبان پہ..... ہواؤں کی زبان پہ.....
 فضاؤں کی زبان پہ..... دریاؤں کی زبان پہ..... پرندوں کی زبان پہ..... پھولوں
 کی زبان پہ..... عرش والوں کی زبان پہ..... فرش والوں کی زبان پہ
 الغرض.....

چاند کی چمک پر..... نام محمد ﷺ
 سورج کی دمک پر..... نام محمد ﷺ
 ارے عاشقو جھومو!..... کیونکہ ہر عاشق کے دل پر..... نام محمد ﷺ
 محمد علی ظہوری کی زبان سے نام محمد ﷺ کا تذکرہ یوں ہوا۔
 عیاں ہے فیض کرم کا ظہور آنکھوں سے
 لگایا میں نے جو نام حضور آنکھوں سے
 مچل رہی ہے تمنائے دید سینے میں
 اُبل رہا ہے محبت کا نور آنکھوں سے
 دوسرے مقام پر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوں ترجمانی کی ہے۔
 ازل سے ابد تک جتنی بھی اس کائنات میں محافل سجائی گئی ہیں۔ ان تمام محافل میں
 اللہ تعالیٰ عزوجل کے پیارے رسول ﷺ کے نام کے چرچے ہوتے رہے ہیں اور
 انشاء اللہ قیامت تک نام محمد ﷺ کے چرچے ہوتے رہیں گے۔

آدم علیہ السلام کی محفل میں..... نام محمد کا چرچہ
 شیث علیہ السلام کی محفل میں..... نام محمد کا چرچہ
 نوح علیہ السلام کی محفل میں..... نام محمد کا چرچہ

ابراہیم علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 اسماعیل علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 یونس علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 ہارون علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 ہود علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 یعقوب علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 یوسف علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 سلیمان علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 موسیٰ علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 عیسیٰ علیہ السلام کی محفل میں نام محمد کا چرچہ
 الغرض.....

اس کائنات ارض و سما میں جہاں بھی محافل ہوں گی وہاں نام محمد ﷺ کے چرچے
 ہی چرچے ہوں گے۔

کیونکہ.....

زمین پر نام محمد کا چرچہ زماں پر نام محمد کا چرچہ
 مکین پر نام محمد کا چرچہ مکاں پر نام محمد کا چرچہ
 شمس پر نام محمد کا چرچہ قمر پر نام محمد کا چرچہ
 شجر و حجر پر نام محمد کا چرچہ بحر و بر پر نام محمد کا چرچہ
 خشک پر نام محمد کا چرچہ تر پر نام محمد کا چرچہ

فلک پر نام محمد کا چہ چہ افلاک پر نام محمد کا چہ چہ
 عرش پر نام محمد کا چہ چہ فرش پر نام محمد کا چہ چہ
 حوروں کے سینہ پر ملائکہ کے پروں پر
 جنت کی دیواروں پر جنت کے پردوں پر
 آسمانوں پر لوح و قلم پر عرش بریں پر
 ہواؤں میں فضاؤں میں درختوں پر
 نام محمد ﷺ کے چہ چہ ہو رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ صوفی با صفا
 صوفی محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ کو وجد آیا اور لب کشائی کی۔

جرم عصیاں سے رہا ہونے کا چارہ مانگو
 مانگنے والو محمد ﷺ کا سہارا مانگو
 ہاتھ پھیلا کے زروسیم طلب کرتے ہو
 اُن کے فیضان کی دولت بھی خدا را مانگو
 بحر ظلمات میں کام آئے گا دامانِ کرم
 ناخدا اُن کو سمجھ لو تو کنارہ مانگو

گناہ گاروں آپ کی توجہ کیلئے.....

روزِ حشر سے نہ گھبراؤ تڑپنے والو
 میری سرکار کی رحمت کا اشارہ مانگو
 ساقی کعبہ کا ہر جام صدا دیتا ہے
 پینا چاہو مدینے کا نظارا مانگو

اور مانگو نہ ظہوری کوئی بس اس کے سوا

اپنے اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کتنا اعلیٰ و اکمل ہے۔ یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تو ساری کائنات کیلئے حسن و جمال کا باعث ہے۔ اسی نام پاک کی رونق سے کائنات

منور و معطر ہے۔ یہی نام پاک ہر جن و بشر کیلئے ذریعہ نجات ہے۔ اسی نام کے حسن

و جمال کا تذکرہ صوفی با صفا صوفی محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ اس انداز سے فرما گئے۔

محمد کا حسن و جمال اللہ اللہ

وہ اک پیکر بے مثال اللہ اللہ

نہ اُن سا کوئی خوبرو دو جہاں میں

نہ اُن سا کوئی خوش خصال اللہ اللہ

خدا کا ہوا اور مہماں نہ کوئی

یہ عظمت یہ رتبہ کمال اللہ اللہ

یہ جو کائنات ارض و سما میں نور کا ظہور ہے۔ کائنات کا حسن و جمال ہے یہ تو

فقط حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور کی نورانیت کا ظہور ہے بلکہ

زمین و زماں پر محمد کے نور کی رونق

مکین و مکاں پر محمد کے نور کی رونق

عرش و فرش پر محمد کے نور کی رونق

شمس و قمر پر محمد کے نور کی رونق

شجر و حجر پر محمد کے نور کی رونق

بحر و بر پر محمد کے نور کی رونق
 کیف و سرور پر محمد کے نور کی رونق
 فکر و شعور پر محمد کے نور کی رونق
 جام طہور پر محمد کے نور کی رونق
 ستاروں کی ضوقمر پر محمد کے نور کی رونق
 لوح و قلم پر محمد کے نور کی رونق

غور سے سنتو.....

اہل حسن و جمال پر محمد کے نور کی رونق
 محفل کے حسن و جمال پر محمد کے نور کی رونق

کیوں نہ ہو یہ..... فیصلہ تو ازل سے ہوا ہے۔

ہے دو جہاں میں محمد کے نور کی رونق
 زمین و عرش بریں پر حضور کے نور کی رونق
 شفق کا رنگ، ستاروں کی ضوقمر کی ضیاء
 حبیب پاک کے نور و ظہور کی رونق
 نگاہ ساقی کوثر کے فیض کا صدقہ
 سمٹ گئی مرے سحر میں طور کی رونق
 قدم قدم پر ہے مستی حسیں خیالوں کی
 نظر نظر میں ہے جام طہور کی رونق
 کوئی مسافر طیبہ کی آنکھ سے دیکھے

غبارِ راہ کے کیف و سرور کی رونق

ظہوری مدحت محبوب کی نوازش ہے

مرے سخن میں ہے فکر و شعور کی رونق

یہ محفل حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی رونق کیلئے

سجائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جل اپنے محبوب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے

سے ہمارے دلوں کے دریچوں کو اپنے نور معرفت سے منور و معطر فرمائے۔ آمین

حضرات محترم!.... ہماری محفلوں میں جب کوئی خطیب خطابت کرتا ہے۔ اس کی

خطابت میں یا تو.....

حسن و جمال مصطفیٰ پر گفتگو ہوتی ہے

جود و نوال مصطفیٰ پر گفتگو ہوتی ہے

انوار و کمال مصطفیٰ پر گفتگو ہوتی ہے

نہیں نہیں ہمارے خطابات میں تو.....

میلاد مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

معراج مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

سیرت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

صورت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

شرافت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

طہارت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

کمالات مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

رسالت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

اختیارات مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

معجزات مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

ہاں ہاں ہماری محفلوں میں تو.....

کردار مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

افکار مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

جمال مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

پیار مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

گفتار مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

رقار مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

نہیں نہیں ہماری محفلوں میں تو.....

امامت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

صداقت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

عدالت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

سخاوت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

شجاعت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

قیادت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

ولادت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

نبوت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

رسالت مصطفیٰ کا موضوع ہوتا ہے

آئیے سنے سنے ہماری محفلوں کے موضوعات عاشق مدینہ کی زبان سے صدا

بیٹھتے اُٹھتے نبی کی گفتگو کرتے رہے
عشق والے ہیں جوان کی آرزو کرتے رہے
عاشقان مصطفیٰ ہر دور میں ہر موڑ پر
آپ کے نقش قدم کی جستجو کرتے رہے
قابل صد رشک ہے ان کا طریق بندگی
جو نمازی اپنے اشکوں سے وضو کرتے رہے
اہل ایمان نے کئے سجدے عجب انداز سے
سرکٹا کے اپنے سر کو سرخرو کرتے رہے
ہو گئے گوشہ نشین سارے وظیفے چھوڑ کر
ہم تصور میں انہی کو رو برو کرتے رہے

حضرات! تمام دکھوں اور بیماریوں کا علاج اور ہر پریشانی سے نجات تمام عظمتوں
اور رفعتوں کا تاجدار جو نام محمد ہے۔ اس نام کے کیا کہنے اسی نام کو اپنے انداز میں
عاشق مدینہ دیوانہ مصطفیٰ
ممتاز نعت گو مستانہ مصطفیٰ

پیر سید ناصر حسین چشتی سیالوی اپنی محبتوں کا چراغ، عقیدتوں کا خراج، رفعتوں کی
معراج، وسعتوں کا اظہار کچھ یوں کیا کہ

ہم سب کے دلدار محمد	نبیوں کے سردار محمد
فوجوں کے سالار محمد	امت کے غمخوار محمد
خالق کے شاہکار محمد	کہہ دے جو اک یار محمد
آتے ہیں سرکار محمد	کر دیتے ہیں پار محمد

عظمت کی دستار محمد
 میرے دل کے آئینے میں
 تنہائی ہو یا کوئی محفل
 رب کا بھی انکار سمجھ
 نیکی کے معمار محمد
 آر محمد پار محمد
 دونوں کی تکرار محمد
 کر دیں جو انکار محمد
 ہیں کلی مختار محمد
 دیتے ہیں جو پیار محمد
 دیتے ہیں دیدار محمد
 ہیں کنجی بردار محمد
 ناصر جب بھی لے کر دیکھا
 نام ہے سدا بہار محمد

الغرض.....

صبح آتا ہے شام آتا ہے
 لب پہ ان کا ہی نام آتا ہے
 ان کو بھیجئے سلام جو اس کو
 خود خدا کا سلام آتا ہے



وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ (پ)

صداقتِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود اس پر حلیمہ نے جسے گودی میں پالا ہے
سلام اس پر کہ جس کا بول بالا ہونے والا تھا
درود اس پر جسے سب آمنہ کا لال کہتے ہیں
سلام اس پر جسے صادق امین ہر حال کہتے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ وَ
سِرَاجِ أَفُقِ اللَّهِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ (پ)

حضرات گرامی معزز سامعین محترم، واجب الاحترام برداران اسلام! اللہ خالق کائنات عزوجل کے کرم و فضل جو دو عطا مدد و عنایت سے آج کا یہ عظیم الشان و فقید المثال اجتماع جس کا موضوع حضور اکرم نور مجسم نبی مکرم رسول محترم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک انمول پہلو صداقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کے مطابق شروع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

سامعین محترم..... حضور نبی کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا۔ وہ سب خوبیاں تمام لوگوں سے

افضل بھی ہیں اور اعلیٰ بھی
اکمل بھی ہیں اور اجمل بھی
احسن بھی ہیں اور اکرم بھی
بے مثل بھی ہیں اور بے مثال بھی
باکمال بھی ہیں اور باجمال بھی

سنیے سنیے..... ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام فضیلت و عظمت کائنات کی ہر چیز سے لا جواب بھی ہے بلکہ لاریب بھی ہے حضور کی

سیرت بھی لاریب..... صورت بھی لاریب

صداقت بھی لاریب..... عدالت بھی لاریب

سخاوت بھی لاریب..... شجاعت بھی لاریب

شرافت بھی لاریب..... طہارت بھی لاریب

محبت بھی لاریب..... نسبت بھی لاریب

بصیرت بھی لاریب..... دیانت بھی لاریب

عبادت بھی لاریب..... ریاضت بھی لاریب

خلوت بھی لاریب..... جلوت بھی لاریب

شریعت بھی لاریب..... طریقت بھی لاریب

قیادت بھی لاریب..... سعادت بھی لاریب

ذات بھی لاریب..... بات بھی لاریب

اطاعت بھی لاریب..... قناعت بھی لاریب

سنت بھی لاریب..... شنگت بھی لاریب

امت بھی لاریب..... رسالت بھی لاریب

قسم خدا کی جس کے قبضہ میں ہم سب کی جان ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بھی لاریب اور رسالت بھی لاریب

سامعین محترم..... اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بے

شمار خوبیوں سے نوازا۔ ان تمام خوبیوں سے ایک لاریب خوبی حضور پر نور ﷺ کی صداقت ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (پ ۲۲، الزمر ۳۳)..... اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنہوں نے سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں۔

سامعین ذی وقار..... اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ اس کائنات ارض و سماوات میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے وہ تمام اپنی اپنی امت سے اعلیٰ سے اعلیٰ..... افضل سے افضل

اور ان کے اخلاق و اعمال بھی اعلیٰ اور اکمل اور بے مثل و بے مثال مگر ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق و اعمال ساری کائنات میں سے اعلیٰ و اکمل و افضل ہیں اگر سیرت نبوی بخور مطالعہ کیا جائے تو حضور پر نور ﷺ کے اخلاق کا ایک ایک پہلو

اعلیٰ سے اعلیٰ..... اکمل سے اکمل

احسن سے احسن..... منزہ سے منزہ

بے مثل سے بے مثال..... افضل سے افضل

آج کی یہ عظیم الشان اور فقید المثال کانفرنس صداقت مصطفیٰ ﷺ کو بیان کرنے کیلئے سجائی گئی ہے تاکہ حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نور سے ہم اپنے اخلاق و کردار کو پُر نور اور منور و معطر کر سکیں۔

صاحب علم و دانش معزز ذی وقار علماء و مشائخ و عوام اہل سنت اب صداقت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

صداقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم : حضرت امیر المؤمنین مولانا علی رضی اللہ عنہ ابتدائے اسلام کا ایک روح پرور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک اجنبی آیا۔ جس کے چہرہ اور لباس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بہت دور سے آیا ہے ہمارے بالمقابل کھڑے ہو کر اس نے کہا۔ آپ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا تو اجنبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوا۔ پہلے میں آپ کو اپنے بت کی بات سناؤں یا آپ مجھے اپنے رب کے احکام سنا لیں گے۔ پہلے مجھ سے میرے رب کے احکام سنو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ کی گواہی دینا۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اور اگر توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تو بتاؤ کہ تمہارے بت نے کیا کہا ہے؟ اجنبی نے عرض کیا۔۔۔۔۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام غسان بن مالک العامری ہے، ہمارا ایک بت ہے جس کے قدموں میں رجب کے مہینہ میں ہم اپنی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ ہم میں سے عصام نامی شخص نے بت کے سامنے قربانی دی جب وہ قربانی سے فارغ ہوا تو بت سے آواز آئی۔ عصام: اسلام ظاہر ہو چکا ہے اور بت سرنگوں ہو چکے ہیں۔ عصام نے ہمیں یہ بات بتائی، چند روز بعد طارق نامی ایک شخص نے بھی بت کے قدموں میں قربانی پیش کی۔ جب قربانی سے فارغ ہوا تو بت کے شکم سے آواز آئی۔

طارق! نبی صادق اپنے عزیز خلاق کی جانب سے وحی ناطق لیکر آچکے ہیں۔ طارق

نے شور مچا دیا اور تمام لوگوں کو یہ بات بتادی ہم نے آپ کے بارے میں بھی سن رکھا تھا۔ اس طرح ہم لوگ سخت مضطرب ہو گئے۔ یہاں تک کہ تین روز ہوئے۔ یہی واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا ہے۔ میں بھی جب قربانی سے فارغ ہوا تو بت نے فصیح زبان میں کہا غسان ! جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلُ۔ نبی ہاشمی مبعوث ہو چکے ہیں۔ ان کے غلاموں کو سلامتی اور دشمنوں کو ندامت ہے یہ کہہ کر بت اوندھے منہ گر پڑا۔ غسان نے اپنی داستان ختم کی اور حضور ﷺ کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ صحابہ نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔ (جامع المعجزات ص ۲۶)

ناظرین کرام۔ ان حقائق سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ذات کامل و اکمل تھی اور حق و صداقت کا پیکر تھی جس نے بھی آپ کے چہرہ کی زیارت کی اس نے آپ کی صداقت کی گواہی دی بلکہ اس کائنات کی ہر چیز نے آپ کی صداقت کی گواہی دی۔ حضرات توجہ فرمائیں۔

آپ کی صداقت کی گواہی زمیں و زماں نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی مکین و مکاں نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی شمس و قمر نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی شہر و حجر نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی بحر و بر نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی خشک و تر نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی برگ و شجر نے دی

آپ کی صداقت کی گواہی جن و بشر نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی حور و ملک نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی سماک و سمک نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی افلاک و فلک نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی جمادات و حیوانات نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی نباتات و معدنیات نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی مکہ اور مدینہ والوں نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی عرب و عجم والوں نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی خاکیوں اور افلاکیوں نے دی
 آپ کی صداقت کی گواہی عرش و فرش نے دی
 بلکہ کائنات کے ذرے ذرے نے دی
 ہر نبی نے دی ، ہر ولی نے دی
 ہر مفسر نے دی ، ہر مقرر نے دی
 ہر مجدد نے دی ، ہر غوث نے دی
 ہر قطب نے دی ، ہر ابدال نے دی
 ہر اوتاد نے دی ، ہر جن نے دی ، ہر بشر نے دی
 بلکہ اللہ خالق کائنات جل شانہ نے دی

وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (پ ۲۴)

اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنہوں نے سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ

ہیں جو پرہیزگار ہیں۔

حضرات محترم! حضور ﷺ کی زندگی کا لمحہ لمحہ صداقت سے معمور تھا۔ حضور نبی کریم
رؤف الرحیم ﷺ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، صداقت پر مبنی اور آپ کی ہر ہر ادا سچائی
سے معمور تھی بلکہ یوں کہیے۔

اے محبوب ﷺ آپ کا دین بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا قرآن بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا بیان بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا اعلان بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا نام بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا نظام بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا پیغام بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کا انعام بھی سچا
اے محبوب ﷺ آپ کی سیرت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی صورت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی شرافت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی بصیرت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی دیانت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی امانت بھی سچی
اے محبوب ﷺ آپ کی عبادت بھی سچی

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ریاضت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خلوت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی جلوت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی شریعت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طریقت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قیادت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عادت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذات بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بات بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اولاد بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آل بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اطاعت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قناعت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سنت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سختی بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی محبت بھی سچی
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نسبت بھی سچی

بلکہ اے محبوب ﷺ آپ کی نبوت بھی سچی اور رسالت بھی سچی۔
حضور پر نور ﷺ کی صداقت و امانت کا ذکر تو ہر صبح و شام ہو رہا ہے۔

مثالی ہے وجود سید کونین دنیا میں
رہے اعدائے جاں بھی معترف جس کی صداقت کے
علم اونچا کیا جس نے شرافت کا عدالت کا
لبوں پر تذکرے ہیں جس کی رحمت کے عنایت کے

﴿صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی مدح سرائی﴾

ہر قول ترا حرف صداقت کا ہے ضامن
ہر فعل ترا حسن ارادت کا امین ہے
چمکی تھی کبھی جو ترے نقش کفر پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

﴿ایک غیر مسلم پنڈت جگن ناتھ آزاد نے کمال کر دیا۔﴾

سلام اس پر جو آبا رحمت للعالمین بن کر
پیام دوست لے کر صادق و وعدالامین بن کر

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ





فَلَا وَدَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم، نیر اعظم، احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کا ایک پہلو

اختیاراتِ مُصْطَفَیٰ ﷺ

میں نے درِ نبی پر جس وقت بھی صدا دی
چشم کرم نے ان کی بگڑی میری بنا دی
تازندگی انہیں کے جلوؤں میں گم رہا وہ
جس جسکو ساقی نے میرے نظروں سے ہے پلا دی



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِئْمَا تَشْجُرُ بَيْنَهُمْ

سامعین محترم واجب الاحترام حاضرین و ناظرین !

اللہ تعالیٰ عز و جل کا شکر ہے جس نے اپنے محبوب کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات کا مالک و مختار بنا کر معبود فرمایا۔ آج کا
عظیم الشان اور فقیہ المثال اجتماع جس میں ہم سب شرکت کی سعادت حاصل کر
رہے ہیں۔ انتظامیہ کی طرف سے میں تمام احباب ذیشان اور تمام علماء کرام و مشائخ
عظام برادران الہ سنت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس پر فتن دور میں اس
روحانی، ایمانی، وجدانی، علمی اجتماع میں شرکت کی سعادت سے سرور ہوئے۔
اللہ تعالیٰ عز و جل کی شان ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ..... وہ ساری کائنات کا خالق ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ یہ ساری کائنات کیلئے رحمت ہیں۔

معلوم ہوا..... اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو بنانے والا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات

کو سجانے والے۔ جس جس چیز کا خالق اللہ ہے۔ اس چیز کا مالک مصطفیٰ ہے۔

امام بخاری کتاب الایمان میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام نعمتوں کو عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ معلوم ہوا..... اللہ تعالیٰ جس جس نعمت کو عطا فرماتا ہے حضور ﷺ اس نعمت کو کائنات کے ہر فرد کو تقسیم فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کشتہ عشق رسالت مفسر قرآن مبلغ و محدث امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی مرادیں پائیں گے
سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے
ثابت ہوا..... کہ اس کائنات میں اللہ کریم کی تمام نعمتوں کو تقسیم کرنے والے محبوب
خدا ﷺ ہیں۔ ازل سے ابد تک جس جس نے مانگا در مصطفیٰ ﷺ سے مانگا۔
غور تو کرو.....

نبیوں نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
رسولوں نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
خلفاء نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
اہل بیت نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
صحابہ نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
تابعین نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
تابع تابعین نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
صحابہ نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
آئمہ نے مانگا تو در مصطفیٰ سے

اتقیا نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 اصفیاء نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 اولیاء نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 غوث نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 قطب نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 مجدد نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 محدث نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 سینے سینے ذرا محبت سے اے رسول اللہ کے دیوانو
 ہر حاجت ملتی ہے تو در مصطفیٰ سے اس لئے تو آج تک
 عابدین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 ساجدین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 صادقین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 عاشقین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 عارفین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 عادلین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 صالحین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 مقربین مانگتے رہے تو در مصطفیٰ سے
 مفسرین نے مانگا تو در مصطفیٰ سے
 مکرمین نے مانگا تو در مصطفیٰ سے

محسنین نے مانگا..... تو در مصطفیٰ سے

اپنوں نے مانگا..... تو در مصطفیٰ سے

غیروں نے مانگا..... تو در مصطفیٰ سے

کافروں نے مانگا..... تو در مصطفیٰ سے

ارے نجد یوزرا..... آنکھوں سے حجاب ہٹا کر..... بغض سے جان چھڑا کر.....
عشق کا جام پی کر..... تو در مصطفیٰ سے مانگ کر دیکھیں کیا..... کیا کیا ملتا ہے در
مصطفیٰ سے..... کیونکہ ہمیں تو.....

عزت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

عظمت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

رفعت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

شرافت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

بصیرت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

فضیلت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

طاقت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

طلعت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

استقامت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

رحمت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

لطف ملی..... تو در مصطفیٰ سے

حکمت ملی..... تو در مصطفیٰ سے

حکومت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 شوکت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 شفاعت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 صدارت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 قوت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 قیادت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 صورت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 شوکت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 ولایت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 راحت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 طہارت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 وزارت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 صداقت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 شجاعت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 نعمت ملی.....تو در مصطفیٰ سے
 سنت ملی.....تو در مصطفیٰ سے

ذرا جھوم کر کہہ دو.....ہمیں نجات ملی تو در مصطفیٰ سے

قسم خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں ہم سب کی جان ہے ہم گناہگاروں کو.....
 جنت ملی.....تو در مصطفیٰ سے

ہمارا تو عقیدہ ہے کہ

خدا دی خدائی محمد ﷺ دے در تے
 ملے پارسائی محمد ﷺ دے در تے
 فرشتہ تے بھاویں پیمبر، کسے وی
 نظر نہیں اٹھائی محمد ﷺ دے در تے
 گیا راز معراج مومن دا کھلدا
 جبین جد جھکائی محمد ﷺ دے در تے
 اوہ بن گئے ولی تے زمانے دے مرشد
 جہاں کل پائی محمد ﷺ دے در تے
 ہے او سے دی اللہ دے در تک رسائی
 جہدی ابے رسائی محمد ﷺ دے در تے
 ہے او سے دا چائن زمانے تے رب نے
 شمع جو جلانے محمد ﷺ دے در تے
 بھلائی وچ تبدیل ہوئی اوہ صائم
 گئی جو برائی محمد ﷺ دے در تے

اختیار میں.....

اس کائنات کا سارا نظام اللہ تعالیٰ عز و جل کے حکم اور عطا سے
 آمنہ کے لال..... پیکر حسن و جمال
 صاحب شرف و کمال..... نبی بے مثال

اللہ کے یار..... امت کے غم خوار

نبیوں کے سردار..... مدینہ کے تاجدار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبضہ و اختیار میں ہے۔

ذرہ ذرہ نگاہِ یار میں ہے

ساری دنیا اسی کے حصار میں ہے

دل گرفتار زلفِ یار میں ہے

چشمِ ترکس کے انتظار میں ہے

پیش ہوتے ہیں جان کے نذرانے

ایسا اعجازِ حسنِ یار میں ہے

تیرے قدموں پہ جاں نثار کروں

یہ مرے بس میں اختیار میں ہے

سبز گنبد کا سایہ دیتا ہے

جو مزہ خلد کی بہار میں ہے

آرزو ہے اگر شفاعت کی

یہ تو ان کے ہی اختیار میں ہے

اس کی ملتی نہیں مثال کہیں

جو کششِ آپ کی جوار میں ہے

میرے گھر بھی حضور آجائیں

چشمِ ترکب سے انتظار میں ہے

سامعین ذی وقار..... اب میں حضور اکرم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بے کس نواز میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں۔
چمنستان رضا کے پھول..... رسول اللہ کے محبوب
جن کا انداز بھی نورانی ہے..... جن کی آواز بھی وجدانی ہے
جن کا لہجہ ایمانی ہے..... جن کا کلام قرآنی ہے
جن کی دنیا دیوانی ہے..... جن کی ادا مستانی ہے
نغروں کی گونج میں استقبال کیجئے۔

سارے اج خوشیاں مناؤ کملی والے آگئے
مغلاں گھر گھر سجاؤ کملی والے آگئے
آپ ورگا کوئی وی جگ تے نبی آیا نہیں
گیت اج خوشی دے گاؤ کملی والے آگئے
عاصیاں دکھیاں یتیموں نون گلے لاؤن لئی
اے فقیر و اے گداؤ کملی والے آگئے
آکھدی مائی حلیمہ صدقے جاں سرکار توں
حور و ملک سہرے گاؤ کملی والے آگئے

سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ

سامعین ذی وقار..... ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عز و جل نے مختار کل بنا کر دنیا میں بھیجا اور ساری کائنات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

تعالیٰ کی عطا سے اپنے امتیوں کو ہر نعمت بانٹ رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ۔

وہ خالق کائنات ہے حضور مالک کائنات ہیں

وہ رب العالمین ہے یہ رحمۃ للعالمین ہیں

وہ مالک یوم الدین ہے یہ شفیع المذنبین ہیں

وہ کائنات بنانے والا ہے یہ کائنات کو سجانے والے ہیں

وہ انسان بنانے والا ہے یہ معرفت دلانے والے ہیں

وہ جنت بنانے والا ہے یہ جنت بسانے والے ہیں

وہ جہنم بنانے والا ہے یہ جہنم سے بچانے والے ہیں

معلوم ہوا..... میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازیاں بہت ہیں۔ کس کس کا تذکرہ کیا جائے۔ ان کی شان تو یہ ہے۔

مخلوق کو خالق کا دیا بانٹ رہے ہیں

مختار ہیں محبوب خدا بانٹ رہے ہیں

اوقات میں محدود نہیں ان کا خزانہ

رحمت کا کھلا در ہے سدا بانٹ رہے ہیں

جن سے نہ اذیت کے سوا کچھ بھی ملا ہے

ان کو بھی وہ رحمت کی دعا بانٹ رہے ہیں

شاہوں نے بھی دی انکے فقیروں کو سلامی

ہر ایک کو بھیک انکے گدا بانٹ رہے ہیں

دنیا میں نہ کوئی دیکھا ان جیسا مسیحا

بیچاروں کے گھر جا کے شفا بانٹ رہے ہیں

معلوم ہوا یہ کائنات ان کی عطا کا صدقہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا جس کے پاس جو بھی ہے فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو دو کرم کا صدقہ ہے بلکہ ان کے جو دو سخا کا اک باب ہے۔ ذرا توجہ سے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاؤں کو تو دیکھو کتنا عظیم نخی ہے۔ جن کی سخاوتوں سے کوئی مہولی خالی نہیں ہے۔ وہ بڑے کریم آقا ہیں جن سے

ہمیں عزت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں عظمت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں رفعت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں شرافت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں شہرت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں قیادت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں طہارت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں صداقت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں شجاعت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں استقامت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں نورانیت ملی تو کریم آقا کی عطا سے

ہمیں نسبت ملی تو کریم آقا کی عطا سے
 ہمیں شفاعت ملی تو کریم آقا کی عطا سے
 ہمیں راحت ملی تو کریم آقا کی عطا سے
 ہمیں اپنے مقدر پر ناز ہے ہمیں اللہ کی جنت ملے گی تو کریم آقا کی عطا سے۔
 شاعر نے لب کو حرکت دی تو خیرات مصطفیٰ کی سوغات بن گئی۔
 جو چاہتے ہو جا کر پاؤ مزے مزے سے
 خیرات مصطفیٰ کی کھاؤ مزے مزے سے
 ہمیں تو.....

یہ حقیقت ہے جو سمجھی تیرے در سے
 جو ذات بھی چمکی ہے وہ چمکی تیرے در سے
 سر سبز ہوا میرے مقدر کا یہ صحرا
 رحمت کی گھٹا اس پہ جو برسی تیرے در سے
 ہر کوئی تیرے در کی طرف دیکھ رہا ہے
 کس کس کی ہے تقدیر نہ بدلی تیرے در سے
 یہ بات تو اغیار بھی تسلیم کریں گے
 ہر ایک کی بن جاتی ہے بگڑی تیرے در سے

ہمارا تو عقیدہ ہے.....

اک میں ہی نہیں کھاتا خیرات مدینے کی
 سب شاہ و گدا اس کی خیرات پہ پلتے ہیں

کیا نام رکھا اپنے محبوب کا خالق نے
اس نام کی برکت سے حالات بدلتے ہیں

..... کیونکہ

دین و دنیا میں جو تیرا نہ سہارا ہوتا
کس کے ٹکڑوں پہ فقیروں کا گذرا ہوتا
تیری قسمت میں نہ غیروں کی غلامی ہوتی
تو نے اک بار جو آقا کو پکارا ہوتا
آج آنکھوں میں نہ رنگین نظارے ہوتے
تیرے رُخ کا جو نہ پُر کیف نظارا ہوتا
ہم یتیموں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھرتے
تو جو حامی نہ مرے آقا ہمارا ہوتا
درد ہوتا نہ کوئی اور مرے سینے میں
کاش سینے میں فقط درد تمہارا ہوتا
تو روتا کبھی غاروں میں ہماری خاطر
غم گداؤں کا اگر تجھ کو گوارا ہوتا
اب بھی ناصر میرے دل میں یہ کسک رہتی ہے
کاش حاضر میں مدینے میں دوبارہ ہوتا



وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر پاک
مدینہ منورہ کا تذکرہ مبارکہ

عظمت مدینہ منورہ

لے چلو فرشتو! روح میری تاجدار دے بوہے تے لے چلو
ساجھا دکھاں تے سکھاں دا ہے جہڑا غم گسار دے بوہے تے لے چلو
امت واسطے جتھے اوہ رہیا روند اوس غار دے بوہے تے لے چلو
اٹیا ہویا خزاواں دا چمن ناصر آج بہار دے بوہے تے لے چلو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ وَ
 سِرَاجِ أُنْفُوقِ اللَّهِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝

سامعین محترم..... آئیے اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد حضور پر نور احمد مجتبیٰ
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں محفل کو سجا کر آخرت میں اپنی نجات کا اہتمام کریں کیونکہ

مہک رہی ہیں فضا میں حضور آئے ہیں
 ہیں مست مست ہوائیں حضور آئے ہیں
 ولادت شہ کونین کی حسیں گھڑیاں
 ہیں دے رہی یہ صدائیں حضور آئے ہیں
 نصیب جاگ اٹھے ہیں گناہگاروں کے
 کسی کے در پہ نہ جائیں حضور آئے ہیں

مدینہ منورہ کی بات ہی نرالی ہے کیونکہ اس جگہ پر ہر وقت رحمتوں کی برسات
 ہوتی رہتی ہے۔ اسی لئے عاشقوں کی آنکھوں میں مدینہ بس گیا ہے۔
 شاعر کی زبان سے.....

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضور کا
 بے کس کا آسرا ہے مدینہ حضور کا

پھر جا رہے ہیں باطنِ بیت کے قافلے
پھر یاد آ رہا ہے مدینہ حضور کا
نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفیٰ
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا
جب سے قدم بڑے ہیں رسالت مآب کے
جنت سے بڑھ گیا ہے مدینہ حضور کا
ہر ذرہ ذرہ اپنی جگہ ماہتاب ہے
کیا جگمگا رہا لہجے مدینہ حضور کا

لائق صدا احترام برادران ملت، شمع رسالت کے پروانوں!

مدینہ منورہ کی عظمت و رفعت پوچھنی ہے تو کسی عاشق رسول سے پوچھو کیونکہ

یہ وہ شہر بابرکت ہے جس میں ہر وقت.....

رحمتوں کی برسات ہوتی ہے
برکتوں کی برسات ہوتی ہے
رفعتوں کی برسات ہوتی ہے
بلکہ انوار و تجلیات کی برسات ہوتی ہے
ہر ذرہ ذرہ اپنی جگہ ماہتاب ہے
کیا جگمگا رہا ہے مدینہ حضور کا
قدسی بھی چومتے ہیں ادب سے یہاں کی خاک
قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضور کا

ہو ناز کیوں نہ اس کو نیازی نصیب پر
جس کو بھی مل گیا ہے مدینہ حضور کا

سامعین محترم ! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر پاک کی باتیں ہی اعلیٰ سے
اعلیٰ ہیں کیونکہ اس شہر کی محبت عاشقوں کے دل میں رچ بس گئی ہے ہر کسی کی تمنا ہے
کہ مجھے موت آئے تو مدینہ کی گلی ہو۔

زندگی حقیقت میں بس اسی نے پائی ہے
مصطفیٰ کے کوچے میں جس کو موت آئی ہے
مجھ کو میرے مرشد نے بات یہ بتائی ہے
جونبی کا ہو جائے اس کی کل خدائی ہے
رکھ لیا بھرم تیرا آمنہ کے جائے نے
ناز کر حلیمہ تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی ہے
دم لبوں پہ آیا ہے بڑھ رہی ہے بیتابی
اے صبا مدینہ سے کیا پیام لائی ہے
چار سو اندھیرا تھا ظلمتوں کا ڈیرہ تھا
مصطفیٰ کے آنے سے بزم جگمگائی ہے

حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ

برکتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ
رفعتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ
عظمتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ

بخشش کا شہر ہے مدینہ منورہ

صداقتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ

امانتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ

سخاوتوں کا شہر ہے مدینہ منورہ

مدینہ کی زمین کی برکات اور ہوا بھی شفا ہی شفا ہیں۔

مدینہ کی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ

پیام سکون و شفا اللہ اللہ

مدینے کی گلیوں کا عالم نہ پوچھو

ہے جنت بھی جن پر فدا اللہ اللہ

رچی ایسی خوشبوئے توحید اس میں

ہیں ذرے بھی دیتے صدا اللہ اللہ

محمد کے روضے کی خوشبو میں بس کر

کدھر کو چلی ہے صبا اللہ اللہ

سامعین محترم ! لائق صدا احترام مشتاق مدینہ، زائرین مدینہ جب کوئی مدینہ کا سفر

کرنے کا ارادہ کرتا ہے زائرین مدینہ کے دل اور زبان پر یہی اک صدا ہوتی ہے۔

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لئے

ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے

ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے

ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لئے

یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ کے لئے
جانے کب آئے گا طبیبِ مرا
درد بڑھتا گیا دوا کے لئے
مر کے پہنچا ہوں ان کی چوکھٹ تک
اب نہ روکو مجھے خدا کے لئے

الغرض.....مدینہ منورہ میں ہی یہ کمال ہے کہ وہ

روحوں کی غذا ، مدینہ منورہ
دلوں کی جلا مدینہ منورہ
آنکھوں کی ضیاء مدینہ منورہ
بیماروں کیلئے شفا مدینہ منورہ
عاشقوں کے دل کی صدا مدینہ منورہ
بلائیکہ کا مسکن مدینہ منورہ
یہی درود و سلام کی عطا مدینہ منورہ
بے چین دلوں کا سکون مدینہ منورہ

عاشقوں کے دل کی صدا

مجھے بھی مدینے بلا میرے مولا
کرم کی تجلی دکھا میرے مولا
بہت بے قراری کے عالم میں ہوں میں
مری بے قراری مٹا میرے مولا

نقشبند

قسمت میں میری چین سے جینا لکھ دے
 ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھ دے
 جنت بھی گوارا ہے مگر میرے لئے
 اے کاتب تقدیر مدینہ لکھ دے

قدموں میں بلائیں گے..... (انشاء اللہ تعالیٰ)

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
 کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے
 اگر جانا مدینہ میں ہوا ہم غم کے ماروں کا
 مکین گنبد خضریٰ کو حال دل سنائیں گے
 قسم اللہ کی ہو گا وہ منظر دید کے قابل
 قیامت میں رسول اللہ جب تشریف لائیں گے
 گناہ گاروں میں خود آ کے شامل پارسا ہوں گے
 شفیع حشر جب دامن رحمت میں چھپائیں گے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ارے مدینے کو جانے والے غریب کا پیام لے لو
 نبی پیارے کو جا کے دینا میں دے رہا ہوں سلام لے لو
 گئی مدینے خدائی ساری کبھی تو آئے گی اپنی باری
 میں بہتے اٹھکوں سے کہہ رہا ہوں ذرا تحمل سے کام لے لو

مدینے دی مٹی

مدینے دی مٹی شفا بن گئی
 بے زخماں تے لائی دوا بن گئی
 جتھے سرکار نے رورو کے گزاریاں راتاں
 جتھے کردی سی خدا نال اوہ پیاریاں باتاں
 خوش نصیباں نے اکھاں نال اوہ منظر دیکھے
 داری کردے سی جتھے ساقی کوڑ دیکھے

عرش وانگ اوہ غار حرا بن گئی

جاندی عرشاں تو اُتاں ہے سی نظر سوہنے دی
 رکھدی ہے سی نظر کتنا اثر سوہنے دی
 ہو کے مقبول خدا ولوں دعا واں آئیاں
 بے نظر سوہنے نے اٹھالی تے گھٹاواں آئیاں
 نظر جو جھکائی تے ادا بن گئی
 ادا جس دی رب دی رضا بن گئی

کائنات میں سب سے اعلیٰ و افضل جگہ مدینہ منورہ ہے کیونکہ یہاں تمام دنیا کی نعمتوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ الحمد للہ آج بھی اگر کسی نے نعمت لیتی ہے تو وہ مدینہ والی ذات کے در پر صدا کرے، اسکو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جائے گا۔ اسی لئے شاعر کہتا ہے۔

رحمت کی برسات مدینے ہوتی ہے
 نور بھری ہر رات مدینے ہوتی ہے

قدم قدم پر رحمت مجھ کو ملتی ہے
 رحمت کی سوغات مدینے ہوتی ہے
 جو مانگو سرکار عطا کر دیتے ہیں
 پوری سب حاجات مدینے ہوتی ہیں
 سامنے روضے کے کچھ یاد نہیں رہتا
 اشکوں کی برسات مدینے ہوتی ہے
 دل سے نعت جو پڑھتا ہوں تو لگتا ہے
 میں تو یہاں ہوں نعت مدینے ہوتی ہے
 مٹی سے بھی آتی ہے خوشبو و ضیاء
 یہ ساری برکات مدینے ہوتی ہیں

سامعین مکرم ! مدینہ کی باتیں تو بندہ ہر وقت کرتا رہے تو وقت پُر نور بلکہ پرسکون
 گزرتا ہے کیونکہ ہر عاشق کی ہر وقت تو یہی صدا ہوتی ہے۔

یاد وچ روندیاں نہیں اکھیاں نماںیاں
 سد لو مدینے آقا کرو مہربانیاں
 ساری کائنات دا خزانہ مل گیا اے
 اللہ دی سو نہہ جہاں نوں مدینہ مل گیا اے
 جالیاں دے کول بہہ کے اوٹاں موجاں ماریاں
 سد لو مدینے آقا کرو مہربانیاں

سامعین محترم ! آخر کوئی وجہ ہے کہ ہر عاشق کی یہی تمنا کیوں ہے؟

ترمذی شریف (جلد ۳/ صفحہ ۷۷۹) پر انہی عاشقوں کیلئے خوشخبری کا پیغام آیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ نے فرمایا۔
 مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْتَمَتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا
 جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آ سکے وہ یہاں ہی مرنا پسند کرے کیونکہ میں
 یہاں مرنے والوں کی خاص طور پر شفاعت کروں گا۔

سامعین محترم.... حضرات ذی وقار! مدینہ منورہ میں موت مومن کیلئے بہت بڑی سعادت ہے اور نجاتِ اُخروی کا پروانہ ہے، عاشقِ مدینہ کو ایک چھوٹے سے گھر کی تمنا اسی لئے ہوتی ہے کہ ہمیں موت آئے تو

آمنہ کے لال کا شہر ہو..... مدینہ طیبہ کی گلیاں ہوں

طیبہ کی فضا میں ہوں..... رحمتوں کی گھٹائیں ہوں

اس شہر میں مرنے کی دعا تو ہر عاشق رسول کرتا رہا ہے۔

صدیق اکبر کی چاہت مدینہ میں مرنا

عثمان غنی کی چاہت	فاروق اعظم کی چاہت
ہر صحابی کی چاہت	علی المرتضیٰ کی چاہت
ہر تابعی کی چاہت	بلال حبشی کی چاہت
ہر محدث کی چاہت	ہر تبع تابعی کی چاہت
ہر مفسر کی چاہت	ہر ولی کی چاہت
ہر مفکر کی چاہت	ہر مجدد کی چاہت
ہر مدبر کی چاہت	ہر غوث کی چاہت

ہر مومن کی چاہت ہر صوفی کی چاہت
ہر متقی کی چاہت ہر عاشق کی چاہت
مدینہ میں مرنا

عشق احمد چاہئے جب مدینہ چاہئے
جو انہیں دیکھا کرے وہ چشم بینا چاہئے
تیری میری چاہ زاہد بس اتنا فرق
تجھ کو جنت چاہئے مجھ کو مدینہ چاہئے

ہماری تو آرزو ہے.....

سونا چاندی نہ دولت نہ زر چاہئے
کملی والے کی نگری میں گھر چاہئے
موت آئے مدینے میں جا کر مجھے
اس لئے مجھ کو بھی ایک گھر چاہئے

ہماری تو تمنا ہے.....

جس شہر کے ذروں میں پھولوں کا قرینہ ہے
وہ شہر مدینہ ہے ، وہ شہر مدینہ ہے
جنت میں مجھے لا کر کیوں چھوڑ دیا تو نے
رضوان میری جنت تو گلزارِ مدینہ ہے

مدینہ یاد آیا ہے

مجھے طیبہ میں لے جاؤ مدینہ یاد آیا ہے
 مرے آقا بلواؤ ، مدینہ یاد آیا ہے
 ترے محفل سجاتا ہوں تیرے میں گیت گاتا ہوں
 سر محفل چلے آؤ مدینہ یاد آیا ہے
 میں جیتا روز مرتا ہوں جدائی سہہ نہیں سکتا
 مرے آقا کو بتلاؤ مدینہ یاد آیا ہے
 مری تاریکی دل کا مداوا تیرا آنا ہے
 مرے آقا چلے آؤ مدینہ یاد آیا ہے
 تری فرقت نے مارا ہے تری رحمت سہارا ہے
 قریب مرگ ہوں آؤ مدینہ یاد آیا ہے

طیبہ کی گلی

مری زندگی کا حاصل ترے در کی چاکری ہے
 ترا نام لے کے جینا یہی میری زندگی ہے
 جنت کبھی بھی مانگی نہیں خدا سے
 جسے کہہ رہے ہو جنت طیبہ کی وہ گلی ہے
 سرکار کے گدا کی اللہ رے بے نیازی
 نالاں سکندری سے ٹھوکر یہ خسروی ہے
 طیبہ میں ایک کٹیا جس کو بھی مل گئی ہے
 اس کی نگاہ میں کیا تخت سکندری ہے

بے مثل محبوب

ہمیں اپنا وہ کہتے ہیں محبت ہو تو ایسی ہو
 ہمیں رکھتے ہیں نظروں میں عنایت ہو تو ایسی ہو
 وہ پتھر مارنے والوں کو دیتے ہیں دعا اکثر
 کوئی لاؤ مثال ایسی شرافت ہو تو ایسی ہو
 اشارہ جب وہ فرمائیں تو پتھر بول اُٹھتے ہیں
 نبوت ہو تو ایسی ہو، رسالت ہو تو ایسی ہو
 وہاں مجرم کو ملتی ہیں پناہیں بھی جزائیں بھی
 مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو
 بنا دیتے ہیں سائل کو سکندر وہ زمانے کا
 کریم ہو تو ایسی ہو سخاوت ہو تو ایسی ہو
 نماز عصر کو قربان کر کے ان کی ہستی پر
 علی مولا نے بتلایا عبادت ہو تو ایسی ہو

غور طلب ہے.....

حسین ابن علی نے کربلا میں یہ کیا ثابت
 رہے جاری جو نیزے پر تلاوت ہو تو ایسی ہو

ہمارا ایمان ہے.....

محمد کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے
 اسے میلاد کہتے ہیں ولادت ہو تو ایسی ہو

زمین و آسمان والے بھی آتے ہیں غلامانہ
حقیقت ہے یہی ناصر حکومت ہو تو ایسی ہو

سرکار کی گلی میں

مت پوچھئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا پیا ہے سرکار کی گلی میں
لطف و عطا کی اس پر برسات ہو گئی ہے
جو شخص آگیا ہے سرکار کی گلی میں
ہوتا ہے دل منور تابانیوں سے جس کی
جلوؤں کی وہ فضا ہے سرکار کی گلی ہے
آنے کو آگئے ہیں گھر پر ضرور لیکن
دل اپنا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں
ہر غم کا ہے مداوا آب و ہوا میں اس کی
ہر درد کی دوا ہے سرکار کی گلی میں

باتیں بھی مدینے کی

راتیں بھی مدینے کی، باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات مدینے کی
عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں میں وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی
یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا

کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی
یہ اپنی نگاہوں سے مشابہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے مئے خوار کو پینے کی
ہر سال کے آنے کا اک راز ہے یہ مرزا
سرکار جگاتے ہیں تقدیر کمینے کی

سارا جہاں منور

سرکار کی گلی کا رتبہ تو اس سے پوچھو
دل جس کا جھومتا ہے سرکار کی گلی میں
جلوؤں کو ڈھونڈنے جو گھر سے چلا تھا اپنے
اب خود کو ڈھونڈتا سرکار کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں
جس کی تجلیوں سے ہے سارا جہاں منور
مسرور وہ ضیاء ہے سرکار کی گلی میں

ہماری تو تمنا یہی ہے.....

یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے
سننے کی جو قوت مجھے بخشی ہے خداوند
پھر مسجد نبوی کی اذانیں بھی سنا دے

حوروں کی نہ غلاماں کی نہ جنت کی طلب ہے

مدفن میرا سرکار کی بستی میں بنا دے

مدت سے میں ان ہاتھوں سے کرتا ہوں دعائیں

ان ہاتھوں میں اب جالی سنہری وہ تھما دے

ذرا توجہ سے محفل پاک میں تشریف رکھئے۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ حضور پر

نور صلی اللہ علیہ وسلم اس محفل میں تشریف لا کر ہمارے دلوں کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک
عطا فرما گئے ہیں۔

جسے مل گیا کملی والے کا دامن

اسے دو جہاں کا خزانہ ملا ہے

بھلا باغ جنت کو وہ کیا کرے گا

مدینے میں جس کو ٹھکانہ ملا ہے

کسی کو زمانے کی دولت ملی ہے

کسی کو جہاں کی حکومت ملی ہے

میں اپنے مقدر پہ قربان جاؤں

مجھے یار کا آستانہ ملا ہے

ہم سب کی فقط یہ صدا ہے.....

میری خوش بختی کے آثار نظر آتے ہیں

سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آتے ہیں



قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ قَلِيلٌ رَحُومًا



آدِ مُصْطَفٰی ﷺ

سب تو وڈی شان والا آگیا
اُچے رتے پان والا آگیا
عاصیو! سب شکر دے سجدے کرو
سب نوں سینے لان والا آگیا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ
 الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

سامعین محترم۔ واجب الاحترام برادران اسلام عزیز دوستو۔۔۔ آج کی یہ عظیم الشان و
 فقید المثال محفل پاک آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہ جہ کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ جس میں
 ہم سب شرکت حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر کے اپنے قلوب و اذہان کو منور و معطر
 فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عز و جل اپنے پیارے محبوب کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے اپنی بارگاہ بے نیاز میں قبول و منظور فرما کر ہم
 سب کیلئے ذریعہ نجات اور بلندی درجات کا باعث بنائے، آمین ثم آمین
ذکر خیر النوری صلی اللہ علیہ وسلم:

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ عز و جل نے اس کائنات ارض و سما میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ذکر کو عام کیا اور حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے اللہ خالق کائنات
 کی ہر چیز روشن و منور ہو گئی تو ہر طرف سے صدائیں آرہی تھیں۔
 آئیاں نہیں بہاراں کملی والے آگئے
 پیاں نہیں پکاراں کملی والے آگئے

خوشیاں مناؤ یارو کملی والے آئے ہیں
 جناں لئی اے گلیاں بازار سجائے ہیں
 لکیاں بہاراں کملی والے آگئے
غم کے مارو

خوشیاں مناؤ یارو سرکار آگئے ہیں
 صل علی پکارو سرکار آگئے ہیں
 آقا جہاں میں آئے ہوئے رحمتوں کے سائے
 آجاؤ غم کے مارو سرکار آگئے ہیں
 ماہِ عرب کے آگے کیا تم ٹھہر سکو گے
 چھپ جاؤ چاند تارو سرکار آگئے ہیں
 جن کا نہیں ہے کوئی ان کا ہیں وہ سہارا
 آجاؤ بے سہارو سرکار آگئے ہیں
 سرکار کی ہیں باتیں سرکار کی ہیں نعتیں
 یوں زندگی گزارو سرکار آگئے ہیں
 ضیاءِ زندگی یہی ہے ضیاءِ بندگی یہی ہے
 تن من انہی پہ وارو سرکار آگئے ہیں

حضور اکرم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد پر کائنات ارض و سما کی ہر چیز نے
 خوشی منائی اور ہر طرف سے، بلکہ ہر زبان پکار رہی تھی..... جھوم..... جھوم کر کہو۔

آمنہ کالال..... آگیا

پیکر حسن و جمال..... آگیا

صاحب شرف و کمال..... آگیا

نبی بے مثال..... آگیا

سرور کائنات..... آگیا

فخر کائنات..... آگیا

مخزن کائنات..... آگیا

منشاء کائنات..... آگیا

مقصد کائنات..... آگیا

سید کائنات..... آگیا

منبع کائنات..... آگیا

خلاصہ کائنات..... آگیا

صاحب معجزات..... آگیا

باعث تخلیق کائنات..... آگیا

فخر موجودات..... آگیا

قائد انسانیت..... آگیا

پیکر علم و حکمت..... آگیا

سینے سینے..... سامعین ذی وقار!

امت کا غم خوار..... آگیا..... سید ابرار..... آگیا

احمد مختار..... آگیا..... مدنی تاجدار..... آگیا

خاصہ کردگار..... آگیا..... شافع یوم قرار..... آگیا

حبیب غفار..... آگیا... محبوب رب العالمین..... آگیا
میرے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس کس شان و عظمت کا ذکر
کروں بلکہ وہ تو.....

بدر الدجی بن کرا گیا..... آفتاب ہدیٰ بن کرا گیا
صدر العلیٰ بن کرا گیا..... نور الہدیٰ بن کرا گیا
کہف الوریٰ بن کرا گیا..... صاحب جود و سخا بن کرا گیا
خیر الوریٰ بن کرا گیا..... خواجہ دوسرا بن کرا گیا
بحر جود و سخا بن کرا گیا..... ابر لطف و کرم بن کرا گیا
پیکر و تسلیم و رضا بن کرا گیا..... قبلہ اغنیاء بن کرا گیا
حسن صبر و رضا بن کرا گیا..... ضیاء خوش ادا بن کرا گیا
سرور انبیاء بن کرا گیا..... وجہ تخلیق ارض و سما بن کرا گیا
شمع غار حرا بن کرا گیا..... وجہ لولائت لہما بن کرا گیا
راز دار رب العلیٰ بن کرا گیا..... حبیب ذات کبریا بن کرا گیا

حضرات ذی وقار..... اس محفل میں باذوق احباب شرکت کو سعادت حاصل
فرما رہے ہیں۔ اس محفل پاک میں انوار ہی انوار ہیں۔ سکون ہی سکون، لذت ہی
لذت ہے بلکہ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔ یہ محفل اس محبوب کی محفل ہے جس
کے صدقہ سے یہ ساری کائنات ارض و سما کو تخلیق فرمایا گیا۔

تخلیق کا عنوان ہیں سرکار دو عالم
توحید کا ارمان ہیں سرکار دو عالم

ذات ان کی سراپائے کرم آیہ رحمت
 سرمایہ ایمان ہیں سرکارِ دو عالم
 خاموشی میں اسرار رسالت کے نگہبان
 گفتار میں قرآن ہیں سرکارِ دو عالم
 محشر میں ہر اک سمت سے مایوس دلوں کی
 تسکین کا سامان ہیں سرکارِ دو عالم
 دیکھے تو کوئی عظمت و توقیر بشر کی
 اللہ کا مہمان ہیں سرکارِ دو عالم
 جو اور کسی کو بھی ظہوری نہ ملے گا

وہ رتبہ ذیشان ہیں سرکارِ دو عالم

اس محفل پاک کی رونق میں کتنا جمال ہے کیونکہ یہ محفل اللہ تعالیٰ عزوجل کے
 پیارے محبوب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی محفل ہے۔ اس محفل میں
 جو بھی آتا ہے اس کی تمام.....

حاجات پوری ہو جاتی ہیں..... مشکلات حل ہو جاتی ہیں
 مرادیں پوری ہو جاتی ہیں..... بیماروں کو شفا مل جاتی ہے
 دلوں کو سکون مل جاتا ہے..... آنکھوں کو نور مل جاتا ہے
 مدینہ کی حاضری کا..... ٹکٹ مل جاتا ہے
 مکہ کی حاضری کا..... موقع مل جاتا ہے

پھر ہر طرف سے آواز آتی ہے۔

توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا
ترے نال وس دی بہار سوہنیا
کیونکہ ہمارا تو ایمان ہے۔

کوئی تسکین نہ ملی اور نہ دوا کام آئی
ہر کڑے وقت میں آقا کی ثناء کام آئی
ظلمتوں نے جہاں ماحول کو آلودہ کیا
ذکر رسول سے جو مہکی فضاء کام آئی
اٹھے طوفان کئی بار سفینے ڈوبے
رخ بدلنے کو مدینے کی ہوا کام آئی
سب طبیبوں کی جہاں چارہ گری ختم ہوئی
انکے قدموں کی وہاں خاکِ شفا کام آئی

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے مثل و بے مثال تخلیق فرمایا کیونکہ
تمام انبیاء رسولوں، پیغمبروں میں بلکہ تمام جن و بشر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی
نہیں ہے۔

تمام احباب و ایشان اس محفل پاک میں بڑی توجہ اور انہماک ہے تشریف
رکھیں کیونکہ ہمارے نبی کا

کوئی حشانی نہیں محبوب بنایا ایسا
رب نے سرکار کے پیکر کو سجایا ایسا

مرتبہ ساری خدائی میں بڑا اس کو ملا
 کوئی آئے کبھی اور نہ آیا ایسا
 جو گرے تھے وہ اٹھے دنیا کے سلطان بنے
 مرے آقا نے نگاہوں سے اٹھایا ایسا
 دشمن جان تھے جو ہدم و دم ساز بنے
 میرے سرکار نے پچھڑوں کو ملایا ایسا
 جان لینے کیلئے آئے، گرے قدموں میں
 میرے آقا نے انھیں جلوہ دکھایا ایسا
 والی کون و مکان ہو گئے مہمان ان کے
 ابو ایوب نے گھر کو سجایا ایسا
 ذی وقار سامعین!..... توجہ کریں۔

داد دیتے ہیں سر عرش ملائک سارے
 جشن میلاد غلاموں نے منایا ایسا
 مرجبا کیوں نہ کہیں رحمت عالم کے غلام
 ذکر سرکار ظہوری نے سنایا ایسا

ہم جب کبھی اپنے آقا و مولا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی محفل سجاتے ہیں،
 لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں، ہم ان کے جواب میں کہتے ہیں۔

زمیناں آسماناں ساریاں خوشیاں منائیاں نے
 مرے سرکار آئے رحمتاں وی نال آئیاں نے

بڑی اُمید اے سرکار ایتھے پان گے پھیرا
 اسماں ایسے لئی بازار تے گلیاں سجاٹیاں نے
 جدوں ملیا تے روشن ہو گئی گدڑی حلیمہ دی
 اوہ جھیرا لعل سوہنا مکے وچ چھڈیا سی دایاں نے
 ایہہ سورج، چن، تارے بدلاں اوہلے ہو گئے سارے
 مرے سرکار نے چہرے توں جد زلفاں ہٹائیاں نے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے تذکرہ
 کرتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی.....

صورت وی سوہنی سیرت وی سوہنی
 صدارت وی سوہنی شجاعت وی سوہنی
 شرافت وی سوہنی طہارت وی سوہنی
 نفاست وی سوہنی سخاوت وی سوہنی
 بصیرت وی سوہنی دیانت وی سوہنی
 خلوت وی سوہنی جلوت وی سوہنی
 عبادت وی سوہنی ریاضت وی سوہنی
 طریقت وی سوہنی شریعت وی سوہنی
 ذات وی سوہنی صفات وی سوہنی

سامعین ذی وقار..... آپ ﷺ کی

نبوت وی سوہنی رسالت وی سوہنی

الغرض.....

رب آپ بنایا اے دلدار بڑا سوہنا
 نالے خود فرمایا اے مرا یار بڑا سوہنا
 دن سارے سوہنے نہیں جھڑے رب نے بنائے نہیں
 جھڑے وار نبی آیا اوہ وار بڑا سوہنا
 دشمن نوں دعا دیوے ڈگیاں نوں اٹھا دیوے
 اسلام دے بانی دا کردار بڑا سوہنا
 سرکار دے موٹیاں تے شبیر پیا کھیڈے
 اوہ سواری بڑی سوہنی اوہ سوار بڑا سوہنا
 یہ محفل تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی باتیں کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے کیونکہ
 اوہدی بولی رب دی بولی اے گفتار دیاں کیا باتاں نہیں
 مخلوق خدا دی اک پاسے سرکار دیاں کیا باتاں نہیں
 چہرہ نوری ماشاء اللہ جو دیکھے ہووے دل تھیں فدا
 محبوب دے سوہنے مکھڑے دے انوار دیاں کیا باتاں نہیں
 صدیق و عمر عثمان و غنی زہرا حسنین تے مولا علی
 میرے مدنی ماہی دے سوہنے گھریاں دیاں کیا باتاں نہیں
 سدرہ توں براق آگیا رف رف وی راہواں وچ رہیا
 محبوب خدا عرشاں تے گیا رفتار دیاں کیا باتاں نہیں
 ایک اور شاعر کہتا ہے.....

سہانی رات ہے آؤ شمسِ انصحا کی بات کرو
ستارو آؤ رُخِ مصطفیٰ کی بات کرو
نکیرو بعد میں کوئی دوسرا سوال کرو
خدا را پہلے مرے مصطفیٰ کی بات کرو

سامعینِ ذی وقار..... ہمیں چاہئے پھر ہر وقت اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حسن و جمال کی باتیں کریں..... خدو خال کی باتیں کریں

آمنہ کے لال کی باتیں کریں..... پیکرِ حسنِ جمال کی باتیں کریں

صاحبِ شرف و کمال کی باتیں کریں..... نبی بے مثال کی باتیں کریں

سنیے سنیے..... پیارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

میلا د کی باتیں کریں..... معراج کی باتیں کریں

آقا کے کمال کی باتیں کریں..... وحی کی باتیں کریں

غارِ حرا کی باتیں کریں..... جبلِ احد کی باتیں کریں

اصحاب کی باتیں کریں..... اہل بیت کی باتیں کریں

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرنے والو..... ذرا غور سے سنو اور

محبت کے دیئے جلاؤ

نبی کی اُلفت کے گیت گائو

گلی گلی میں کرو اُجالا

حضور کی محفلیں سجاؤ

وہ سب کے صدے اٹھانے والا
 وہ لاج سب کی نبھانے والا
 اسی کی یادوں سے لو لگاؤ
 اسی کی باتیں سنو سناؤ
 کدورتوں کو نہ دیکھو سنے
 اٹھو کہ بن جائیں غیر اپنے
 جو گر رہے ہیں انہیں اٹھاؤ
 اٹھا کے اپنے گلے لگاؤ

حضرات ذی وقار..... جن کو اپنے مدنی محبوب ﷺ سے محبت ہے وہ ذرا جھوم
 کر باواز بلند کہو۔

سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ

سامعین محترم..... یہ محفل پاک حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ
 کے ذکر پاک کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ جس میں ہم سب شرکت کی سعادت
 حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہماری محفل میں تو

یا ذکر خدا ہوتا ہے یا ذکر مصطفیٰ ہوتا ہے
 یا ذکر ربوبیت ہوتا ہے یا ذکر نبوت ہوتا ہے
 یا ذکر الوہیت ہوتا ہے یا ذکر رسالت ہوتا ہے
 یا ذکر الہی ہوتا ہے یا ذکر آمد مصطفیٰ ہوتا ہے

الغرض..... سامعین ذی وقار..... آج کی محفل میں ہی نہیں بلکہ..... ہماری ہر

ہر محفل میں..... کیا کیا ہوتا ہے۔

آئیے ذرا.....

محبت سے..... عقیدت سے

آلفت سے..... پریت سے

نسبت سے..... عزت سے

عظمت سے..... رفعت سے

ہاں ہاں ذوق سے..... شوق سے

خلوص سے..... سنو!!!

ذرا غور کرو کہ ہم اہل سنت کی محافل میں کس کس کا ذکر ہوتا ہے۔

ہماری محفلوں میں..... اللہ کی شان کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... رحمن کی برکات کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... رحیم کی عظمت کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... کریم کے کرم کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... علیم کے علم کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... مالک کی بادشاہی کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... قدوس کی پاکیزگی کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... خالق کی خالقیت کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... غفار کی بخشش کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... وہاب کی عطا کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... قہار کی سزا کا ذکر ہوتا ہے

ہماری محفلوں میں..... باسط کی کشادگی کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... رافع کی بلندی کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... معز کی عزت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... سمیع کی سماعت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... عادل کے انصاف کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... عظیم کی بزرگی کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... علی کی بلندی کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... حسیب کی کفایت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... واسع کی وسعت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... حکیم کی حکمت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... ودود کی محبت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... مجیب کی قبولیت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... قادر کی قدرت کا ذکر ہوتا ہے
 ہماری محفلوں میں..... واحد کی احدیت کا ذکر ہوتا ہے

ذرا محبت سے باواز تمام احباب ذیشان بولیں۔

سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ.....

بات ہو رہی تھی اہل سنت کی محافل کی تو ہماری محفلوں میں جہاں اللہ کی توحید کا ذکر ہوتا ہے۔ وہاں محبوب کی نبوت و رسالت کے حسن و جمال کا ذکر ہوتا ہے، وہاں کیا کیا ہوتا ہے۔ آئیے ذرا دلوں کے درپچوں کو کھول کر غور سے سنو ہماری محافل کا تذکرہ ہماری محافل میں..... نبی کی ولادت کا تذکرہ

ہماری محافل میں نبی کی صورت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی صداقت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی سیرت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی عدالت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی سخاوت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی شجاعت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی سخاوت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی بصیرت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی شرافت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی طہارت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی بصارت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی صدارت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی قیادت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی امانت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی امامت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی محبت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی عقیدت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی نبوت کا تذکرہ
 ہماری محافل میں نبی کی رسالت کا تذکرہ

ارے ہماری محافل پر اعتراض کرنے والو اور سیاہ دلوں سے نہیں بلکہ روشن دلوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن ذرا سوچ اور دیکھ کہ کیا ہماری محافل میں جو ہوتا ہے وہ قرآن و حدیث کے مطابق نہیں۔ الحمد للہ ہماری محافل میں جو ہوتا ہے وہ تو صحابہ کرام کی محافل میں بھی ہوتا تھا۔

سنو..... پھر حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان..... ذِکْرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِکْرُ الصَّالِحِينَ كَفَّارَةٌ۔

ذکر انبیاء عبادت ہے اور ذکر صالحین کفارہ (سیئات) ہے۔ (فتح الکبیر ج ۲ ص ۲۰) معلوم ہوا..... انبیاء اور اولیاء کا ذکر عبادت اور گناہوں کا کفارہ ہے تو حضور سید الانبیاء والمرسلین حبیب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کس درجہ کی عبادت اور کس قدر باعث رحمت و برکت اور کفارہ سیئات ہوگا۔

ہماری محفلوں میں حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا عبادت ہے تو پھر ہماری میلاد کی محفل ہو یا معراج کی محفل ہم اس میں

محبوب کے کردار کا ذکر..... محبوب کے افکار کا ذکر

محبوب کے ایثار کا ذکر..... محبوب کے انوار کا ذکر

محبوب کے پیار کا ذکر..... محبوب کے معیار کا ذکر

محبوب کی گفتار کا ذکر..... محبوب کے اخلاق کا ذکر

محبوب کے اصحاب کا ذکر..... محبوب کی آل کا ذکر

محبوب کی ازواج کا ذکر..... محبوب کے اعمال کا ذکر

کرنا ہمارے لئے عبادت ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک باعث رحمت و برکت، سرمایہ ایمان اور تسکین دل و جان ہے۔



وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یا رسول اللہ کا نفرین



میری برباد بستی کو بسادو یا رسول اللہ
کنارے پر میری کشتی کو لگا دو یا رسول اللہ
میرے تاریک دل پر نور کی برسات ہو جائے
مرے قلب سیہ کو جگمگا دو یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ

علماء کرام و مشائخ عظام، غلامان رسول، حاضرین و ناظرین آج کی یہ عظیم
الشان اور فقیہ المِثال تاریخی یارِ رسول اللہ کانفرنس جس میں ہم سب شرکت کی
سعادت حاصل کر کے اپنی زندگی کے لمحہ لمحہ کو منور و معطر فرما کر اپنی بخشش اور نجات کا
باعث بنا رہے ہیں۔

حضرات ذی وقار..... ہم سب بڑے خوش نصیب اور خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے اس محفل میں شرکت کرنے کی
توفیق عطا فرمائی اور لائق صدا افتخار ہیں وہ عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے
اس محفل پاک کو منعقد فرما کر اللہ تعالیٰ عز و جل کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ بے نیاز
میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عز و جل اپنے محبوب نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے اس محفل کو اپنی بارگاہ بے نیاز میں شرف قبولیت عطا فرما کر ہم
سب کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔ کیونکہ ان کے ذکر کی محفل سجانا اور مشکل کے وقت بارگاہ
رسالت میں مدد کیلئے پکارنا..... یہ شیوا ہے مسلمانوں کا اسی لئے تو ہم کہتے ہیں۔

ان کے دربار پہ جو لوگ صدا کرتے ہیں
 ہر مصیبت سے وہ محفوظ رہا کرتے ہیں
 جھوم اٹھتی ہے سر عرش خدا کی رحمت
 جب گنہ گار کی خاطر وہ دعا کرتے ہیں
 مرے آقا کو مدینے میں نہ محدود کرو
 آپ خدام کے سینوں میں رہا کرتے ہیں
 ذکر سرکار میں ذکر خدا ہے واللہ
 اسی لئے ہم تو محمد ﷺ کی ثنا کرتے ہیں

غور طلب ہے.....

اپنی چادر کو بچھا دیتے ہیں غیروں کیلئے
 جان کے دشمن کا بھی وہ ایسے بھلا کرتے ہیں

سامعین ذی وقار.....
 ہمارا تو عقیدہ ہے کہ ہمیں جب بھی کوئی مشکل یا مصیبت آجائے تو ہم اپنے آقا و
 مولا کو جو.....

مختار کل ہے..... ختم رسل ہے
 عقل کل ہے..... دانائے سبل ہے
 شمع سبل ہے..... دلیل سبل ہے
 مولائے کل ہے..... مرکز دیدار کل ہے
 قافلہ سالار کل ہے..... منبع انوار کل ہے

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو پکارتے ہیں وہ کرم فرماتے ہیں ہمارا ہر بگڑا کام سنو

جاتا ہے۔

حضرات ذی وقار..... سالانہ عظیم الشان فقید الممال کا نفرنس کا آغاز اللہ تعالیٰ عزوجل کے پا برکت نام سے ہونے والا ہے کیونکہ یہ نام بڑا ہی برکت والا ہے۔ میں آپ سب کے سامنے اللہ خالق کائنات جل جلالہ کے اسماء الحسنیٰ کا ذکر کروں گا آپ سب مل کر با آواز بلند سبحان اللہ کہیے وہ تو

رحمن بھی ہے..... سبحان اللہ..... ذرا زور سے بولو

رحیم بھی ہے..... سبحان اللہ

کریم بھی ہے..... سبحان اللہ

عزیز بھی ہے..... سبحان اللہ

حکیم بھی ہے..... سبحان اللہ

وہاب بھی ہے..... سبحان اللہ

رزاق بھی ہے..... سبحان اللہ

فتاح بھی ہے..... سبحان اللہ

وکیل بھی ہے..... سبحان اللہ

عظیم بھی ہے..... سبحان اللہ

علیم بھی ہے..... سبحان اللہ

رقیب بھی ہے..... سبحان اللہ

محبیب بھی ہے..... سبحان اللہ

الغرض..... اللہ تعالیٰ عزوجل کے بے شمار اسماء ہیں ان کا جتنا بھی زیادہ ذکر کرو باعث برکت ہی برکت ہے۔ مگر جہاں ذکر خدا ہو وہاں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو کیونکہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کوئی ذکر قبول نہیں ہوتا۔

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اسی لئے ہمیں اللہ کے ذکر کے ساتھ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کرنا چاہئے
کیونکہ وہ اللہ ہے یہ حبیب اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ حبیب اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ صفت اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ رحمۃ اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ حجۃ اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ خلیل اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ رسول اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ نبی اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ نور اللہ ہے

وہ اللہ سے یہ نعمت اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ خیر خلق اللہ ہے

وہ اللہ ہے یہ خلیفۃ اللہ ہے

تاؤ طوفاں کے دھاروں کو بنایا میں نے

بستر آگ کے شعلوں پہ بچھایا میں نے

دیکھ کر مجھ کو فرشتوں نے کئے سجدے

دل کو جب نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سجایا میں نے



وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ



قرآن مجید اور نعتِ مصطفیٰ

تیری محفل سجاتا ہوں تیرے میں گیت گاتا ہوں
سر محفل چلے آؤ مدینہ یاد آیا ہے
میں جیتا روز مerta ہوں جدائی سہہ نہیں سکتا
مرے آقا کو بتلاؤ مدینہ یاد آیا ہے



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
الْبَيْتُ أَوَّلِيَّ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْفَسِيرِ

پُر نور سرور کائنات فخر کائنات، منبع کائنات، عظمت کائنات، عزت کائنات، رفعت کائنات، حسن کائنات، مقصد کائنات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کی عظیم الشان اور فقیہ المثل محفل حسن قرأت و نعت منعقد کی گئی ہے۔ جس میں ہم سب حاضر ہیں۔ تمام احباب ذیشان اور مہمانان گرامی قدر، ملک کے مشہور و معروف نعت خواں حضرات کو اس محفل میں شرکت کرنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جن احباب نے یہ پرگرام سجاایا۔ ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہ احباب جنہوں نے اس محفل پاک میں شرکت فرما کر اس محفل کی رونق کو دو بالا کیا۔ ان کو بھی خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔

سامعین محترم..... اس محفل میں تمام احباب بڑے ادب سے اور احترام سے تشریف رکھیں کیونکہ اس محفل میں جتنا زیادہ ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں گے اس پر خالق کائنات کی طرف سے اتنی ہی زیادہ رحمتوں کی بارش ہوگی۔

دلوں کے گلشن مہک رہے ہیں یہ کیف کیوں آج آرہا ہے

کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے حضور تشریف لا رہے ہیں

نوازشوں پر نوازشیں ہیں عنایتوں پر عنایتیں ہیں
 نبی کی نعتیں سنا سنا کر ہم اپنی قسمت جگا رہے ہیں
 کہیں پہ رونق ہے میکشوں کی کہیں پہ محفل ہے دل جلوں کی
 وہ کتنے خوش بخت ہیں جو اپنے نبی کی محفل سجا رہے ہیں

کیونکہ.....

محبوب کی محفل کو محبوب ہی سجاتے ہیں
 آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلا تے ہیں
 وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
 جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں
 مے خوارو ذرا جانا میخانہ سرور میں
 وہ جام کرم اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں
 آقا کی شاخوانی در اصل عبادت
 ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں
 کتنے خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس محفل کا انتظام کیا، ذرا توجہ فرمائیں۔
 میری سرکار مرے گھر کو سجانے آئیں
 دل کی دنیا میں وہ انوار لٹانے آئیں
 جو خزاں دار روتا ہے اک جھونکے کو
 اسکی جانب بھی بہاریوں کے زمانے آئیں

شدت پیاس ہے اک بوسہ پاکی جن کو
ایسے پیاسوں کو بھی دیدار کرانے آئیں
تابِ فرقت بھی قیامت ہے مجھے وصل کر
بعد وہ مرے گھر سے نہ جانے کے بہانے آئیں

قرآن مجید ”الحمد“ کی ”الف“ سے لیکر ”والناس“ کی س تک حضور پر نور ﷺ کی
نعت ہے بلکہ حضور ﷺ کی ولادت سے لیکر وصال تک کے معاملات کا بیان ہے۔

قرآن کریم محبوب کے حسن و جمال کا پیغام

قرآن کریم محبوب کے خدو خال کا پیغام

قرآن کریم محبوب کے رحمت و برکت کا پیغام

قرآن کریم محبوب کی صداقت و عدالت کا پیغام

قرآن کریم محبوب کے سخاوت و شجاعت کا پیغام

قرآن کریم محبوب کی محبت و مودت کا پیغام

قرآن کریم محبوب کی شرافت و طہارت کا پیغام

قرآن کریم محبوب کے اخلاق و کردار کا نام

قرآن کریم محبوب کے افکار و معیار کا نام

قرآن کریم محبوب کے پیار و وقار کا نام

قرآن کریم محبوب کی شفقت و عظمت کا نام

قرآن کریم محبوب کی بصیرت و بصارت کا نام

قرآن کریم محبوب کی عبادت و ریاضت کا نام

قرآن کریم محبوب کی امامت و خطابت کا نام

قرآن کریم محبوب کی خلوت و جلوت کا نام

قرآن کریم محبوب کی نبوت و رسالت کا نام

قرآن کریم محبوب کی ذات و بات کا نام

قرآن کریم محبوب کے پیغام و انعام کا نام

قرآن کریم محبوب کی اطاعت و قناعت کا نام

قرآن کریم محبوب کے میلاد و معراج کا نام

الغرض سامعین ذی وقار قرآن کریم محبوب کریم رؤف رحیم احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و کمالات کا پیغام لیکر آیا ہے۔

حضرت عارف باللہ میاں محمد بخش کھڑی شریف نے یوں ترجمانی فرمائی ہے۔

زیراں زبراں شداں مداں شان تری وچہ آئیاں

بے خبراں نوں خبر نہ کوئی خاصاں رمزاں پایاں

مولا کا نظارہ

دھیوں کا سہارا تیری گلی

بے یاروں کا یارا تیری گلی

بے چاروں کا چارا تیری گلی

سکھ چین ہمارا تیری گلی

منکوں کا گزارا تیری گلی

رحمت کا اشارہ تیری گلی

ہر آنکھ کا تارا تیری گلی
 مولا کا نظارا تیری گلی
 محبوب کا لشکارا تیری گلی
 بخشش کا اشارہ تیری گلی میں

کیونکہ ہم تو

اُن سے دل کا قرار لیتے ہیں دل میں طیبہ اتار لیتے ہیں
 ان کی محفل سجا کے ہم صائم اپنی قسمت سنوار لیتے ہیں
 سامعین کرام! قسمت کیسے سنورتی ہے، محفل نعت میں حضور ﷺ کی رحمتوں کا نزول
 ہوتا ہے۔ سامعین پر باران رحمت برس رہی ہوتی ہے بلکہ ہر مومن کے ساتھ رحمت
 ہوتی ہے۔ اس لئے

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
 ہر مصیبت کو مات ہوتی ہے
 ان کی پڑھتا ہوں نعت جب صائم
 ان کی رحمت بھی ساتھ ہوتی ہے

سامعین ذی وقار! حضور اکرم، نور مجسم، شفیع معظم، نیر اعظم، رسول محتشم، پیغمبر اسلام
 روح ایمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کیلئے سجائی گئی محفل نعت میں کیا
 کیا رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

سامعین کرام! رحمتوں کا سبب ہے محفل نعت
 برکتوں کا سبب ہے محفل نعت
 عظمتوں کا سبب ہے محفل نعت

رفعتوں کا سبب ہے محفل نعت
 بخششوں کا سبب ہے محفل نعت
 عنایتوں کا سبب ہے محفل نعت
 مغفرت کا سبب ہے محفل نعت
 تجلیات کا سبب ہے محفل نعت

الغرض اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پیارے محبوب، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خود
 تشریف لاتی ہے محفل نعت میں۔ شاعر اہل سنت عاشق مدینہ علامہ صائم چشتی
 رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

آج میرے حضور آئیں گے
 بن کے آنکھوں کا نور آئیں گے
 دل کے دامن کو کھول لو صائم
 میرے آقا ضرور آئیں گے

اللہ تعالیٰ علامہ صائم چشتی کی قبر پر رحمتوں کی بارش کا نزول فرمائیں جس نے فنا
 فی الرسول کا مقام حاصل کیا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت
 بیان فرمائی۔ آپ اس طرح نعت پڑھتے ہیں جیسے سامنے حضور کی ذات ہوتی ہے۔

جب یاد حضور ہوتی ہے
 اُن کی آمد ضرور ہوتی ہے
 جس میں باتیں ہوں نور کی صائم
 ساری محفل وہ نور ہوتی ہے

إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لَسِحْرًا



اندازِ نقابت

مَحْمَدٌ وَتُصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ عما نوالہ کی حمد و ثنا اور تعریف و توصیف کی مستحق وہ ذات جس نے اس کائنات ارض و سما کی تخلیق فرمائی اور ہم پر سب سے بڑا احسان فرمایا۔ کہ ہمیں اپنے محبوب کریم رسول عظیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ ہم سب اس احسان عظیم اور احسان کبیر پر اللہ تعالیٰ عز و جل کا کہاں تک شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔

اس عظیم الشان محفل کو منعقد کرنے والوں اور معاونین و محسنین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس پر فتن دور میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں حسن مصطفیٰ کے تذکرہ کیلئے یہ محفل منعقد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جل تمام احباب کو دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آج کی پروقار و نورالانوار محفل پاک کا آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کتابوں کی سردار قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت سے ہوگا۔ جس کی تلاوت کیلئے دنیائے اسلام کے مشہور و معروف قاری زینت القراء، نجم القراء جناب قاری کرامت علی

نہی صاحب۔ اس سے پہلے کہ قاری صاحب تشریف لائیں کچھ صفات قرآنی سماعت فرمائیں تاکہ تلاوت قرآن سننے کا ذوق پیدا ہو جائے۔

قرآن کریم حق والوں کیلئے اظہار ہے
 قرآن کریم آسمانی کتابوں کی سردار ہے
 قرآن کریم آسمانی کتابوں کی تاجدار ہے
 قرآن کریم میں بیماروں کیلئے شفاء ہے
 قرآن کریم میں گناہگاروں کیلئے شفاعت ہے
 قرآن کریم میں سیاہکاروں کیلئے نجات ہے
 قرآن کریم میں مصطفیٰ کی صفات کا بیان ہے
 قرآن کریم میں مومن کی زندگی کیلئے ہدایت ہے
 الغرض قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت سے دل پُر نور ہوتا ہے۔

خوشیوں کی پیامی ہے ہر رات مدینے کی
 تسکین کا سامان ہے ہر بات مدینے کی
 مہکی ہوئی شامیں ہوں یا پھتے دن ہوں
 رحمت سے الگ کیا ہے سوغات مدینے کی
 ذرا توجہ کیجئے ہمارا تو ایمان ہے کہ ہمیں موت آئے تو مدینے کی گلی ہو۔ عاشقوں کی
 صدا ہے کہ

میں عشق رسول خدا مانگتا ہوں
 حبیب خدا کی رضا مانگتا ہوں
 مدینے میں جا کر مر جائے صابر

میرے اللہ بس یہ دعا مانگتا ہوں

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے پیار محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی گلیوں کی قسمیں کھائی۔ مجھے اس شہر کی قسم کہ..... اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم اس شہر میں چلتے ہوئے نظر آتے ہو۔

یہ تو نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے قسم کی وجہ فقط نسبت مصطفیٰ ہے ورنہ وہاں تو اور بہت سے عظمتوں سے پر انوار مقامات ہیں لیکن اللہ کریم نے قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں مقام ابراہیم ہے۔

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں آب زم زم ہے

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں صفا و مروہ ہے

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں انبیاء کے مزارات ہیں

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں پر نالہ رحمت ہے

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں بیت اللہ ہے

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں حجر اسود ہے

قسم اس لئے نہیں کھائی..... کہ وہاں لوگ حج کرتے ہیں

الغرض..... اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت جوش میں آئی کہ کائنات ارض و سموات کے مکیں میں نے اس شہر مکہ المکرمہ کی قسم فقط اس لئے کھائی کہ اس شہر کی گلیوں میں مجھے میرا محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہمیں تو ہر طرف.....

اظہار ہیں قدرت کے انوار مدینے میں
 لگتا ہے محبت کا بازار مدینے میں
 کیسے وحدت کے بھی کھلتے ہیں گلزار مدینے میں
 کیسا ہے الہی وہ دربار مدینے میں

حضرت بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کو وجد آیا وہ بولے۔

مرا دل اور میری جان مدینے والے
 تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
 باعث ارض و سما صاحب لولاک لما
 عین حق صورت انسان مدینے والے
 بھردے بھردے مرے داتا میری جھولی بھردے
 اب نہ رکھ بے سر سامان مدینے والے
 کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
 اللہ اللہ رے تیری شان مدینے والے
 آڑے آتی ہے تیری ذات ہر اک دکھیا کے
 میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
 پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
 پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء اور آقائے دو عالم

فخر دو عالم صاحب شرف و کمال

برکت کائنات..... رفعت کائنات

عزت کائنات..... عظمت کائنات

راحت کائنات..... حیات کائنات

جمال کائنات..... نجات کائنات

حسن کائنات..... بلکہ اصل کائنات

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کی یہ عظیم الشان فقید المثل اسلامک سنٹر جامعہ تعلیم القرآن للبنات گوجرانوالہ کی افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے، جس کی صدارت محترمہ..... فرما رہی ہیں اور مہمان خصوصی کی مسند پر ہمارے علاقہ کی مشہور و معروف عالمہ فاضلہ معلمہ نصرت اشرف مجددی قادری تشریف فرما ہیں۔ ہم تمام خواتین کو اس پروگرام میں شرکت پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ میں ان تمام خواتین اسلام کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور تمام خواتین کیلئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے تمام خواتین کی مشکلات آسان فرما کر دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔ مل کر کہہ دو آمین ثم آمین

اس محفل پاک کا آغاز اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی لاریب کتاب قرآن مجید و فرقان حمید سے جامعہ طہا کی طلبہ..... تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔

الغرض..... تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کرنے کیلئے دعوت دے رہی ہوں اسی ادارہ کی خوبصورت آواز کی مالکہ۔ نورانی آواز، وجدانی لہجہ، حیا کی پیکر، قرآنی

لہجہ، خلوص سے سرشار..... اس چھوٹی سی عمر میں بھی ہر وقت ان کی زبان ذکر رسول
ﷺ سے تر رہتی ہے۔ میری مراد حضور کی دیوانی طیبہ بتول مجددی ہے۔ میں ان
سے گزارش کر رہی ہوں کہ اسٹیج پر تشریف لا کر ہمارے دلوں کو نعت رسول مقبول
ﷺ سے منور و معطر فرمائیں۔

خواتین اسلام! نعروں کی گونج میں استقبال کیجئے۔

نبی کی یاد میں محفل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے
یہ نعرہ یا رسول اللہ لگانا ہم نہ چھوڑیں گے
کہو تو چھوڑ دیں گے ہم جہاں کی محفلیں ساری
مگر میلاد محفل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے
پکارا جب بھی مشکل میں سہارا مل گیا ان کا
وہ سنتے ہیں وہ آتے ہیں بلانا ہم نہ چھوڑیں گے
کہو یہ جلنے والوں سے مرو گے یونہی جل جل کر
یہ درودوں کی بجلیاں تم پر گرانا ہم نہ چھوڑیں گے
علی ہے اسم اعظم کی یہ دولت غوث کا صدقہ
یہ جشن گیارہویں ان کا منانا ہم نہ چھوڑیں گے
کریں گے ذکر سے آباد دلوں کی بستیاں علوی
جبین شوق کے سجدے لٹانا ہم نہ چھوڑیں گے

حضور نبی کریم رؤف رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی محافل میں ہر کار کی باتیں کرنا

باتیں سننا بخشش اور نجات کا ذریعہ ہے۔ مگر شاعر کا انداز

خدا کی اور خدا کے نبی کی بات کرو
 سکون روح کی زندہ دلی کی بات کرو
 انہی کے ذکر سے چمکی ہے زندگی اپنی
 اسی چمک کی اسی روشنی کی بات کرو
 گنہگار ہوں امیدوار بخشش ہوں
 شفیع روز قیامت کی کوئی بات کرو
 حبیب باری بنالیں گے تم کو بھی محبوب
 حسن، حسین، بتول و علی کی بات کرو
 یہی سے رستہ ملے گا خدا کے در کا ریاض
 درِ رسول سے وابستگی کی بات کرو

کتنا روح پرور منظر ہے اور کتنی خوبصورت آواز اور نورانی انداز میں اور اپنی مسحور کن آواز میں طیبہ بتول ذکر رسول سے ہمارے قلوب و اذہان کو پُر نور بنا رہی تھیں۔ مجھ ناچیز کی خالق کائنات کی بارگاہ بے نیاز میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہر گھر میں ہماری بیٹیوں کو اسی طرح اپنی زبان کو ذکر رسول اور نعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پُر نور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم خواتین اسلام! آج کی پُر نور اور پُر وقار محفل پاک اپنے عروج کی طرف گامزن ہے، معزز و محترم خواتین قافلہ در قافلہ شرکت کر رہی ہیں۔ میں تمام معزز و محترم خواتین معلمات، طالبات کو اپنی اور اسلامک سنٹر کی انتظامیہ اور طالبات کی طرف سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتی ہوں۔

قلندر لاہوری کی زبان سے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

کسی نے جمال مصطفیٰ ﷺ کی تصویر یوں کھینچی ہے۔

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے

گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے

سوچتی ہوگی یہ دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر

وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

کیونکہ مصور پُر نور ﷺ کی صورت و سیرت کا ذکر تو قرآن پاک کے پارہ پارہ میں موجود

ہے بلکہ قرآن پاک کی ابتداء سے لیکر آخر تک۔ الحمد للہ کی الف سے لیکر والناس کی س

تک سارے کا سارا قرآن پاک آقائے دو عالم ﷺ کا بیان ہے۔

ذرا توجہ کریں اور الفاظ پر غور کریں۔

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی ولادت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی سخاوت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی عدالت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی شجاعت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی بصیرت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی شرافت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی طہارت کا ذکر

قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی لطافت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی دیانت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی عبادت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی ریاضت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی خلوت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی جلوت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی شریعت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی امت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی طریقت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی نبوت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی رسالت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کے مزاج کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کے میلاد کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کے معراج کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کی نعت کا ذکر
 قرآن کے اوراق پہ..... حضور کے اوصاف کا ذکر

آپ محترمہ قاریہ صاحبہ کی پُر نور آواز میں تلاوت قرآن مجید کو سماعت فرما رہی تھیں۔
 یہ آیات مبارکہ کا نورانی گلدستہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات و بیانات کی برکت و نسبت سے
 ہم سب کے سینوں کو قرآن کے نور سے منور و معطر فرمائے۔ آمین ثم آمین

خواتین اسلام! آپ محفل پاک میں تلاوت قرآن مجید سے مستفید رہی تھیں کیا.....
نورانی.... وجدانی..... ایمانی..... کیفیات اور کتنا حسین منظر تھا۔ ایسے محسوس ہو
 رہا تھا جیسے آسمانوں سے نور کی بارش ہو رہی تھی اور ہم سب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی چادر
 رحمت میں چھپی ہوئیں تھیں اور غیب سے بار بار ندا آرہی تھی۔ اے قرآن کی تلاوت سن
 کر آنکھوں کو پرہیز کرنے والو تمہیں تلاوت قرآن مجید اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی رفعتوں کے صدقے بخشش کا پروانہ عطا فرمادیا۔

الغرض..... اب آپ کے سامنے نعت رسول مقبول ﷺ کو پیش کرنے کیلئے تشریف
 لا رہی ہیں۔ پاکستان کی مشہور و معروف نعت خواں..... انداز پُر نور... آواز پُر نور.....
 الفاظ پُر نور..... محفل پُر نور..... وقت پُر نور... پُر نور نعرہ کی گونج میں استقبال کیجئے۔
 ہمارا تو عقیدہ ہے.....

سوئے دے دردے ذرے بدر و ہلال بن گئے
 قدماں نوں چمکے روڑے ہیرے تلے لعل بن گئے
 جہاں تے پیاں نظراں رب دے حبیب دیاں
 مدنی کریم دیاں جگ دے طیب دیاں
 حضرت اولیں بن گئے حضرت بلال بن گئے
 قدموں نوں چمکے روڑے ہیرے تلے لعل بن گئے

سلسلہ نعت کے بعد اب الحمد للہ اس پُر نور محفل پاک میں سلسلہ خطابت کا آغاز کر رہی
 ہوں۔ اس محفل میں جہاں اور بھی خطابات ہوں گے وہاں خصوصی خطاب پرپہل
 اسلامک سنٹر جامعہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ محترمہ، معلمہ، عالمہ، حافظہ، قاریہ، مکرّمہ ریحانہ

کوثر مجددی صاحبہ کا، میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ اسٹیج پر رونق افروز ہوں اور اپنے نورانی ایمانی وجدانی خطاب سے ہمارے دلوں کو پر نور فرمائیں۔ اس سے قبل کہ آپ کا خطاب شروع ہو..... ذرا توجہ فرمائیں۔ خطاب میں کیا ہونا چاہئے..... تو سنیے..... خطاب میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی توحید کا ذکر اور حضور نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت کا تذکرہ ہوتا ہے یا یوں کہہ لیجئے خطاب میں...

اللہ کی توحید کا ذکر ہوتا ہے

اللہ کی ربوبیت کا ذکر ہوتا ہے

اللہ کی خالقیت کا ذکر ہوتا ہے

اللہ کی الوہیت کا ذکر ہوتا ہے

بلکہ اللہ کی ذات و صفات کا ذکر ہوتا ہے

سنیے سنیے..... خطاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی.....

ولادت کا ذکر..... بعثت کا ذکر

صورت کا ذکر..... سیرت کا ذکر

حسن کا ذکر..... جمال کا ذکر

میلاد کا ذکر..... معراج کا ذکر

شرافت کا ذکر..... طہارت کا ذکر

نبوت کا ذکر..... رسالت کا ذکر

سنت کا ذکر..... نسبت کا ذکر

تلاوت کا ذکر..... عبادت کا ذکر

ریاضت کا ذکر..... دیانت کا ذکر
 صداقت کا ذکر..... بصیرت کا ذکر
 ہاں ہاں... کردار کا ذکر..... افکار کا ذکر
 پیار کا ذکر..... معیار کا ذکر
 خلوت کا ذکر..... جلوت کا ذکر
 سخاوت کا ذکر..... شجاعت کا ذکر

ہوتا ہے لیکن یہ تمام اذکار کتاب و سنت اور احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ و اولیاء اللہ سے مزین ہوں تو خطاب پر نور بلکہ نور علی نور ہوتے ہیں اور ایسے خطابات محفل کو کامیاب اور کامران کر دیتے ہیں۔

کڈا سوہنا رب نے سوہنے نوں بنایا
 تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے
 سوہنے ورگا نہ سوہنا کوئی آیا
 تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے
 سوہنے دی والفجر پیشانی
 حسن اوہدے دانہ کوئی ثانی
 رب ریںجاں نال سوہنے نوں بنایا
 تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے
 مکھڑے تے یاسین دا سہرا
 ویکھ کے اوہدا نوری چہرہ

چن ٹٹ کے سی قدماں وچ آیا
تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے
ہر دُکھے دا درد وٹھایا
ڈگیاں نوں سرکار اٹھایا
جد جہشی بلال نوں سینے نال لایا
تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے
یوسف ورگے ہوکے بردے
سوہنے دا اوہ پانی بھر دے
جدوں مکھڑے توں پردہ ہٹایا
تے سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے

ماشاء اللہ.... روح پرور منظر ہے باذوق خواتین محبت و عقیدت سے محفل پاک
میں تشریف فرما ہیں۔ ہر چہرہ خوشی سے جھوم رہا ہے۔ ہر آنکھ پُر نغم ہے۔ ہر اک کی
زبان ذکر الہی اور ذکر رسول ﷺ سے تر ہے اور دلوں کو معرفت کا نور مل رہا ہے۔
ایسے لگتا ہے کہ.....

جنت کے نظارے ہوتے ہیں سرکار تمہارے کوچے میں
عشاق تمہارے کرتے ہیں دیدار تمہارے کوچے میں
غانفل کو بنایا جاتا ہے ہشیار تمہارے کوچے میں
پہنچے تو شفا پا جاتا ہے بیمار تمہارے کوچے میں

ہم تو کہتے ہیں.....

نہ دولت نہ حشمت نہ زر چاہئے
ہمیں تو فقط اُن کا در چاہئے
الہی نہیں کوئی حسرت مگر
مدینے کو اثر جاؤں پر چاہئے

..... ہماری تو فقط آرزو.....

جھلک ایک سرکار کی چاہتا ہوں
مدینے کی پھر حاضری چاہتا ہوں
یہی آرزو ہے یہی چاہتا ہوں
بہر حال حب نبی چاہتا ہوں

..... کیونکہ میں تو.....

محمد مصطفیٰ کا نام لیکر جھوم لیتا ہوں
تصور میں سنہری جالیوں کو چوم لیتا ہوں
محمد مصطفیٰ کی نعت کہنے کا صلہ دیکھو
میں گھر بیٹھے مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں

..... کیونکہ وہ تو ہمارے.....

سرکار دو جہاں ہیں عنوان کائنات
ہیں آپ ہی فقط امکان کائنات
صائم ہے ظاہر ہو گیا لولاک سے یہ راز
یہ وجہ کائنات ہیں وہ جان کائنات

..... اسی لئے تو.....

میں عظمت ایمان کی قسم کھاتا ہوں
 حتیٰ کہ میں یزداں کی قسم کھاتا ہوں
 ممکن ہی نہیں کوئی محمد جیسا
 صائم رخ تاباں کی قسم کھاتا ہوں

ارے میرے.....

سرکار کو ہادی سبل کہتے ہیں
 یا خاصہ خاصان رسل کہتے ہیں
 انوار ہوئی تخلیق دو عالم ان سے
 سب جز ہیں انہیں مصدر کل کہتے ہیں

کیونکہ.....

کائنات ان سے جگمگائی ہے
 ذرے ذرے نے تاب پائی ہے
 ہر طرف نور جلوہ گر ان کا
 روشن اس نور سے خدائی ہے

ہم نے تو کہا.....

بے مثل ہیں کیا شوکت رعنائی ہے
 خالق بھی ترا خلق بھی شیدائی ہے
 خالق نے محبت میں نزلے رخ سے
 سرکار کے چہرے کی قسم کھائی ہے

ہمارے آقا کو.....

امت کی شفاعت کا انہیں تاج ملا
کونین کی شاہی بھی ملی، راج ملا
اتنا تو ہے معلوم انہیں معراج ہوئی
کیا جانے کیا کچھ شب معراج ملا

ہماری زبان نے تو.....

کہہ دوں میری آنکھ نے کیا دیکھا ہے
ہر دیکھنے والے سے سوا دیکھا ہے
دیکھا تو بہت کچھ مگر اتنا ہے یاد
صورت میں محمد کی خدا دیکھا ہے

خواتین اسلام! اس محفل پاک میں جتنی بھی اسلامی بہنیں تشریف لائیں ہیں وہ سب
اپنے پیار آقا کی یاد میں یہاں آئیں ہیں۔ کیونکہ جب محفل نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز فضاؤں میں گونجتی ہے تو اللہ کی طرف سے

رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
عظمتوں کا نزول ہوتا ہے
رفعتوں کا نزول ہوتا ہے
برکتوں کا نزول ہوتا ہے
بخششوں کا نزول ہوتا ہے

بلکہ..... انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے..... آپ یوں کہہ لیں قرب خدا

ملتا ہے اور خوش قسمت لوگوں کو دیدار مصطفیٰ سے نواز دیا جاتا ہے..... ہماری تو زبان پر ہے.....

جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے
خود خدا بھی قریب ہوتا ہے
اُن کی محفل میں بیٹھنے والا
آدمی خوش نصیب ہوتا ہے

بلکہ ہمارا تو ایمان ہے.....

ہو منکر جو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حب نبی ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
حصار زندگانی ہو کہ یا میدان محشر ہو
غلام مصطفیٰ واللہ رسوا ہو نہیں سکتا
کہوں میں یا رسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا

کیونکہ.....

دوزخ میں، میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

اہل محبت خواتین! آج کی یہ حسین و جمیل محفل پاک اپنے عروج پر ہے کیسا حسین منظر ہے۔ ہر طرف نور کی بارش ہو رہی ہے۔ ہم سب کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس پر نور محفل میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مرسل غلام سارے میرے حضور دے نہیں
جگ دے نظارے سارے اوسے دے نور دے نہیں

.....

بدو صحابی اوہدیاں نظراں دے نال بن گئے
قداں نوں چمکے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

.....

کعبے دا نور اجالا جالی حضور دی اے
عرشاں توں ارفع اعلیٰ جالی حضور دی اے

.....

جالی نور چمن والے غوث و ابدال بن گئے
قداں نوں چمکے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

.....

طیبہ دی یاد آکے سینہ جلائی جاوے
جھلی نہ میرے کولوں لمبی جدائی جاوے

.....

صائم جدائی اندر گھڑیاں دے سال بن گئے
قداں نوں چمکے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

الحمد للہ یہ محفل تو.....

ذکر رسول کی محفل..... فکر رسول کی محفل

انوار رسول کی محفل..... اسرار رسول کی محفل
 احسان رسول کی محفل..... احترام رسول کی محفل
 افکار رسول کی محفل..... ایثار رسول کی محفل
 حسن رسول کی محفل..... جمال رسول کی محفل

ہماری توالیہ ہے..... اے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے نام کی محفلیں مانگتا ہوں
 تیرے حسن کی تابشیں مانگتا ہوں
 تیرے ذکر کی برکتیں مانگتا ہوں
 میں تنہائی میں رونقیں مانگتا ہوں

یا رسول اللہ.....

تیرے درد کی لذتیں مانگتا ہوں
 تیرے غم کی کیفیتیں مانگتا ہوں
 تیرے عشق کی حدتیں مانگتا ہوں
 تیرے شوق کی جدتیں مانگتا ہوں

ہم تو.....

مدینے میں جائے بسر مانگتا ہوں
 وہیں مستقل مستقر مانگتا ہوں
 تیرا آستان تیرا در مانگتا ہوں
 جواسٹھے نہ جھک کر وہ سر مانگتا ہوں

ذرا تصور تو کریں ہماری عقیدتوں کا.....

محمد مصطفیٰ کا نام لیکر جھوم لیتا ہوں

تصور میں سنہری جالیوں کو چوم لیتا ہوں

محمد مصطفیٰ کی نعت کہنے کا صلہ دیکھو

میں گھر بیٹھے مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں

تمام خواتین باواز بلند محبت و عقیدت سے..... ذوق و شوق سے کہہ دیں۔

سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ..... سبحان اللہ

جنت کی طلب

محشر میں کوئی اس کا مددگار نہ ہو گا

سرکار دو عالم سے جسے پیار نہ ہو گا

مل جائے گی طیبہ میں جسے رہنے کو کٹیا

واللہ وہ جنت کا طلب گار نہ ہو گا

کبھی بیمار نہ ہو گا

کھالے جو عقیدت سے در شاہ کی مٹی

پالے گا شفا پھر کبھی بیمار نہ ہو گا

کیا چیز خدائی ہے خدا مانگ لے ان سے

جو مانگو گے مل جائے گا انکار نہ ہو گا

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ

(الحديث)

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ

بغیر حب علی مدعا نہیں ملتا
عبادتوں کا ہر گز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بند و سنو غور سے خدا قسم
جسے علی نہیں ملتے اسے خدا نہیں ملتا

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیْ مَوْلَاہُ

سامعین ذی وقار! اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد حضور نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام احباب ذیشان با آواز بلند درود و سلام کے پھول پیش فرمائیں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

حضرات محترم، واجب الاحترام حاضرین محفل! آج کی یہ عظیم الشان اور فقید المثال جلسہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین امام المتقین خلیفۃ المسلمین جانشین رسول کریم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یاد میں منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں ہم سب شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت سے جنہوں نے اس محفل کا اہتمام و انصرام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی عطا فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقہ سے ہمیں محبت علی رضی اللہ عنہ عطا فرمائی۔

صحابہ کا امام..... مولانا علی رضی اللہ عنہ

ائمہ کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 محدثین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 مجددین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 مکرمین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 عابدین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 ساجدین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 عالمین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 کاملین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 صائمین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 عادلین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 صادقین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 عارفین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 عاشقین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 صالحین کا امام..... مولاعلی رضی اللہ عنہ
 سنیے سنیے..... غور سے اے اہل دل حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ تو
 زمین والوں کے امام..... زمان والوں کے امام
 مکین والوں کے امام..... مکاں والوں کے امام
 مکہ والوں کے امام..... مدینے والوں کے امام
 عرش والوں کے امام..... فرش والوں کے امام
 ولیوں کے امام..... غوثوں کے امام

الغرض.....

نبی جی دی اکھ دا بے تارا تے حیدر
 ٹٹیاں دلاں دا سہارا تے حیدر
 مرحب نوں مارے لتاڑے تے حیدر
 خیر دے در نوں اکھاڑے تے حیدر
 عقلاں دے پینڈے سمیٹے تے حیدر
 نبی جی دے بستر تے لیٹے تے حیدر
 کفر آگے ڈٹ کے کھلویا تے حیدر
 کعبے دے وچ پیدا ہویا تے حیدر
 رشتہ خدا نال جوڑے تے حیدر
 بتاں نوں کعبے چوں توڑے تے حیدر
 ہنگارا وفا بے بھریا تے حیدر
 کفر کولوں اکا نہ ڈریا تے حیدر
 وٹے وفاواں عطاواں تے حیدر
 قاتل نوں بخشے خطاواں تے حیدر
 ٹٹیاں دلاں نوں سہارا علی دا
 کفر نوں ہلا جاوے نعرہ علی دا
 دساں کوں شان حق دے ولی دے
 نبی چائے موہڈے تے پھڑے علی دے

ولایت دا مہاراج پیارا علی اے
 زاہرہ دا سرتاج پیارا علی اے
 دیوے مہاراں تے مولا علی اے
 ونڈے قطاراں تے مولا علی اے
 کربل وسان تے پھڑے علی دے
 شہادت جے پاؤں تے پھڑے علی دے
 موتوں نہ سنگن تے پھڑے علی دے
 کربل نوں رنگن تے پھڑے علی دے
 ترہایا لڑیا قبیلہ علی دا
 خدا تک رسائی وسیلہ علی اے
 کربل معلیٰ تے صدقہ علی دا
 ملایا جے اللہ تے صدقہ علی دا
 شیر خدا اے تے مولا علی اے
 نبی دا بھرا اے تے مولا علی اے
 آقا دا پیارا تے مولا علی اے
 سلیم اک سہارا تے مولا علی اے
 آقا دا پیارا تے مولا علی اے
 سلیم اک سہارا تے مولا علی اے



أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي
(طبرانی)

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت ، نہ کشور کشائی

ذکر سیدنا امام عالی مقام

حضرت مولا حسین علیہ السلام

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرود نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لالہ است حسین

مَحْمَدٌ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّونَ

سامعین محترم..... اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں لاکھوں بار درود و سلام پیش کرنے کی تمام احباب سعادت حاصل کریں۔

درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کا یہ عظیم الشان اور فقیہ الممال اجتماع حضرت سیدنا امام عالی مقام جگر گوشہ بتوں، نواسہ رسول پیکر صبر و رضا، صاحب استقامت و شجاعت، ولایت کے تاجدار، امامت کے شہکار، صحابہ کے دلوں کے قرار، حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ذکر کیلئے انعقاد پذیر ہے۔ اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی بارگاہ بے نیاز میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہمیں ذکر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج دس محرم کا دن ہے۔ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کی شہادت کا دن ہے۔ یہ دن بہت ہی عظمت، رفعت، عزت، شرافت والا ہے۔ اس دن کا روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بلکہ دوسری روایت میں ہے دس محرم الحرام کا روزہ رکھنے والے کو دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا فرمایا جائے گا۔

تیسری روایت میں ہے عاشورہ کے دن روزہ کا ثواب یہ ہے کہ اس کو دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔

الغرض..... سامعین محترم محرم الحرام کی برکات کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزہ کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی کو پیدا کیا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

ستاروں پہاڑوں کو پیدا فرمایا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں سی

لوح و قلم کو پیدا کیا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیدا کیا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

حضرت آدم و ابراہیم کو پیدا کیا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

حضرت ابراہیم نے آتش نمرود سے نجات پائی تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

فرعون کو غرق کیا تو

دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پراٹھایا تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت ایوب علیہ السلام کو شفا ملی تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت داؤد علیہ السلام کو تاج عطا کیا تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت ملی تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 قیامت جب قائم ہو گی تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں
 پہلی رحمت نازل ہوئی تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
 حضرت حسین ابن علی شہید ہوئے تو
 دن دسواں اور رات گیارہویں تھی

سنیے سنیے..... سامعین ذی وقار! قیامت کے دن ہمیں شفاعت مصطفیٰ ملے گی تو

دن دسواں اور رات گیارہویں ہوگی
انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں جنت ملے گی تو
دن دسواں اور رات گیارہویں
اللہ کریم کا دیدار ہو گا تو
دن دسواں اور رات گیارہویں

الغرض جب دس محرم کا دن آتا ہے تو کربلا کے شہیدوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور ہر آنکھ
آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہے۔ یہ حضرت امام حسین عالی مقام علیہ السلام کی محبت و
عقیدت کی نشانی ہے..... اسی غم کی یاد تازہ کرنے کی ترجمانی مفسر قرآن علامہ صائم
چشتی علیہ الرحمۃ نے یوں فرمائی۔

کربل کی ہے یاد آئی اب رونے رلانے دو
سوئے ہوئے پہلو میں سب درد جگانے دو
صغریٰ سے کہا شاہ نے مت روک مجھے بیٹی
دین لٹتا ہے نانا کا، سردے کے بچانے دو
اکبر کی شہادت پر، زینب سے کہا شاہ نے
ارمانوں کا یہ لاشہ، اب مجھ کو ہی اٹھانے دو
بن جانے تمہیں دلہن، رک جاؤ ذرا حورو
قاسم کی شہادت کے سہرے تو سجانے دو
شبیر ہوں زہرا کا، ہے دودھ پیا میں نے

اس دودھ کی کر بل میں، اب لاج بھانے دو
 قرآن میرا دل ہے، قرآن کی میں جاں ہوں
 قرآن کو نیزے پر، قرآن سنانے دو
 پیاسا ہوں تو پھر کیا ہے تازہ ہے لہو میرا
 ہر تیر کو آنے دو اور پیاس بجھانے دو
 شبیر کا غم صائم گردل میں ہی رکھنا ہے
 ہم درد کے ماروں کو پھر آنسو بہانے دو

پھول

علی ولی کے پسینے سے پھول بنتے ہیں
 انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
 علی کے لال کی منزلت مت پوچھ
 اسی حسین کی سواری رسول بنتے ہیں

ہم تم احباب ذی وقار کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس محفل کا اہتمام و

انصرام فرمایا۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب ذی وقار کو دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔

امام حسین علیہ السلام کا کردار ہی ایسا تھا ہر قوم اور ہر انسان قیامت تک ان کو یاد بھی
 رکھے گا اور ہر مشکل وقت میں پکارے گا بھی۔

ہر دور کے بلند خیالوں سے پوچھ لو
 انسانیت کے نام پر کیا کر گئے حسین

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

آج ہم سب یہاں پر حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو خراج تحسین پیش
کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں کیونکہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام نے دینا میں اپنی
شہادت سے اسلامی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں۔

حق کی صداقتوں کی نشانی حسین ہیں
دنیا میں انقلاب کے بانی حسین ہیں
ارے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے دیوانو..... غور تو کرو۔

لالہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا
لالہ کی تہہ میں خوں ہے حضرت شبیر کا
لالہ پڑھنے والو لالہ سے پوچھ لو
لالہ تو بچ گیا سرکٹ گیا شبیر کا

لوگ کہتے ہیں اگر مولا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ مشکل کشا تھے۔ تو سید الشہداء سیدنا
حسین علیہ السلام پیاسے کیوں شہید ہوئے..... لیکن ہم کہتے ہیں..... ارے نادانو
..... یہ تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا امتحان تھا ورنہ سیدنا حسین کی شان تو یہ ہے۔

سلطان انبیاء کا نواسہ حسین ہے
یہ راز کبریا کا شناسا حسین ہے
روتے ہیں ہم تو آج بھی اے یار اس لئے
قدموں میں ہے فرات اور پیاسا حسین ہے

الغرض..... جب سے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں اس دن سے کائنات ارض و سماوات میں ہر طرف، ہر سو، ہر گھر میں، ہر گھر میں، ہر مسجد میں، ہر مدرسہ میں، ہر مجمع میں، ہر محفل میں، ہر مجلس میں، عرش پر فرش پر، مشرق میں، مغرب میں، شمال میں، جنوب میں...

چراغ حسین جل رہا ہے کیونکہ یہ چراغ حسین کا فیض ہے کہ جب ہم ذکر حسین علیہ السلام کی محفل سجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انعامات ملتے ہیں۔ حضرات ذرا توجہ فرمائیں۔

ذکر حسین علیہ السلام کی وجہ سے کیا کیا عظمتوں کا ظہور ہوتا ہے۔

عزت ملتی ہے..... عظمت ملتی ہے

رفعت ملتی ہے..... راحت ملتی ہے

صداقت ملتی ہے..... شرافت ملتی ہے

برکت ملتی ہے..... طہارت ملتی ہے

ولایت ملتی ہے..... معرفت ملتی ہے

امانت ملتی ہے..... قیادت ملتی ہے

صدارت ملتی ہے..... سعادت ملتی ہے

نجات ملتی ہے..... حیات ملتی ہے

سینے سینے..... جنت ملتی ہے..... بخشش ملتی ہے..... کیونکہ سیدنا حسین علیہ

السلام کی شان تو یہ ہے۔

کونین میں بلند ہے رتبہ حسین کا

فرش زمیں سے عرش تک شہرہ حسین کا

بے مثل ہے جہاں میں کنبہ حسین کا
سلطان دو جہاں ہے نانا حسین کا

وہ تو.....

جہاں عزم و وفا کا پیکر
خرد کا مرکز عقل کا رہبر
جمال زہراء جلال حیدر
ضمیر انسان نصیر داور
زمین کا دل آسمان کا دلبر
دیار صبر و رضا کا دلبر
جبین انسانیت کا جھومر
عرب کا سہرا ، عجم کا زیور
حسین تصویر اقیاء ہے
نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے

میرے حسین تو.....

حسین دل ہے حسین جان ہے
حسین قرآن کی زبان ہے
حسین عرفان کی سلطنت ہے
حسین اسرار کا جہان ہے
حسین سجدوں کی سر زمین ہے

حسین زخموں بھری جبین ہے
 حسین عظمت کا آستاں ہے
 اٹھا رہا ہے جو لاش اکبر
 حسین بوڑھا نہیں جوان ہے
 حسین تنہا ڈٹا ہوا ہے
 نہ پوچھ میرا حسین کیا ہے
 حسین فقر و غنا کا غازی
 حسین حسن نیاز مندی
 حسین آغاز جاں فثاری
 حسین انجام جاں گدازی
 حسین توقیر کاربندی
 حسین تعبیر کار سازی

امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام اپنے

اخلاق و کردار میں..... صبر و رضا میں

طہارت و شرافت میں..... صداقت و سخاوت میں

افکار و وقار میں..... پیار و ایثار میں

عبادت و ریاضت میں..... امامت و قیادت میں

بصیرت و بصارت میں..... شہادت و استقامت میں

میں بے مثل و بے مثال ہے کیونکہ

ایس دنیا تے کوئی نہیں رب ورگا
 نہ کوئی اوسدے پاک رسول ورگا
 ابوبکر ورگا نہ کوئی عمر ورگا
 نہ عثمان نہ علی مقبول ورگا
 صبر کسے دا نہیں حسین ورگا
 رتبہ کسے دا نہیں بتول ورگا
 اصغر درد جہاں نے ہین لکھاں
 نہیں پر درد کوئی عشق رسول ورگا

سنو ہمارا عقیدہ!

جنت کا راستہ ہے محبت حسین کی
 نجات ہے مومن کی زیارت حسین کی
 رفعت ہے مومن کی اطاعت حسین کی
 عزت ہے مومن کی نسبت حسین کی
 عظمت ہے مومن کی شہادت حسین کی

ہمارے امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں اپنا سب کچھ قربان کر کے ہمیں
 اسلام کیلئے سب کچھ قربان کرنے کا پیغام دیا۔ اسی لئے جس نے عبادت ریاضت،
 شہادت، صداقت، طہارت، شجاعت، سخاوت، سلت، امامت، استقامت، قیادت
 شرافت، محبت کے کمال و عروج کو دیکھنا ہو تو وہ کربلا کے حسین رضی اللہ عنہ کی
 زیارت کر لے۔ کیونکہ

حسین کا کردار بھی بے مثل افکار بھی بے مثل
 حسین کا پیار بھی بے مثل معیار بھی بے مثل
 حسین کا انعام بھی بے مثل مقام بھی بے مثل
 حسین کا ایثار بھی بے مثل وقار بھی بے مثل
 حسین کا علم بھی بے مثل عمل بھی بے مثل
 حسین کا جلال بھی بے مثل کمال بھی بے مثل
 حسین کا حیا بھی بے مثل سخا بھی بے مثل
 حسین کی صداقت بھی بے مثل عدالت بھی بے مثل
 حسین کی سخاوت بھی بے مثل شجاعت بھی بے مثل
 حسین کی شرافت بھی بے مثل طہارت بھی بے مثل
 حسین کی عبادت بھی بے مثل ریاضت بھی بے مثل
 حسین کی استقامت بھی بے مثل شہادت بھی بے مثل
 حسین کی محبت بھی بے مثل نسبت بھی بے مثل
 حسین کی امامت بھی بے مثل قیادت بھی بے مثل

سنیے سنیے حضرت سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی صورت بھی بے
 مثل تھی اور سیرت بھی کیونکہ ہمارا تو ایمان ہے۔

نبوت ان کے گھر کی..... رسالت ان کے گھر کی
امامت ان کے گھر کی..... جنت ان کے گھر کی
شفاعت ان کے گھر کی..... قیادت ان کے گھر کی
ولایت ان کے گھر کی..... معرفت ان کے گھر کی
سیادت ان کے گھر کی..... صدارت ان کے گھر کی
حکمت ان کے گھر کی..... حکومت ان کے گھر کی
سخاوت ان کے گھر کی..... سلطنت ان کے گھر کی
بخشش ان کے گھر کی..... نجات ان کے گھر کی
نہ گھبراؤ گناہگارو..... جنت ان کے گھر کی
بڑوں کو بخشوا لینا..... یہ عادت ان کے گھر کی

ہمارا تو عقیدہ ہے.....

صدقہ سخی حسین دے جوڑیاں دا
کرم میرے تے خیر الانام کردے
سدا وسدا رہوے اتیرا میخانہ
لہ مینوں عطا اک جام کردے
بردا ہاں میں تیریاں بڑایاں دا
میرے اُتے بس اپنا انعام کردے
گنہگار نیازی دا اے آقا ﷺ
اپنے وچ غلاماں دے نام کردے

خدا کو ناز ہے ﴿سیدنا حسین علیہ السلام پر﴾

اس کی ہمت پر علی شیر خدا کو ناز ہے

اس نواسے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے

سجدے اوروں نے کئے اس کا عجب انداز ہے

اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

اس لئے ناز ہے.....

اوپرے نازے جیہا نہیں کسے دا نا نا

اوپر دی ماں جیہی کسے دے ماں نہیں

اگے نہیں ہوئی ہن نہیں کوئی

اگوں ہون دا کوئی امکان وی نہیں

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام عظیم مشن کیلئے عظیم قربانی دے کر ثابت کر دیا

کہ امام حسین علیہ السلام خود بھی عظیم تھے اور ان کا مشن بھی عظیم تھا اسی لئے تو جب

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کربلا کو رخت سنبھال کر نکلے تو صحابہ کرام نے

آپ علیہ السلام کو جانے سے منع کیا اس وقت کربلا کے شہسوار کی زبان پاک پر تھا۔

مجھے جانا پڑے گا عظمت اسلام کی خاطر

نبی کے دین کی خاطر خدا کے نام کی خاطر

نہیں جانا تو پھر حیدر کے گھر کی آن جاتی ہے

تمہارا دین میری عبرت ایمان جاتی ہے

میں جاتا ہوں کہ دنیا میں وفا کا نام رہ جائے

میرا کچھ نہ رہے لیکن خدا کا نام رہ جائے

غم امام حسین عالی مقام

غم حسین میں جو آنکھ اشکبار ہوئی
قسم خدا کی جہاں میں وہ ذی وقار ہوئی
بہایا خون شہیدوں کا اتنا اعداء نے
زمین کرب و بلا اس سے لالہ زار ہوئی

سیدنا حسین علیہ السلام

حسین آپ کے مرقد پہ شور کرنے کو
قیامت آئی مگر آکے شرمسار ہوئی
غم حسین میں مٹ گئے دل و جاں سے
شہادت ایسے شہیدوں پہ خود غار ہوئی
زباں پہ نام مبارک جو آیا اے ہدم
سکون قلب ملا "آنکھ نور بار ہوئی"

چینج رہی ہے کائنات

قبلہ اصفیاء حسین کعبہ اولیاء حسین
اس کو ملے مصطفیٰ جس کو ملا پیارا حسین
سجدہ میں پی کے جام وصل دین کو زندہ کر گیا
مگر کے خدا کے سامنے ہم کو اٹھا گیا حسین
خشک ہے کشت زندگی چیخ رہی ہے کائنات
خون کدہ حجاز سے، پھر نہ کوئی اٹھا حسین

سیدنا امام حسین علیہ السلام

ہر دور کے بلند خیالوں سے پوچھ لو
انسانیت کے نام پہ کیا کر گئے حسین
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے حسین

معلوم ہوا..... حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام نے اسلام کیلئے دین مصطفیٰ کی بقا
کیلئے وہ عظیم قربانی دی جس کی مثال کائنات ارض و سموات کے کسی دور میں نہیں ملتی۔
اسی قربانی کا ثمر ہے کہ آج تک بلکہ قیامت تک جن و بشر سیدنا امام حسین علیہ السلام کی
یاد بھی مناتے ہیں اور مشکل وقت میں آپ کو پکارتے بھی ہیں۔

ذرا توجہ فرمائیں..... سامعین محترم..... ہر طرف سے آواز آئی کہ ہمارا ہے
سیدنا حسین علیہ السلام

انبیاء نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
رسولوں نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
پیغمبروں نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
آئمہ نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
اصفیاء نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
اخفاء نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام
اغنیاء نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام

اولیاء نے پکارا..... ہمارا ہے امام حسین علیہ السلام

سنئے سنئے..... محبین ذی وقار..... بلکہ سیدنا حسین علیہ السلام کو تو

اقرار والوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

انوار والوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

اسرار والوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

انکار والوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

کردار والوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

ہاں ہاں حسین کو تو.....

انسانوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

جنوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

فرشتوں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

حوروں نے پکارا..... ہمارا ہے حسین

کیونکہ قوم کو.....

کیا جلوہ کربلا میں دکھایا حسین نے

سجدہ میں جا کے سر کو کٹایا حسین نے

خوش بخت حرقہ آ پکے قدموں میں آگرا

سویا نصیب اس کا جگایا حسین نے

نیزے پہ سر تھا اور زباں پر تھیں آیتیں

قرآن اس طرح بھی سنایا حسین نے

نائے کے دین پاک پر ہر چیز واردی
 کچھ بھی نہ اپنے پاس بچایا حسین نے
 صدے سے قدسیوں کی بھی چھین نکل گئیں
 اصغر کو جب گلے سے لگایا حسین نے
 راہ خدا میں جان کی بازی لگائے
 پیش یزید سر نہ جھکایا حسین نے
 اکبر کی خشک آنکھ سے آنسو چھلک پڑے
 صغریٰ کا جب پیام سنایا حسین نے
 ایسا لگا کہ دیکھ کے حوریں بھی رو پڑیں
 قاسم کی لاش کو جو اٹھایا حسین نے
 کیوں آپ کو نہ اپنے نواسے پہ ناز ہو
 ہر قول مصطفیٰ کا نبھایا حسین نے
 فیضان وہ تو ساقی کوثر کے لعل تھے
 کہتا ہے کون آب نہ پایا حسین نے

کیونکہ ہمارے حسین علیہ السلام تو.....

حق کی صداقتوں کی نشانی حسین ہیں
 دنیا میں انقلاب کے بانی حسین ہیں
 صحرا میں اس کے صبر کی تحریر میں پڑھوں
 دریا کی موج پیاس ہے پانی حسین ہیں

سیرت ہے فاطمہ کی تو صورت علی کی ہے
 دنیا میں مصطفیٰ کی نشانی حسین ہیں
 دنیا کو جس نے اپنے لہو سے شکست دی
 وہ مرد حق وہ حیدر ثانی حسین ہیں
 چاروں طرف ہیں ریت کے صحرا میرے حسن
 آنکھوں سے آنسوؤں کی روانی حسین ہیں

قربانی حسین

توحید پر محیط ہے قربانی حسین
 سجدے میں ہے جڑی ہوئی پیشانی حسین
 میدان کربلا میں شریعت بکھر گئی
 ترتیب دے رہی ہے پریشانی حسین
 لاشوں کے درمیان ہیں تنہا کھڑے ہوئے
 سامان حق ہے بے سرو سامانی حسین
 سب سرکشوں کو اپنے لہو میں ڈبو دیا
 باطل کو غرق کر گئی طغیانی حسین
 نیزے پہ چڑھ کے سر نے بلندی کا حق لیا
 قائم رکھی اجل نے بھی سلطانی حسین
 آنے نہ دے گی اپنی صفوں میں نئے یزید
 دروازے پر کھڑی ہے نگہبانی حسین

رونق تمام نانا نواسے کے دم سے ہے
ثانی مصطفیٰ نہ کوئی ثانی حسین

(صلی اللہ علیہ وسلم.....رضی اللہ عنہ)

الغرض.....سامعین ذی وقار.....امام عالی مقام کے خاندان کی مثل نہ
کوئی پہلے تھا نہ قیامت تک ہوگا.....کیونکہ.....آپ رضی اللہ عنہ کا

نانا نبیوں کا تاجدار

باپ صحابہ کا تاجدار

ماں عورتوں کی تاجدار

بھائی عظمت کا تاجدار

حسین شہیدوں کا تاجدار

بلکہ.....امام عالی مقام کی شان تو دیکھو۔

نانا نبیوں میں بے مثل

باپ صحابہ میں بے مثل

ماں عورتوں میں بے مثل

بھائی امامت میں بے مثل

حسین شہیدوں میں بے مثل

الغرض.....امام حسین علیہ السلام کا خاندان تو کائنات میں لا ریب ہے۔

مصطفیٰ نبوت میں لا ریب

مرتضیٰ خلافت میں لا ریب

فاطمہ طہارت میں لا ریب

حسن سخاوت میں لا ریب

حسین شہادت میں لا ریب

سنیے سنیے..... سامعین محترم ! کائنات ارض و سما میں جس کو جو ملا وہ اس پر راضی تھے
..... ذرا توجہ فرمائیں۔

خدا اپنی خدائی میں بے مثل و بے مثال
صدیق اپنی صداقت میں بے مثل و بے مثال
عمر فاروق اپنی عدالت میں بے مثل و بے مثال
عثمان سخاوت میں بے مثل و بے مثال
علی شجاعت میں بے مثل و بے مثال
صحابہ استقامت میں بے مثل و بے مثال
حسن امامت میں بے مثل و بے مثال
حسین شہادت میں بے مثل و بے مثال
فاطمہ طہارت میں بے مثل و بے مثال
زین العابدین عبادت میں بے مثل و بے مثال
تابعین محبت میں بے مثل و بے مثال
محدثین روایت میں بے مثل و بے مثال
مفسرین تفسیر میں بے مثل و بے مثال
زاہدین ریاضت میں بے مثل و بے مثال
ولی ولایت میں بے مثل و بے مثال

نیسے نیسے ذرا محبت و عقیدت سے کہو۔

اس محفل کی رونق اپنی نسبت میں بے مثل و بے مثال ہے کیونکہ یہ تو ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے۔

ویرانے آباد نہ ہوتے ، ایک جوان کی ذات نہ ہوتی
یہ ہے آپکا صدقہ ورنہ رحمت کی برسات نہ ہوتی
جو بھی انکے در تک جائے اپنی جھولی بھر کر لائے
گر وہ در موجود نہ ہوتا ایسی پھر خیرات نہ ہوتی
دور کہیں نہ اندھیرا ہوتا کہیں نہ نور بسیرا ہوتا
ماہ ربیع الاول میں جواک میلاد کی رات نہ ہوتی
شکل بشر میں وہ جو نہ آتے تو معلوم ہے اتنا
سب میں ظہوری نور ہے انکا سارا جہاں ظہور ان کا
شمس و قمر موجود نہ ہوتے تاروں کی بارات نہ ہوتی

حضرات محترم ! ہم فقط.....

لب کھولتے ہیں مدحت سرکار کے لئے
ہم جی رہے ہیں سید ابرار کے لئے
ارض و سما میں جو بھی خدا نے بنا دیا
سب کچھ ہے دو جہاں کے سردار کیلئے
وہ شہر بے مثال مدینہ کہیں جسے
اللہ نے جن لیا اسے دلدار کے لئے

مدت سے منتظر ہے مری چشم انتظار
محبوب کا نجات کے دیدار کے لئے
آنکھوں میں اشک آہ لبوں پر جگر میں سوز
نسخہ یہی ہے عشق کے بیمار کے لئے
نسبت ظہوری روضہ اطہر سے ہو گئی
لاکھوں سلام اس در و دیوار کے لئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

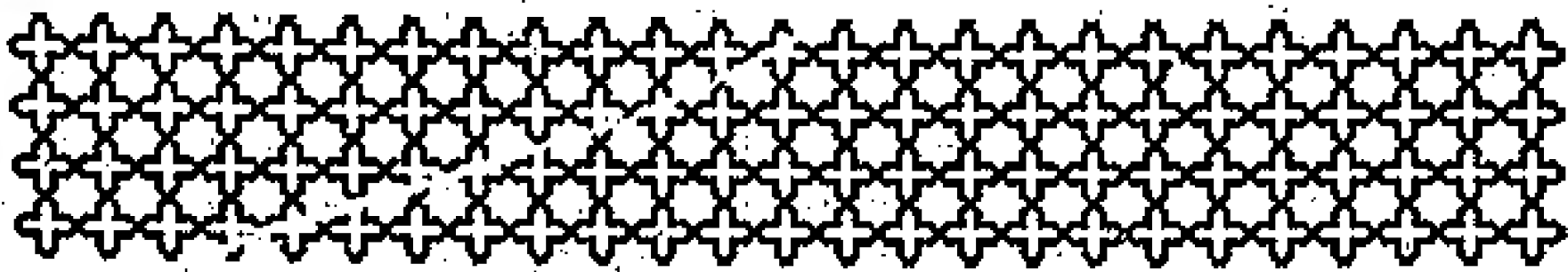
ہر قسم کی مرض سے شفاء کیلئے ابار و رد کریں اور پانی پر
دم کر کے استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ (اجازت عام ہے)

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝



رفعتوں کی معراج شبِ نزولِ قرآن

نزولِ رحمت پروردگار ہے ان پر
جو وردِ صل علیٰ صبح و شام کرتے ہیں
خدا کی بزم میں ہوتا ہے تذکرہ ان کا
جو ان کے ذکر کے جلووں کو عام کرتے ہیں



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ وَ
سِرَاجِ أَفْقِ اللَّهِ وَقَاهِمِ رِزْقِ اللَّهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝

حضرات ذی وقار..... سامعین محترم

اللہ تعالیٰ خالق کائنات جل جلالہ کی لاتعداد مرتبہ حمد و ثنا کے بعد حضور نور مجسم شفیع
معظم، نیر اعظم، محسن انسانیت، حسن کائنات، جمال کائنات، نور کائنات سکون
کائنات، جان کائنات، آن کائنات، حیات کائنات، سرور کائنات، فخر کائنات، منبع
کائنات، وجہ تخلیق کائنات، بلکہ اصل کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس
نواز میں محبت کا بہانہ بنا کر اور گنبد خضریٰ کا نشانہ بنا کر ذرا جھوم جھوم کر با آواز بلند
مدینے کے تاجدار کی ذات پر دو رد و سلام پیش کیجئے۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا..... سامعین محترم! ذرا محبت سے بلند آواز سے کہیے۔
سبحان اللہ۔ کیونکہ یہ وظیفہ جنتیوں کا وظیفہ ہے۔

حضرات! میرے ساتھ ملکر آپ بھی جنتیوں کا وظیفہ پڑھیے مگر بلند آواز سے
ذوق سے..... شوق سے..... لذت سے

جنتیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ

نوریوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 فرشتوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 حوروں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 عرشیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 فرشیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 نبیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 رسولوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 پیغمبروں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 خاکیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 افلاکیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 ولیوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 غوثوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 قطبوں کا وظیفہ..... سبحان اللہ

حضرات محترم ذرا بلند آواز سے

ہواؤں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 فضاؤں کا وظیفہ..... سبحان اللہ
 تیرا وظیفہ..... سبحان اللہ
 میرا وظیفہ..... سبحان اللہ

الغرض..... سامعین محترم۔ یہ وظیفہ کائنات کے ذرے ذرے، پتے پتے کا ہے

بلکہ یہ تو.....

صدیق اکبر کا وظیفہ..... سبحان اللہ

عمر فاروق کا وظیفہ..... سبحان اللہ

عثمان کا وظیفہ..... سبحان اللہ

مولا علی کا وظیفہ..... سبحان اللہ

حسین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

صحابہ کا وظیفہ..... سبحان اللہ

آئمہ کا وظیفہ..... سبحان اللہ

تابعین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

ساجدین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

عابدین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

کاملین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

عالمین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

ذاکرین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

صاوقین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

صابرین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

زاہدین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

صالحین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

شاکرین کا وظیفہ..... سبحان اللہ

ذرا جھوم کر بولو..... سبحان اللہ

کیا محفل کا سماں ہے۔ کیا محفل کی رونق ہے

کیا محفل کا حسن ہے۔ کیا محفل کا جمال ہے

کیا محفل کی روحانی، ایمانی، وجدانی کیفیت ہے۔ ہم سب محسوس کر رہے ہیں...
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس محفل نعت کی برکت، عظمت کے صدقہ سے مدینہ لے جائے۔
سب مل کر کہئے۔ آمین آمین۔ ثم آمین

حضرات محترم..... اللہ خالق کائنات کی توفیق اور حضور نبی کریم رؤف رحیم آمنہ کے
لال، پیکر حسن و جمال، صاحب شرف و کمال، اللہ کے دلدار، نبیوں کے تاجدار، رسولوں
کے سردار، امت کے غمخوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے آج کی یہ عظیم الشان
اور فقید المثال رفعتوں کی معراج سب نزول قرآن میں رفعت قرآن مجید کے سلسلہ
میں محفل انعقاد پذیر ہے۔ جس کی صدارت شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت نائب
شیخ الاسلام حافظ محمد مراتب علی شاہ سیالوی آستانہ عالیہ سلہو کے شریف اور مہمان
خصوصی کی مسند پر جلوہ افروز ہیں رہبر طریقت سید محمد محمود احمد شاہ گیلانی زیب آستانہ
عالیہ محمد نگر کھیالی شریف۔

حضرات محترم..... میں عرض کر رہا تھا۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر
حاشق ہر دیوانہ، ہر مستانہ، ہمارے سر کا تاج ہے۔ تو الغرض... نعت گوئی کی قیمت فقط
رضائے محبوب خدا کی صورت میں مل جائے تو دنیا و آخرت سنور جائے گی۔ اسی لئے
کہتے ہیں۔

نگاہ لطف خدا کے رسول ہو جائے

کلی طلب کی کھلے کھل کے پھول ہو جائے

بیان کرتا رہا ہوں نعت حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش قبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آکر نواز دیں آقا
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے
زبان کی مدحت سرکار میں جو ہو جنبش
تو رحمتوں کا اسی دم نزول ہو جائے

حضرات سنیے سنیے.....

عظمت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
برکت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
رحمت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
ہدایت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
شہادت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
مغفرت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
نجات ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
صداقت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
عدالت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
سخاوت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
شجاعت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
نفاست ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے

ظہارت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 کمالات ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 انعامات ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 مقامات ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 نورانیت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 سعادت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 محبت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے
 شہرت ملتی ہے تو تلاوت قرآن سے

سنیے سنیے.....

ہے تو بس نام محمد ﷺ ہے سہارا اپنا
 ان کے صدقے سے ہی چلتا ہے گزار اپنا
 ہم کو طوفان کی موجوں کا کوئی خوف نہیں
 ہم اس نام سے پالیں گے کنارہ اپنا

بلکہ..... سامعین محترم..... نام محمد ﷺ کے بغیر تو سانس بھی نہیں لے سکتا۔

الغرض..... اس لئے کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کامل ایمان ہے۔ قسم
 اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں ہم سب کی جان ہے زیارت مصطفیٰ ﷺ ہوتی
 ہے تو تلاوت قرآن مجید سے

حضرات ذی وقار..... جس نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
 کی اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی کیونکہ اللہ خالق کائنات عزوجل نے

اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے زیادہ حسن و جمال دیا۔
شاعر اہل سنت محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے
حسن و جمال کا تذکرہ یوں فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

تیرے ورگا سوہنا کوئی ڈٹھا نہ اکھیاں نہیں
تیرے ورگا سوہنا کوئی جنیا کسے نہ ماں نہیں
ہر عیب تھیں پاک خدا نے پیدا تاں نوں کیتا
پیدا ہوئے آپ تسیں جویں چاہیا آپ تاں نہیں
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کامل ایمان ہے۔

تمہارا نام لبوں پر ہے دل کی راحت ہے
اسی کے صدقے میری زندگی سلامت ہے
اگر یہ نام ضمانت بنے نہ رحمت کی
تو سانس لینا بھی میرے لئے قیامت ہے

حضرات ذی وقار : نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کائنات کے ذرے ذرے کو روشن کر رہا
ہے۔ کیونکہ

چاند کی ضیاء ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تاروں کی ضیاء ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سورج کی ضیاء ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض..... حضرات نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک دمک کو دیکھو کہ ہر چیز کو روشنی ملتی
ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ذرا توجہ فرمائیں۔

سامعین کرام

شمس و قمر کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 شجر و حجر کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 بحر و بر کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 افلاک کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 خشک و تر کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 برگ و ثمر کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 زمین و زماں کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 عرب و عجم کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 عرش و فرش کی روشنی ہے نام محمد ﷺ
 حور و قلاں کی روشنی ہے نام محمد ﷺ

بلکہ شاعر کی زبان نے حرکت کی

ذکر خیر البشر کو عام کرو
 روح غمگین کو شاد کام کرو
 نام ان کا سجا کے ہونٹوں پر
 روشن اپنا جہاں میں نام کرو

کہنے دو پھر مجھے

خدائے پاک بھی خود جن پہ بھیجتا ہے درود
 وہ ایک ذات ہے سب کی نجات کی ضامن
 گنہگار و سدا ہے یہی رہائی کی

یقین کے ساتھ محمد ﷺ کا تھام لو دامن
جھومو جھومو دیوانو..... نام محمد ﷺ کی تعظیم و توقیر کی برکات تو دیکھو ادب سے
نام محمد کو چوم لیتا ہوں۔
ذرا توجہ سے سماعت فرمائیں۔

نبی کے نام پہ سو جاں سے جو قربان ہوتے ہیں
خدا شاہد وہی تو صاحب ایمان ہوتے ہیں
جو اُن کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں محبت سے
رسول اللہ اُن کے گھر میں خود مہمان ہوتے ہیں
اک اور انداز ہے ان کے ذکر کا وہ بھی سماعت فرمائیں اور اپنے قلوب و اذبان
کو معطر و منور کریں۔

نزول رحمت پروردگار ہے ان پر
جو ورد صل علی صبح و شام کرتے ہیں
خدا کی بزم میں ہوتا ہے تذکرہ اُن کا
جو اُن کے ذکر کے جلووں کو عام کرتے ہیں
آئیے اپنی بخشش کا سامان کیجئے۔

اور تو کچھ بھی نہیں عمل میرے پاس
مجھ خطا کار کو سرکار کی رحمت کی ہے آس
پوچھے جائیں گے سر حشر جب اعمال میرے
اُن کی مدحت کو بناؤں گا میں بس بخشش کی اساس

حضرات محترم ! محفل پاک اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے ہم نے مدحتوں

کے چراغوں سے اپنے دلوں کو منور و معطر کیا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کریم ﷺ کے نام پاک کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور دنیا میں قبر میں حشر میں نام مصطفیٰ ﷺ کی نسبت عطا فرمائیں۔ یہی نام ذریعہ نجات ہے۔

اب تمام حاضرین محفل کھڑے ہو کر ادب و احترام سے مدینے کا تصور کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش کریں کیونکہ یہ وقت اور ساعت قبولیت کی ہے آرزو کو زبان حال سے دل کے رستہ سے مدینہ والا کے وسیلہ سے خالق کائنات کی بارگاہ بے نیاز میں التجا کی صورت پیش کریں اس یقین کے ساتھ کہ آج ہر دعا شرف قبولیت سے ہمکنار ہو جائے گی۔

نہ تو جنت کی نہ کوثر کی دعا مانگی تھی
سارے نبیوں نے محمد کی رضا مانگی تھی
آگیا سامنے اس وقت وہاں پر کعبہ
جب تصور میں مدینے کی دعا مانگی تھی

سامعین محترم..... ذرا توجہ فرمائیے..... اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے چار آسمانی کتب نازل فرمائیں ہیں۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک۔

تورات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر

زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر

انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

اور قرآن مجید امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔

سامعین محترم..... اللہ کریم جل جلالہ نے جب بھی اپنے کلام سے کسی کو عزت

بخشی تو اس کو ساری کتاب مکمل ایک بار ہی عطا فرمادی، جب تورات کو نازل کیا تو مکمل کتاب، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمادی۔ جب زبور کو نازل کیا۔ تو حضرت داؤد علیہ السلام کو مکمل کتاب عطا فرمادی۔ جب انجیل کو نازل کیا تو حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو مکمل کتاب ایک بار ہی عطا فرمادی۔

حضرات محترم جب ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی..... توجہ فرمائیں۔

جب نبی کریم ﷺ کی باری آئی
 رؤف و رحیم ﷺ کی باری آئی
 نور مجسم ﷺ کی باری آئی
 نیر اعظم ﷺ کی باری آئی
 شفیع معظم ﷺ کی باری آئی
 نبی مکرم ﷺ کی باری آئی
 اللہ کے دلدار کی باری آئی
 امت کے غم خوار کی باری آئی
 رب کے یار کی باری آئی
 نبیوں کے تاجدار کی باری آئی
 رسولوں کے شہکار کی باری آئی

ہاں ہاں.....

آمنہ کے لال کی باری آئی

پیکر حسن و جمال کی باری آئی
صاحب شرف و کمال کی باری آئی
بے مثل و بے مثال کی باری آئی

بلکہ.....

سرور کائنات کی باری آئی
سردار کائنات کی باری آئی
سید کائنات کی باری آئی
فخر کائنات کی باری آئی
حسن کائنات کی باری آئی
جمال کائنات کی باری آئی
منیع کائنات کی باری آئی
وجہ تخلیق کائنات کی باری آئی
مقصود کائنات کی باری آئی
مخزن کائنات کی باری آئی
خلاصہ کائنات کی باری آئی

کیسے کیسے پیارے القابات ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ذرا توجہ فرمائیں۔

صاحب ایمان کی باری آئی
صاحب قرآن کی باری آئی
مہر رسالت کی باری آئی

خاتم مہر نبوت کی باری آئی
صاحب المعراج کی باری آئی
ارفع الدرجات کی باری آئی
صاحب کونین کی باری آئی

محمد عربی کی باری آئی تو..... تو خالق کائنات کی رحمت جوش میں آئی کہ
اے میرے محبوب ﷺ پہلے جتنے پیغمبر آئے رسول آئے نبی آئے تو ان کو کتاب دینے
کی باری آئی تو کتاب ایک ہی بار ان کو عطا فرمادی۔ مگر اے محبوب ہم نے آپ کیلئے
انداز بدل دیا، طریقہ بدل دیا..... آپ جہاں جہاں جاؤ گے وہاں وہاں فرشتوں کا
امام جبریل امین علیہ السلام آپ کے پیچھے پیچھے آپ کا خادم بن کر جس آیت کی جس
سورۃ کی ضرورت ہوگی تمہارے پاس لے کر حاضر ہو جائے گا۔..... پھر کیا ہوا
عظمت مصطفیٰ کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ کیونکہ کائنات کے ذرے ذرے نے دیکھا۔

محبوب غار میں تو قرآن غار میں نازل ہوا
محبوب پہاڑ پر تو قرآن پہاڑ پر نازل ہوا
محبوب بازار میں تو قرآن بازار میں نازل ہوا
محبوب بدر میں تو قرآن بدر میں نازل ہوا
محبوب خیبر میں تو قرآن خیبر میں نازل ہوا
محبوب حنین میں تو قرآن حنین میں نازل ہوا
محبوب طائف میں تو قرآن طائف میں نازل ہوا
محبوب احد میں تو قرآن احد میں نازل ہوا

محبوب خندق میں تو قرآن خندق میں نازل ہوا
 محبوب نماز میں تو قرآن نماز میں نازل ہوا
 محبوب مسجد میں تو قرآن مسجد میں نازل ہوا
 محبوب منبر پر تو قرآن منبر پر نازل ہوا
 محبوب مکہ میں تو قرآن مکہ میں نازل ہوا
 محبوب مدینہ میں تو قرآن مدینہ میں نازل ہوا
 محبوب عرش پر تو قرآن عرش پر نازل ہوا
 محبوب فرش پر تو قرآن فرش پر نازل ہوا
 محبوب حجرہ عائشہ میں تو قرآن حجرہ عائشہ میں نازل ہوا
 محبوب خلوت میں تو قرآن خلوت میں نازل ہوا
 محبوب جلوت میں تو قرآن جلوت میں نازل ہوا

حضرات محتشم! سینے سینے..... محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی ہونٹ ملتے تھے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا۔ محمد عربی آسمانوں کی طرف نگاہ اٹھاتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا۔ محمد عربی کے لب حرکت کرتے تھے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آنسو بہاتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو حکم دیتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا فرماتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی گلیوں میں چلتے تو قرآن نازل ہو جاتا تھا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بازاروں میں

چلتے تو قرآن نازل ہو جاتا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت تو دیکھو محبوب کی
 اداؤں کا نام نزول قرآن ہے بلکہ یہ جو قرآن کو مکی و مدنی عظمتوں سے نوازا گیا ہے۔
 یہ عظمت بھی، نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
 مکرمہ میں تشریف لاتے تو قرآن کی سورۃ مکی بن جاتی اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ المنورہ میں تشریف لاتے تو قرآن کی سورۃ مدنی بن جاتی، یہ ہے محمد عربی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نسبت کا فیضان کرم.....

الغرض..... حضرات محترم! سارے کا سارا قرآن مجید میرے آقا و مولا مدینہ کے
 تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوا۔
 محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا منظر کشی کی ہے۔

اک پاسے محبوب خدا دا اک پاسے کل خدائی
 ایڈی شان تے ایڈی عظمت کسے ہو انسان نہ پائی
 سارے نبیاں نالوں اُچا ایڈا اُچا ہو نہ کائی
 اعظم اوہنوں کون گھٹا وے جھدی رب کرے وڈیائی
 لمبی زلف محبوب مرے دی جیویں لمبی رات ہجر دی
 متھے وچوں لاٹاں نکلیں جیویں طلعت مہر سحر دی

سامعین محترم! محفل شب نزول قرآن اپنے عروج کی منزل طے کر رہی ہے۔ ہر
 طرف نور ہی نور ہے۔ ہر طرف سرور ہی سرور ہے۔ ہر طرف اجالا ہی اجالا ہے۔ ہر
 طرف وجدان کی کیفیت ہے۔ ہر چہرہ نور سے معمور ہے جیسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم محفل
 میں جلوہ افروز ہیں۔ ہر صاحب محفل میں ادب و احترام سے تشریف رکھیں، انشاء اللہ

جو جو نیت آپ لیکر اس محفل میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے تمام احباب کی حاجات کو پورا کر دے گا کیونکہ اس محفل پاک میں شرکت کرنے والوں کی جھولی خالی نہیں رہتی۔ اسلئے مانگنے والا حضور پر نور ﷺ سے دین کی دولت نہیں بلکہ ان کے در کی گدائی مانگے۔

بعد خدا دے سب توں افضل جہدا کلمہ پڑھے خدائی
پڑھے درود خدا جس اُتے جہدا جبریل فدائی
جتنے کوئی رسول نہ پہنچے اوہدی اوتھوں تیک رسائی
اعظم اسماں بہشت کیہ کرنی جے اوہدے درودی ملے گدائی



ہر مشکل کیلئے مجرب عمل

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

۳۱۳ بار اول و آخر درود شریف صبح نماز فجر کے بعد اور
نماز عشاء کے بعد وقت اور جگہ ایک ہو لیکن با وضو



حقانیت اہل سنت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرات محترم : اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی حمد و ثناء کے بعد آقا دو عالم فخر بنی آدم نور مجسم نبی مکرم رسول محترم نبی دو عالم، سرور دو عالم، نور دو عالم ایمان دو عالم، جان دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر لاتعداد مرتبہ درود و سلام کی نسبت انسان کیلئے ذریعہ نجات ہے بلکہ پوری انسانیت کی نجات ہے۔ آج کی عظیم الشان اور فقید المثال محفل حقانیت اہل سنت منعقد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میری اور آپ سب کی حاضری کو قبول فرما کر ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین آج کی اس نورانی ایمانی روحانی اور وجدانی محفل کی صدارت دنیائے اسلام کی عظیم روحانی شخصیت شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت ابوالبلیان علامہ محمد سعید احمد مجددی اور مہمان خصوصی مجاہد اسلام پیکر صبر و استقامت پیر محمد افضل قادری آف گجرات مسند پر تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا یہاں پر اکٹھا ہونا قبول و منظور فرمائے۔

حضرات محترم ! اس زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے فقط ایک جماعت کا ذکر خیر کرنے کیلئے یہ بزم سجائی گئی ہے۔ جس کو جماعت اہل سنت پاکستان کہتے ہیں۔ اس

جماعت کے لوگوں کا عقیدہ خوف خدا اور عشق رسول ﷺ سے سرشار اور صحابہ کرام اور نسبت اولیاء اللہ ان کا زیور ہے۔ یہ ایک ایسی پر نور جماعت ہے جو تمام محترم و مکرم لوگوں کو دل و دماغ سے مانتی ہے اور ہر کسی کے مقام اور مرتبہ کے مطابق مانتی اور جانتی ہے کیونکہ یہ اللہ کی ربوبیت سے لے کر عام آدمی کی عظمت تک سب کا رتبہ مانتی ہے۔
حضرات محترم..... ذرا توجہ فرمائیں۔

اللہ کی خالقیت کو مانیں تو اہل سنت
اللہ کی ربوبیت کو مانیں تو اہل سنت
اللہ کی واحدیت کو مانیں تو اہل سنت
اللہ کی الوہیت کو مانیں تو اہل سنت

بلکہ ہم تو.....

نبیوں کی نبوت کو مانیں تو اہل سنت
رسولوں کی رسالت کو مانیں تو اہل سنت
پیغمبروں کی پیغمبریت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی ولادت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی سیرت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی صدارت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی عدالت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی شجاعت کو مانیں تو اہل سنت
حضور کی سخاوت کو مانیں تو اہل سنت

حضور کی نسبت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی محبت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی شرافت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی دیانت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی ریاضت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی امامت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی عبادت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی خلوت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی جلوت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی شریعت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی طریقت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی قیادت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی عادت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی ذات کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی بات کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی آل کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی اولاد کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی ازواج کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی نبوت کو مانیں تو اہل سنت

حضور کی رسالت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی کمالات کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کے معجزات کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی نورانیت کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کے اختیارات کو مانیں تو اہل سنت
 حضور کی عطاۓ جنت کو مانیں تو اہل سنت..... تو پھر ہمیں کہہ دیجئے۔

فضل رب الہی اور کیا چاہئے
 مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے
 دامن مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہے
 اس کو روز جزا اور کیا چاہئے
 گنبد سبز خوابوں میں نظر آنے لگا
 حاضری کا صلہ اور کیا چاہئے
 بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
 مل رہی ہے دعا اور کیا چاہئے

سامعین محترم..... اللہ خالق کائنات نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثال و
 بے مثال بنایا اسی لئے ہم اہل سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثال و بے مثال مانتے
 اور جانتے ہیں کیونکہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لہجہ بے مثال و بے مثال
 ہے۔ آئیے ذرا تصور فرمائیے..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی.....

ولادت بھی عادت بھی
 صداقت بھی عدالت بھی

شجاعت بھی سخاوت بھی
 بشریت بھی صورت بھی
 طہارت بھی نفاست بھی
 شریعت بھی طریقت بھی
 شرافت بھی سعادت بھی
 دیانت بھی ذہانت بھی
 حقیقت بھی بصیرت بھی
 محبت بھی مودت بھی
 سنت بھی نسبت بھی
 امامت بھی قیادت بھی
 جلوت بھی خلوت بھی
 وقار بھی پیار بھی
 کردار بھی افکار بھی
 قال بھی حال بھی
 ذات بھی بات بھی
 اولاد بھی آل بھی
 اصحاب بھی ازواج بھی

الغرض سہامعین محترم نبی پاک ﷺ کی نبوت بھی اور رسالت بھی بے مثل و
 بے مثال ہے۔ شاعر کی ترجمانی

بعد خدا دے سب توں افضل جہدا کلمہ پڑھے خدائی
 پڑھے دورد خدا جس اُتے جہدا جبرئیل فدائی
 جتھے کوئی رسول نہ پہنچے اوہدی اوٹھوں تیک رسائی
 اعظم اساں بہشت کی کرنی جے اوہدے وردی ملے گدائی

دل وچ پیار نبی دا

جے چاہیں توں مومن بننا، بن خدمت گار نبی دا
 کس کم حج زکوٰۃ نمازاں جے کریں انکار نبی دا
 جے توحید دی لذت چاہیں، پہلوں کر اقرار نبی دا
 اعظم کس کم سجدے تیرے جے نہ دل وچ پیار نبی دا

سلام سرور کونین پر

درود اس پر حلیمہ نے جسے گودی میں پالا تھا
 سلام اس پر کہ جس کا بول بالا ہونے والا تھا
 درود اس پر جسے سب آمنہ کا لال کہتے ہیں
 سلام اس پر جسے صادق امین کہتے ہیں

اللہ کا دلدار

درود اس ذات اقدس پر وطن جس کا مدینہ ہے
 سلام اس پر کروڑوں جو کہ رحمت کا خزانہ ہے
 درود اس پر جسے کونین کا سردار کہتے ہیں
 سلام اس پر جسے اللہ کا دلدار کہتے ہیں

مدینے کے نظارے

جس طرف محمد ﷺ کے اشارے ہو گئے
 جتنے درے سامنے آئے ستارے ہو گئے
 اس کی نظروں میں یقیناً باغ جنت کچھ نہیں
 جس کی آنکھوں کو مدینے کے نظارے ہو گئے
 یوں شب معراج فرمایا خدا نے آپ سے
 ہم تمہارے ہو گئے اور تم ہمارے ہو گئے



بچوں کے ذہن کو تیز کرنے کیلئے

يَا عَلِيمُ - يَا اَللّٰهُ

۲۱۶ مرتبہ روزانہ نماز فجر کے بعد اول آخر درود شریف

تین تین بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔



سراپا رحمت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

سامعین محتشم ! قابلِ صد عزت و احترام واجب الاحترام محترم المقام ممتاز نعت خواں
حضرات علماء و مشائخ آج کی یہ عظیم الشان اور فقیہ المثل نورانی۔ ایمانی۔ وجدانی۔
روحانی۔ ایقانی۔ قرآنی اور محبت رسول مودت رسول، نسبت رسول ﷺ سے سرشار
محفل سراپا رحمت کے موضوع پر منعقد ہے۔ جماعت اہل سنت ضلع گوجرانوالہ کے
اراکین، معاونین، محسنین خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے

برکت والی ، عظمت والی

عزت والی ، رفعت والی

نسبت والی ، شرافت والی

رحمت والی ، الفت والی

محبت والی ، مودت والی

حکمت والی محفل منعقد کروا کر اپنی اور ہماری بخشش کا بہانہ بنا لیا۔

خدا تعالیٰ کے موتی ہیں جو ہوتے ہیں خدا والے

خدا والے محمد مصطفیٰ خیرالوری والے

نیازی میرا تو اس بات پر ایمان کامل ہے

انہیں کیا مشکلیں ہوں گی جو ہیں مشکل کشا والے

یایوں کہہ لیں۔

سر ہنز میرے گلشن دل کی کلی رہے

رحمت کی بھیک سے میری جھولی بھری رہے

یا رحمۃ اللعالمین رحمت کا واسطہ

تیرے کرم سے بات بنی ہے بنی رہے

سامعین کرام جب بھی مانگو رحمت والے تہی سے مانگو اسلئے اُن سے مانگو وہ تو

ذات ہی سخی ہے۔

ان کی رحمت کا آسرا مانگو

مانگو مانگو یہی دعا مانگو

جو بھی مانگو اے مانگنے والو

صدقہ نام مصطفیٰ ﷺ مانگو

اس لئے کہ

چاند تاروں کی بات ہوتی ہے

سامنے جب وہ ذات ہوتی ہے

ایسا لگتا ہے دن نکل آیا

جب مدینے میں رات ہوتی ہے

حضرات : یہی وجہ ہے ذات مہربان ہوتی ہے۔

ذات جب مہربان ہوتی ہے
یہ بھی اللہ کی شان ہوتی ہے
ہے جو مقبول بارگاہ حضور
آنسوؤں کی زیارت ہوتی ہے
ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امتوں کی مشکلوں کو ٹالا ہے۔

دہر کی مشکلوں کو ٹالا ہے
پستیوں سے ہمیں نکالا ہے
صرف میں کیا ہوں ساری دنیا کو
رحمت مصطفیٰ نے پالا ہے

واجب الاحترام عشاق مدینہ ذکر ہو رہا تھا نبی مکرم.....

نور مجسم..... رسول محتشم

نیر اعظم..... پیغمبر اعظم

شفیع معظم..... نبی محترم

رسول رحمت..... فخر کائنات

سرور کائنات..... حیات کائنات

رحمت کائنات..... عظمت کائنات

باعث کائنات..... شرافت کائنات

منج کائنات..... روح کائنات

جان کائنات..... آن کائنات

حسن کائنات..... جمال کائنات

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سراپا رحمت کا..... خالق کائنات جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے۔ ”ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر ساری کائنات کیلئے رحمت“
واجب الاحترام سامعین محتشم..... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت ہے..... ذرا توجہ فرمائیں۔

اک ہے رحمت ، اک ہے رحمت لیکر آنا
اک ہے رحمت اک ہے عین رحمت
اک ہے رحمت اک ہے سراپا رحمت
اک ہے رحمت اک ہے رحمت بن کر آنا

سامعین محترم..... الغرض

آدم علیہ السلام عین رحمت
شیث علیہ السلام عین رحمت
نوح علیہ السلام عین رحمت
یعقوب علیہ السلام عین رحمت
یوسف علیہ السلام عین رحمت
ہود علیہ السلام عین رحمت
ہارون علیہ السلام عین رحمت
ادریس علیہ السلام عین رحمت
ابراہیم علیہ السلام عین رحمت

اسماعیل علیہ السلام عین رحمت

یونس علیہ السلام عین رحمت

موسیٰ علیہ السلام عین رحمت

عیسیٰ علیہ السلام عین رحمت

ہر نبی کی ذات عین رحمت

ہر رسول کی ذات عین رحمت

ہر پیغمبر کی ذات عین رحمت

مگر جب میرے اور تیرے نبی کی باری آئی

زمین و زماں کے نبی کی باری آئی

مکین و مکاں کے نبی کی باری آئی

شمس و قمر کے نبی کی باری آئی

شجر و حجر کے نبی کی باری آئی

بحر و بر کے نبی کی باری آئی

خشک و تر کے نبی کی باری آئی

افلاک و فلک کے نبی کی باری آئی

سمک و سماک کے نبی کی باری آئی

جمادات و حیوانات کے نبی کی باری آئی

معدنیات و نباتات کے نبی کی باری آئی

عرش و فرش کے نبی کی باری آئی

لوح و قلم کے نبی کی باری آئی
 حور و غلاماں کے نبی کی باری آئی
 فرشتوں کے نبی کی باری آئی
 نبیوں کے نبی کی باری آئی
 رسولوں کے نبی کی باری آئی
 پیغمبروں کے نبی کی باری آئی

ہاں ہاں.....

صدیق کو صداقت دینے والے کی باری آئی
 عمر کو عدالت دینے والے کی باری آئی
 عثمان کو سخاوت دینے والے کی باری آئی
 علی کو شجاعت دینے والے کی باری آئی
 حسین کو عظمت دینے والے کی باری آئی
 صحابہ کو عظمت دینے والے کی باری آئی
 تابعین کو عزت دینے والے کی باری آئی
 ائمہ کو امامت دینے والے کی باری آئی
 ولیوں کو ولایت دینے والے کی باری آئی
 محدثین کو روایت دینے والے کی باری آئی
 مجددین کو حیات دینے والے کی باری آئی
 گناہ گاروں کو جنت دینے والے کی باری آئی
 اس محفل والوں کو عظمت دینے والے کی باری آئی

تو اللہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا۔

(اے میرے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو ساری کائنات کے ذرے ذرے کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ بلکہ ہمارے نبی کی تو ذات بھی رحمت، بات بھی رحمت، نبوت بھی رحمت، رسالت بھی رحمت۔

اب جس جو بھی لینا ہوا سے در رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہونا پڑے گا۔

عزت ملی ہے تو در رسول سے

عظمت ملی ہے تو در رسول سے

حکمت ملی ہے تو در رسول سے

رحمت ملی ہے تو در رسول سے

رفعت ملی ہے تو در رسول سے

وہ نہ ادھر نہ ادھر وہ فقط میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز

میں حاضر ہو جائیں۔

میرا محبوب وہاں اس پر عظمت عطا فرمائے گا۔ اسلئے ہم نے اس کو سارا کائنات

کا مالک و مختار بنا کر اور سر پر رحمۃ للعالمین کا تاج پہنا کر بھیجا ہے۔

سامعین محترم..... جب بھی نعت حضور ہوتی ہے

نیند آنکھوں سے دور ہوتی ہے

ان کی محفل جہاں بھی ہو صائم

ان کی آمد ضرور ہوتی ہے

سامعین محترم..... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ اے محبوب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

محبوب مدینہ..... سرکارِ دو عالم..... شفیع معظم
نور مجسم..... رحمت عالم..... جان عالم
ایمان عالم..... نور عالم..... سکون عالم
ایقان عالم..... بلکہ مقصد کائنات..... مقصود کائنات
شان کائنات..... جان کائنات..... ایمان کائنات
آن کائنات..... رحمت کائنات..... برکت کائنات
عزت کائنات..... عظمت کائنات..... رفعت کائنات
سعادت کائنات..... شرافت کائنات..... نجات کائنات
حسن کائنات..... جمال کائنات..... مکرم کائنات
اشرف کائنات..... بلکہ آمنہ کے لال..... پیکرِ حسن و جمال
صاحب شرف و کمال..... صاحب فضل و کمال
اللہ کے دلدار..... نبیوں کے تاجدار
امت کے غمخوار..... عاشقوں کے دلوں کا قرار
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت ہے۔

حضرات محترم..... اب ذرا غور فرمائیں کہ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں کہاں جلوہ نما ہے اور کن کن کیلئے رحمت ہے۔

زمین و زماں کیلئے رحمت

مکیں و مکاں کیلئے رحمت
 شمس و قمر کیلئے رحمت
 شجر و حجر کیلئے رحمت
 بحر و بر کیلئے رحمت
 برگ و ثمر کیلئے رحمت
 افلاک و فلک کیلئے رحمت
 جمادات و حیوانات کیلئے رحمت
 معدنیات و نباتات کیلئے رحمت
 پتھروں کے لئے رحمت
 عرب عجم کے لئے رحمت
 حور و غلاماں کے لئے رحمت
 فرشتوں کے لئے رحمت

نبیوں کیلئے رحمت..... رسولوں کیلئے رحمت
 پیغمبروں کیلئے رحمت..... صحابہ کیلئے رحمت
 آئمہ کرام کیلئے رحمت..... اولیاء اللہ کیلئے رحمت
 مجددین کیلئے رحمت..... محدثین کیلئے رحمت
 عابدین کیلئے رحمت..... ساجدین کیلئے رحمت
 کاملین کیلئے رحمت..... کاملین کیلئے رحمت
 ذاکرین کیلئے رحمت..... زاہدین کیلئے رحمت
 عاشقین کیلئے رحمت..... عارفین کیلئے رحمت

مفسرین کیلئے رحمت..... مقربین کیلئے رحمت
جنوں کیلئے رحمت..... بشروں کیلئے رحمت

ہاں ہاں.....

عرش والوں کیلئے رحمت..... فرش والوں کیلئے رحمت

لوح و قلم والوں کیلئے رحمت، سدرۃ المنتہی والوں کیلئے رحمت

جنت والوں کیلئے رحمت..... جہنم والوں کیلئے رحمت

ذرا زور سے کہہ دو.....

محفل والوں کیلئے رحمت..... انتظام کرنیوالوں کیلئے رحمت

انصرام کرنے والوں کیلئے رحمت..... آئیوا لوں کیلئے رحمت

جانے والوں کے لئے رحمت..... تیرے لئے رحمت

میرے لئے رحمت..... اپنوں کے لئے رحمت

غیروں کے لئے رحمت..... دشمنوں کے لئے رحمت

دوستوں کے لئے رحمت..... قبر والوں کے لئے رحمت

قیامت والوں کیلئے رحمت..... پل صراط والوں کیلئے رحمت

معلوم ہوا..... اس کائنات میں سب سے بڑی چیز رحمت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

دولت ہے بڑی چیز، نہ ثروت ہے بڑی چیز

عزت ہے بڑی چیز، نہ شہرت ہے بڑی چیز

کوثر ہے بڑی چیز ، نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمت عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

نبی (ﷺ) کی محفل

اپنا نصیب اس سے سمجھو کہ جگمگایا
جس نے میرے نبی کی محفل کو سجایا
وہ چاہے گا بھلا کیوں کسی اور کے در پہ آقا
جب قاسم جہاں خود رب نے تمہیں بنایا
جو بھی غلام آیا دنیا کی ٹھوکروں میں
سرکار کے کرم نے اس کو گلے لگایا
ہوتے ہیں دور سارے رنج و الم ہمارے
نعت نبی کو ہم نے جب بھی ہے گنگنایا
اعزاز یہ دیا ہے مجھ کو میرے نبی نے
حسرت معین ہے یہ تربت وہاں ہو میری
پڑتا ہو جس جگہ پر گنبد کا اُن کے سایہ
محفل سرکار کی کیا بات ہے

ہر طرف انوار کی برسات ہے
محفل سرکار کی کیا بات ہے
رات جو گزری نبی کے ذکر سے
دن سے بہتر وہ ہماری رات ہے

کیوں میں مانگوں جب مرے کشکول میں
 نقش نعل پاک کی خیرات ہے
 کیوں پریشاں ہوں میں عقیقی کیلئے
 شافع روز جزا وہ ذات ہے
 یوں تو گنبد ہیں جہاں میں ہر جگہ
 گنبد خضراء تیری کیا بات ہے
 نوشہ بزم جناں کے واسطے
 انبیاء کی صف بہ صف بارات ہے
 کس طرح لکھوں میں مدحت آپ کی
 جب مدح خواں خود خدا کی ذات ہے
 کس قدر ریحان خوش قسمت ہے تو
 تیری بخشش کا وسیلہ نعت ہے

دربار محمد سے شفا مانگی ہے

گنبد خضریٰ کے دامن کی ہوا مانگی ہے
 ہم نے مرنے کی مدینے میں دعا مانگی ہے
 زندگی مانگی کسی نے تو کسی نے جنت
 ہم فقیروں نے مدینے کی فضا مانگی ہے
 المدد یا نبی امت نے تمہاری تم سے
 کالی کالی کی پناہ بہر خدا مانگی ہے

مرض بڑھتا نہیں مٹ جاتا ہے عشرت انکا
 جس نے دربار محمد سے شفا مانگی ہے
ذکر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ادب سے نام کو چوم لیتا ہوں
 غموں کے نقش مٹا کر میں جھوم لیتا ہوں
 خیال سرور عالم میں کھو کے اے خالد
 تمام عرصہ ہستی میں گھوم لیتا ہوں

بخشش کا سامان

ثنائے محمد جو کرتے رہیں گے
 وہ دامن سرعقیدت کے جھکتے رہیں گے
 جدھر سے محمد گزرتے رہے ہیں
 حیات ان پر قربان ہوتی رہے گی
 جوان کی محبت میں گرفتار ہوتا رہے گا



ایصال ثواب

مَحَمَّدٌ وَنُصَلِّيَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ

واجب الاحترام و معزز و محترم حاضرین کرام

اللہ خالق کائنات کی حمد ثناء کے بعد آقائے دو عالم نور مجسم شفیع معظم رسول محترم نبی مکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں حد یہ درود و سلام کے ذریعہ حضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے پیش فرمائیں۔

حضرات ذی وقار..... آج کی یہ عظیم الشان و فقید المثال محفل پاک صوفی با صفا پیر طریقت نازش اہل سنت مولانا دل محمد نقشبندی مجددی کے ایصال ثواب کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ بے نیاز میں التجا ہے کہ وہ بابرکت محفل پاک کو اپنی بلند بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرات محترم، واجب الاحترام دوستو.....

ہم سب بہت ہی خوش نصیب ہیں جو اس بابرکت اور عظمت والی محفل میں شرکت کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ کوئی عام محفل نہیں ایسی محافل میں قسمت و عظمت والے لوگ ہی شرکت کرتے ہیں۔

عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

محبوب کی محفل کو محبوب ہی سجاتے ہیں

آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلا تے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

الغرض..... حضرات ذی وقار! آج کل ایصالِ ثواب کی محافل پر کچھ لوگ

اعتراض کرتے ہیں اور ہم اہل سنت و جماعت اس کو بڑے اہتمام و انصرام کے ساتھ

منعقد کرتے ہیں۔ آئیے ذرا اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کیا ہے؟

اور ایصالِ ثواب کس کو کہتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کا کیا معنی ہے؟

ایصالِ باب افعال کا مصدر ہے جس کا مادہ (و۔ ص۔ ل) ہے۔ جس کا معنی ہے

ملنا۔ پہنچنا (لازم) جب یہ باب افعال سے آئے تو متعدی ہونے کی وجہ سے اس کا

معنی پہنچانا ہو جاتا ہے۔ (المعجم ۹-۱۰)

دوسرا یہ کہ ایصالِ ثواب کا اصطلاحی معنی آج کے دور کے مطابق ایصالِ ثواب سے

یہ مراد ہے کہ کوئی آدمی اپنے نیک اعمال اور عبادات (مثلاً) نقلی نماز، تلاوت

قرآن، تسبیحات، درود و سلام، مساجد اور مدارس کی تعمیر وغیرہ کا اجر و ثواب اپنے کسی

بھی فوت شدہ عزیز، دوست اور محسن رشتہ دار کو پہنچاتے کی نیت و قصد کرتے ہیں۔

حضرات محترم! ایصالِ ثواب زندوں اور مردوں دونوں احباب کو فائدہ دیتا ہے کیونکہ

ایصالِ ثواب کی محفل ہر حال میں باعثِ برکت ہے۔

ایصالِ ثواب زندوں کیلئے باعثِ راحت ہے

ایصالِ ثواب مردوں کیلئے باعثِ راحت ہے

ایصالِ ثوابِ زندوں کیلئے باعثِ عظمت ہے
 ایصالِ ثوابِ مردوں کیلئے باعثِ عظمت ہے
 ایصالِ ثوابِ زندوں کیلئے باعثِ نجات ہے
 ایصالِ ثوابِ مردوں کیلئے باعثِ نجات ہے
 ایصالِ ثوابِ زندوں کیلئے باعثِ بلندیِ درجات ہے
 ایصالِ ثوابِ مردوں کیلئے باعثِ بلندیِ درجات ہے
 ایصالِ ثوابِ زندوں کیلئے باعثِ عزت ہے
 ایصالِ ثوابِ مردوں کیلئے باعثِ عزت ہے
 ایصالِ ثوابِ زندوں کیلئے باعثِ بخشش ہے
 ایصالِ ثوابِ مردوں کیلئے باعثِ بخشش ہے

معلوم ہوا..... ایصالِ ثواب کی محفل ہر حال میں ہر وقت ہر انداز میں لیکن قرآن و سنت کے مطابق ہو تو زندوں کیلئے اور مردوں کیلئے باعثِ بخشش بھی ہے اور باعثِ نجات بھی ہے بلکہ ترقی اور بلندیِ درجات بھی ہیں۔

اس لئے سامعینِ محترم ہمیں اپنے فوت شدہ احباب دوست عزیز رشتہ دار کیلئے ایصالِ ثواب کی پُر نور محافل کا انتظام و انصرام کروانا چاہیے کیونکہ مرنے کے بعد والدین اور عزیز دوستوں کا حق ادا کرنے کا بہترین ذریعہ محفلِ ایصالِ ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جل ہمیں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایسی بابرکت محافل منعقد کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضراتِ محترم انسان کی نجات کا واحد مرکز ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ ہم مل کر اسی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اسی لئے

جو خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں
 نجات کے انہیں مژدے سنائے جاتے ہیں
 میں ان کے در کا گدا ہوں مجھے کمی کیا ہے؟
 جہاں فقیر بھی سلطان بنائے جاتے ہیں
 نبی کے نور کا صدقہ ہے جاری و ساری
 کہ اب بھی دونوں جہاں جگمگائے جاتے ہیں
 نبی کے ذکر سے دل کو سکون ملتا ہے
 وہ میرے دل کو مدینہ بنائے جاتے ہیں
 عجب ڈھنگ ہے محشر میں پردہ پوشی کا
 کہ بے حساب ہمیں بخشوائے جاتے ہیں

حضرات ذی وقار..... محفل ایصال ثواب جاری و ساری ہے۔ اب سلسلہ
 خطابات شروع ہونے والا ہے۔ خطیب سب ہی اچھے ہوتے ہیں مگر وہ خطیب جس
 کی تقریر کی ابتداء بھی کلام اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین ہو اور اپنے
 موضوع پر ہر بات دلیل سے کرے وہ خطیب بے مثل و بے مثال ہوتا ہے کیونکہ
 قرآن مجید و فرقان حمید میں ہر چیز کا ذکر اور علم اللہ نے فرما دیا ہے۔ آئیے حضرات توجہ
 فرمائیں منظر کشی کر رہا ہوں کہ کس کس کا ذکر ہے قرآن میں.....

دین و دنیا کا ذکر قرآن میں
 قبر و حشر کا ذکر قرآن میں
 چاند تاروں کا ذکر قرآن میں

لوح و قلم کا ذکر قرآن میں
 کعبہ قوسین کا ذکر قرآن میں
 جنت دوزخ کا ذکر قرآن میں
 جنتیوں و دوزخیوں کا ذکر قرآن میں
 نبیوں کے علوم کا ذکر قرآن میں
 رسولوں کے اختیارات کا ذکر قرآن میں
 پیغمبروں کے آداب کا ذکر قرآن میں
 اللہ کے محبوبوں کے انعامات کا ذکر قرآن میں
 صحابہ کی عظمت کا ذکر قرآن میں
 تابعین کی مرتبت کا ذکر قرآن میں
 اہلبیت کی طہارت کا ذکر قرآن میں
 ائمہ کی امامت کا ذکر قرآن میں
 شہیدوں کے درجات کا ذکر قرآن میں
 عابدین کی عبادت کا ذکر قرآن میں
 ساجدین کی سجدہ ریزیوں کا ذکر قرآن میں
 ذاکرین کی ریاضت کا ذکر قرآن میں
 کاملین کی کاملیت کا ذکر قرآن میں
 عاشقین کی محبت کا ذکر قرآن میں
 تاجروں کی تجارت کا ذکر قرآن میں

سامعین محترم..... یہ سب کرم آقا مدینہ والے کا کہ ہمیں بخشش کے مژدے

سنائے جاتے ہیں۔ کیونکہ نہ ہوں اس لیے کہ

برس رہی ہے کرم کی گھٹا مدینے میں
یہ اس لئے کہ ہیں مصطفیٰ مدینے میں
وسیلہ لے کے محمد کا رب سے مانگو دعا
کبھی بھی رد نہیں ہوتی دعا مدینے میں
یہ رہ گزر ہے حبیب خدا کی اے لوگو
ادب کرو کہ ادب کی ہے جامدینے میں
کہیں حضور کے آرام میں خلل نہ پڑے
ادب سے چلتی ہے باد صبا مدینے میں
کوئی بھی مرض ہو دکھ درد ہو یقین کرو
کہ ہر مرض کا ہے دار الشفاء مدینے میں
سکندر اور کسی در پہ کیا ملے گا تجھے
خدا مدینے میں ہے مصطفیٰ مدینے میں

سامعین محترم.....

مدینہ کی کیا باتیں ہیں..... ہر مومن کا دل بے قرار ہے مدینہ کیلئے

مجھے بھی مدینے بلا میرے مولا
کرم کی تجلی دکھا میرے مولا
بہت بے قراری کے عالم میں ہوں میں
میری بے قراری مٹا میرے مولا

جگا میرے مولا

یہ دونوں جہاں تیرے زیر اثر ہیں
جو تجھ کو نہ مانیں بڑے بے خبر ہیں
نہیں جانتے جو بھی تیرے غضب کو
انہیں غفلتوں سے جگا میرے مولا



ان کی یادوں کو جو سینے میں بسا لیتے ہیں
اپنے دامن میں انہیں آقا چھپا لیتے ہیں
دور رہتے ہیں مدینے سے جو آقا کے غلام
اپنے سینوں کو مدینہ وہ بنا لیتے ہیں
یاد آتی ہیں مدینے کی بہاریں جب بھی
چشم بے چین سے چند اشک بہا لیتے ہیں



رزق کی برکت کیلئے

یا رِزَاقُ - یا اللہ

۵۶۴ بار۔ اول و آخر درود پاک ۱۱۔ ۱۱ بار عشاء کی نماز
کے بعد ۴ دن تک پڑھیں۔

کیا کیا ملا ہم کو مدینے سے

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَمَرْفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضرات ذی وقار اور واجب الاحترام سامعین..... اللہ خالق کائنات
جل جلالہ کی حمد و ثناء کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کا ذکر پاک کرنے کیلئے یہ محفل
منعقد کی گئی ہے۔ مدینہ کی برکات اور عظمت کیونکر کوئی بیان کر سکتا ہے۔
دلوں کا قرار مدینہ آنکھوں کا تارا مدینہ
چہرے کا حسن مدینہ مومن کی نجات مدینہ
بیماروں کیلئے شفا مدینہ گناہگاروں کیلئے بقا مدینہ
بے قراروں کیلئے قرار مدینہ بے سہاروں کیلئے سہارا مدینہ

واجب الاحترام دوستو! آج یہ محفل عظمت و وقار مدینہ بیان کرنے کیلئے منعقد کی گئی
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی عظمت کو بیان کر کے
اپنی بخشش کا سامان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نبی کے نام پہ سو جان سے قربان ہوتے ہیں
خدا شاہد وہی صاحب ایمان ہوتے ہیں
جو ان کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں محبت سے

رسول اللہ ان کے گھر میں خود مہمان ہوتے ہیں
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی محافل کو سجانے والوں پر نزول رحمت
پروردگار ہوتی ہے۔

نزول رحمت پروردگار رہے ان پر
جو ورد صل علی صبح و شام کرتے ہیں
خدا کی بزم میں ہوتا ہے تذکرہ ان کا
جو ان کے ذکر کے جلوؤں کو عام کرتے ہیں
حضرات محترم..... قیامت کا دن ہوگا نفسا نفسی کا عالم ہوگا ہر کوئی اپنے اعمال پر بخشش
کی امید کرے گا لیکن قربان جاؤں غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اپنی بخشش کیلئے نعت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنائیں گے انشاء اللہ الرحمن۔ اس لئے

اور تو کچھ نہیں عمل میرے پاس
مجھ خطا کار کو سرکار کی رحمت کی ہے آس
پوچھے جائیں گے سر حشر جب اعمال میرے
ان کی مدحت کو بناؤں میں بس بخشش کی اساس
کچھ لوگوں کا عقیدہ تو دیکھو

کیا پوچھتے ہو ہم سے کیا نظر آیا
ہم کو مدینے میں بھی کعبہ نظر آیا
جس سمت انھیں ساقی کوثر کی نگاہیں
تا حد نظر نور کا دریا نظر آیا

دم توڑنے والے تھے مدینہ کے مسافر
جان آگئی جب گنبد خضریٰ نظر آیا
ہر اک سر حشر لیا نام محمد ﷺ
بخشش کا یہی ایک سہارا نظر آیا

سامعین محترم..... مومنین کی بخشش کا سہارا فقط ذات مصطفیٰ ﷺ ہے تو پھر
کیوں نہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کے رنگ میں عید میلاد
منا کر اپنی بخشش کا سامان کریں۔ شاعر نے اس کی کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

آقا کے غلاموں کو اب عید منانے دو
سرکار کی آمد ہے راہوں کو سجانے دو
چمچا ہے یہی ہر سو کہتا ہے یہ ہر کوئی
تشریف نبی لائے محفل کو سجانے دو
گھر گھر میں چراغاں ہے رحمت کا اُجالا ہے
آقا کی ثناء کر کے تقدیر جگانے دو
خوشیاں ہیں سبھی کرتے سرکار کی آمد پر
اک نعت نبی یارو مجھ کو بھی سنانے دو
ہے نور محمد ﷺ کی سب روشنی دنیا میں
سب کچھ ہے بشیر ان کا صدقہ تو لٹانے دو

حضرات محترم..... لوگ خود ہی میلاد کی خوشی نہیں کرتے بلکہ اپنے رشتہ داروں کو
بھی یہ کہتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مقدر پر کتنا ناز ہے کہ ہماری طرف

اللہ کا رسول تشریف لایا۔
 سینے سینے..... حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سرکار کی آمد پر کیسے خوشیاں مناتی تھیں۔ انہی
 کی زبانی سماعت فرمائیے۔

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ
 میرے گھر میں خیر الوریٰ آگئے ہیں
 بڑے اونچ پر ہے میرا اب مقدر
 میرے گھر حبیب خدا آگئے ہیں
 اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں
 معطر معطر ہیں ساری فضائیں
 یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اٹھالے
 کہ ہیں ہر طرف اب اُجالے اُجالے
 اٹھو بہر تعظیم نور الحسن اب
 لحد میں رسول خدا آگئے ہیں

حضور آگئے ہیں :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر طرف ہو رہا تھا جس جس کی طرف میرا محبوب
 رسول بن کر تشریف لائے۔ اس نے اسی طرح خوشی منائی۔ ذرا توجہ فرمائیں۔

عرش والوں نے خوشی منائی، فرش والوں نے خوشی منائی

مشرق والوں نے خوشی منائی، مغرب والوں نے خوشی منائی

شمال والوں نے خوشی منائی، جنوب والوں نے خوشی منائی

مکہ والوں نے خوشی منائی، مدینہ والوں نے خوشی منائی
عرب والوں نے خوشی منائی، عجم والوں نے خوشی منائی
حور و غلاماں نے خوشی منائی، فرشتوں نے خوشی منائی
جن و بشر نے خوشی منائی، لوح و قلم نے خوشی منائی

زمین و زماں نے خوشی منائی
مکین و مکاں نے خوشی منائی
شمس و قمر نے خوشی منائی
شجر و حجر نے خوشی منائی
بحر و بر نے خوشی منائی
خشک و تر نے خوشی منائی
افلاک و فلک نے خوشی منائی
فضاؤں اور خلاؤں نے خوشی منائی
خلق و خلاق نے خوشی منائی
صحرا و دریا نے خوشی منائی

ہاں ہاں..... حضرات محترم

جمادات و حیوانات نے خوشی منائی
معدنیات و نباتات نے خوشی منائی
نبیوں نے خوشی منائی، رسولوں نے خوشی منائی
پیغمبروں نے خوشی منائی۔ ولیوں نے خوشی منائی

محدثین نے خوشی منائی ، مجددین نے خوشی منائی
 عابدین نے خوشی منائی ، ساجدین نے خوشی منائی
 کاملین نے خوشی منائی ، کاملین نے خوشی منائی
 عاشقین نے خوشی منائی ، عارفین نے خوشی منائی
 مفسرین نے خوشی منائی ، مقررین نے خوشی منائی
 جنت والوں نے خوشی منائی ، جہنم والوں نے خوشی منائی
 بلکہ ذرے ذرے نے خوشی منائی پتے پتے نے خوشی منائی

ذرا بلند آواز سے کہہ دو۔

ساری کائنات نے حضور کی آمد کی خوشی منائی لیکن کس نے نہیں منائی تو سنو۔

نثار پھری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے

ہمیں محافل میلاد سجانے کی انتظام و انصرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اور

انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہوتا رہے گا اور ہر جگہ

پر آقا دو عالم کا چہ چا ہوتا رہے گا۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم

مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

سامعین محترم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر مسلمان گلیوں اور بازاروں کو سجاتے ہیں یہ اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے جس کو آقا دو عالم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی ہے وہ خوشی سے محافل کو منعقد کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ، یہی ان کیلئے ذریعہ نجات بن جائے گا۔

چاند اترا فلک سے زمین پر
ساری دنیا کو مژدہ سنا دو
آج میلاد ہے میرے مصطفیٰ کا
سارے گلیاں اور بازار سجا دو

☆☆☆☆☆☆

مچی ہے دھوم سدرہ پر حبیب پروردگار آیا
جناں کی سیر کرنے کو عرب کا شہسوار آیا
مکان و لامکان کی وسعتیں مرکز پہ سمٹی تھیں
کہ تھا جس وقت صائم یار کے پہلو میں یار آیا

بہار آئی

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمین کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی
وہ آئے تو منادی ہو گئی صائم زمانے میں
بہار آئی ، بہار آئی ، بہار آئی ، بہار آئی

❖❖❖❖❖❖❖

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ
الرُّسُلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

سامعین محترم..... واجب الاحترام علامہ و مشائخ عظام و برادران اہل سنت ادب
خوردگان نگاہ محبت۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد و ثناء کے بعد حضور اکرم نور مجسم رسول
مکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے آج کی یہ عظیم الشان اور فقید المثال محفل
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفرنس میں تمام اہل اسلام اور عشاقِ مدینہ کو اپنی اور انتظامیہ کی
طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ بے نیاز میں التجا ہے
کہ اس بابرکت اور عظمت والی محفل میلاد کو اپنے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے
نوازا اور انتظام اور انصرام کرنے والے معاونین کو دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی
عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سامعین محترم..... جب بھی میلادِ پاک کا مہینہ آتا ہے ہر مومن کا چہرہ خوشی
سے جھوم اٹھتا ہے۔

ہر طرف خوشی ہی خوشی..... ہر طرف امن ہی امن

ہر طرف پیار ہی پیار..... ہر طرف الفت ہی الفت

ہر طرف عقیدت ہی عقیدت..... ہر طرف برکت ہی برکت

ہر طرف رحمت ہی رحمت..... ہر طرف محبت ہی محبت

ہر طرف نور ہی نور سے..... کائنات منور ہو رہی ہوتی ہے

اور مومنوں کی زبان پر ایک ہی ترانہ ہوتا ہے۔

فلک کے نظارو ، زمیں کی بہارو
سب عیدیں مناؤ ، حضور آگئے ہیں
اٹھو غم کے مارو ، چلو بے سہارو
خبر یہ سناؤ ، حضور آگئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا
وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کجکلا ہوا! ارے بادشاہو!
نگاہیں جھکاؤ ، حضور آگئے ہیں
ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا
اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی
مرے گھر میں آؤ ، حضور آگئے ہیں
ہواؤں میں جذبات ہیں مرجا کے
فضاؤں میں نعمات صل علی کے
دروودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے

زباں پر سجاؤ ، حضور آگئے ہیں
واجب الاحترام دوستو ! تمام حاضرین محفل ذرا محبت سے میرے ساتھ مل کر پکارو۔
آپ نے پکارنا ہے۔ مرحبا..... یا مصطفیٰ

جھوم کے سارے پکارو مرحبا یا مصطفیٰ
چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ کے اے عصیاں شعارو مرحبا یا مصطفیٰ
بگڑی قسمت کو سنورو مرحبا یا مصطفیٰ
مفلسو غربت کے مارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ کے دامن کو پیارو مرحبا یا مصطفیٰ
کہہ دو کعبے کے مینارو مرحبا یا مصطفیٰ
سبز گنبد کے نظارو مرحبا یا مصطفیٰ
دھوم ہے عطار ہر سو شاہ کے میلاد کی
جھوم کر تم بھی پکارو مرحبا یا مصطفیٰ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

جہاں میں عید مناؤ حضور آئے ہیں
فلک فلک کے ستاروں نے جگمگا کے کہا
چمن چمن میں نظاروں نے مسکرا کے کہا
قدم قدم پہ بہاروں نے گنگنا کے کہا
دھنک دھنک کی قطاروں نے کھل کھلا کے کہا

وفا کے دیپ جلاؤ ، حضور آئے ہیں
 وہ جن کے نور سے روشن ہوئے ہیں لوح و قلم
 وہ جن کا لطف و کرم ہے خدا کا لطف و کرم
 وہ جن کے حسن کی کھاتا ہے کبریا بھی قسم
 وہ جن کے در کے گدا ہیں شہان عرب و عجم
 راہوں میں آنکھیں بچھاؤ حضور آئے ہیں
 یہ بات سب کو بتا دو حضور آئے ہیں
 بچانے پیار کی ناؤ حضور آئے ہیں
 نگر نگر کو سجاؤ حضور آئے ہیں



یَا غَفَّارُ۔ یَا غَفَّارُ۔ یَا غَفَّارُ۔

گناہوں کی نجات کیلئے

یَا غَفَّارُ۔ یَا غَفَّارُ۔ یَا غَفَّارُ۔

۵۰۰ بار، نماز عشاء کے بعد اول آخر و رود شریف

۱۱۔ ۱۱ بار... ۴۱ دن تک وظیفہ پڑھیں۔

معراج مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْإِنشَاءِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُسامعین محترم! واجب الاحترام عشاق رسول شمع رسالت کے پروانوں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و
ثناء کے بعد

آقائے دو عالم..... فخر بنی آدم..... نور مجسم

رحمت کائنات..... رفعت کائنات..... حیات کائنات

رسول معظم..... نبی مکرم..... پیغمبر اسلام

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ عالی میں حدیہ درود و سلام کے گجرے پیش فرمائیں۔
 آج کی عظیم الشان اور فقید المثال روحانی، ایمانی، وجدانی، ایتانی اور انوار و تجلیات سے
 منور و معطر محفل معراج النبی ﷺ حضور کے سفر معراج مبارک کی یاد تازہ کرنے کیلئے
 منعقد کی گئی ہے۔ آج کی پُر نور و پُر سرور محفل کی صدارت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت
 علامہ مفتی محمد امین صاحب نقشبندی مجددی آف فیصل آباد فرما رہے ہیں۔ جامع مسجد نور
 مدینہ کی انتظامیہ اور معاونین و محسنین خراج تحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے اس
 بابرکت و عظمت، عزت و رفعت، نجات و بخشش والی رات کو منانے کا اہتمام و انصرام کیا

تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ کے پیارے پیارے سبز گنبد کی طرف نگاہ کر کے ایک بار
سبحان اللہ کہہ دیجئے۔

سہانی رات ہے شمس الضحیٰ کی بات کرو
ستارو آؤ رُخ مصطفیٰ کی بات کرو
تکیرو بعد میں کوئی دوسرا سوال کرو
خدا را پہلے مرے مصطفیٰ کی بات کرو

عرشاں دا والی

دیکھن نوں اوہ ساڈے ورگا پراسیں کدڑاں اس مثل دے
پتھر لعل دے بھانہیں وکدا پھل کنڈیاں نال نہ ٹل دے
جو اسرار حضور تے کھلے اوہ ہر اک تے نہیں کھندے
اعظم اوہ عرشاں تے پھر دا اسیں گلیاں دے وچ رُل دے

دلہن وانگ سجایا

رات معراج آسماناں تاکیں رب دلہن وانگ سجایا
سارے جلوے اکٹھے کر کے اک نوری تاج بنایا
نال پیار بلا تشبیہوں محبوب دے سر پہنایا
ایدوں آگے دی خبر نہیں اعظم رب کیہ کیہ جھولی پایا

فرشتے بھی یوں پکاراٹھے.....

کوئی مہمان بلایا جا رہا ہے

فلک پھر کیوں سجایا جا رہا ہے کوئی مہمان بلایا جا رہا ہے
کھڑے ہیں صف بہ صف حور و ملائک کوئی نغمہ سا گایا جا رہا ہے

سلامی کے لئے ہیں جبرئیل حاضر انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے
حضرات محترم! ساری کائنات سو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے دیدار
کیلئے آسمانوں پر بلایا اور حضرت جبرائیل کو پیغام کیلئے بھیجا۔ تو

جبرائیل نے آن جگایا، جدوں سوں گیا زمانہ
بن ٹھن کے محبوب خدادا ہو یا عرشاں ول روانہ
جس جا اُتے جاندا کوئی نہیں اوتھے پہنچیا نبی یگانہ
اعظم دیدی خاطر سدیا وچ بن گیا سیر بہانہ

پھر ایک شاعریوں بول اٹھا.....

ہن ساری دنیا سوں گئی اے عرشاں تے آجا چپ کر کے
گلاں ہوون راز نیاز دیاں کجھ سن لے سنا جا چپ کر کے
آج بخشش دیاں بدکاراں نوں گنہگاراں اوگن ہاراں نوں
اُمت دے گناہ دے دفتر دستخط کروا جا چپ کر کے

☆☆☆☆☆☆☆☆

عرض کیتی جبرئیل تلیاں نوں مل کے
چلو آقا حق دا پیام آ گیا اے
سواری لٹی درتے ہے براق آیا
واگاں پھرن نوں غلام آ گیا اے

واجب الاحترام دوستو! شب معراج کی رات بڑی بابرکت رات ہے۔ اس میں
فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

معراج کی رات..... برکت والی رات

معراج کی رات..... عظمت والی رات

معراج کی رات..... عزت والی رات

معراج کی رات..... رفعت والی رات

معراج کی رات..... شرافت والی رات

معراج کی رات..... رحمت والی رات

معراج کی رات..... نجات والی رات

معراج کی رات..... ملاقات والی رات

معراج کی رات..... مناجات والی رات

معراج کی رات..... عبادت والی رات

معراج کی رات..... زیارت والی رات

معراج کی رات..... راحت والی رات

معراج کی رات..... فرحت والی رات

معراج کی رات..... مغفرت والی رات

معراج کی رات..... عروج والی رات

معراج کی رات..... اعراج والی رات

معراج کی رات..... انعام والی رات

معراج کی رات..... مقام والی رات

معراج کی رات..... بخشش والی رات

معراج کی رات..... رافت والی رات

معراج کی رات..... تجلیات والی رات

الغرض..... معراج کی رات..... ذات خدا کی ذات مصطفیٰ ﷺ سے ملاقات کی

رات..... کیونکہ یہ وہ رات ہے جس میں.....

خدا نے مصطفیٰ کو دیکھا..... مصطفیٰ نے خدا کو دیکھا

خدا نے مصطفیٰ کا دیدار کیا..... مصطفیٰ نے خدا کا دیدار کیا

خدا مصطفیٰ کے قریب ہوا..... مصطفیٰ خدا کے قریب ہوا

خدا نے مصطفیٰ کی زیارت کی..... مصطفیٰ نے خدا کی زیارت کی

خدا نے مصطفیٰ سے کلام کیا..... مصطفیٰ نے خدا سے کلام کیا

اس برکت والی رات میں اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو عرش پر بلا کر کیا
کیا عطا فرمایا۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے کیا ملا۔ تو ہم کہتے ہیں
اللہ نے ہمیں رسول کائنات ﷺ کے طفیل کیا کیا عنایت نہیں فرمایا۔

وہ نہ ہوتے تو نماز نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو روزہ نہ ملتا

وہ نہ ہوتے تو حج نہ ملتا

وہ نہ ہوتے تو زکوٰۃ نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو شریعت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو طریقت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو طہارت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو شرافت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو صداقت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو عدالت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو سخاوت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو شجاعت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو عبادت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو ریاضت نہ ملتی
وہ نہ ہوتے تو امامت نہ ملتی
وہ نہ ہوتے تو ولایت نہ ملتی
وہ نہ ہوتے تو جنت نہ ملتی
وہ نہ ہوتے تو نجات نہ ملتی
وہ نہ ہوتے تو سنت نہ ہوتی
وہ نہ ہوتے تو نبوت نہ ہوتی
وہ نہ ہوتے تو رسالت نہ ہوتی

سینے سینے..... خدا کی ذات بھی نہ ملتی

زمین و زماں نہ ہوتے..... مکین و مکان نہ ہوتے
شمس و قمر نہ ہوتے..... شجر و حجر نہ ہوتے
بحر و بر نہ ہوتے..... عرش و فرش نہ ہوتے
مشرق و مغرب نہ ہوتے..... شمال و جنوب نہ ہوتے
قرآن و حدیث نہ ہوتی..... انجیل و تورات نہ ہوتی

بلکہ نہ تم ہوتے نہ میں ہوتا..... نہ یہ دن ہوتا..... نہ رات ہوتی..... نہ ذات ہوتی...
..... نہ بات ہوتی۔ اس لئے کہ

بات ان پر جو چھوڑ دیتے ہیں	دل شکستہ وہ جوڑ دیتے ہیں
بدلیاں عاصیوں پہ رحمت کی	میرے آقا۔ نچوڑ دیتے ہیں
ہاتھ قدرت کے ان کے دشمن کو	توڑ دیتے ، مروڑ دیتے ہیں
کیا تعلق خدا سے ہے ان کا	ان سے رشتہ جو توڑ دیتے ہیں
جس طرف وہ نظر نہیں آتے	ہم وہ راستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض وہ جدھر رخ موڑ دیتے ہیں
ایک شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاؤں کا ذکر کچھ یوں کیا ہے۔

دو جہاں کی نعمتیں مولا سے پاتے آپ ہیں

دینے والا ہے خدا لیکن دلاتے آپ ہیں

اپنا صدقہ اپنے ہاتھوں سے لٹاتے آپ ہیں

اہل عالم کو کھلاتے اور چلاتے آپ ہیں

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت، امام اہل سنت، پیکر علم و حکمت، پروانہ عشق
رسالت، ثنار محبت نبوت، کشتہ شمع رسالت، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
نے آپ کی عطاؤں کا ذکر یوں فرما کر اپنی محبتوں کی معراج کروائی ہے۔

لا اوت العرش جس کو ملا ان سے ملا

بٹی ہے کوئین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

واہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے تو بات ہی ختم کر دی کائنات کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کی عطا
سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی میں ہر نعمت تقسیم ہوتی ہے۔



غوثیہ کتب خانہ

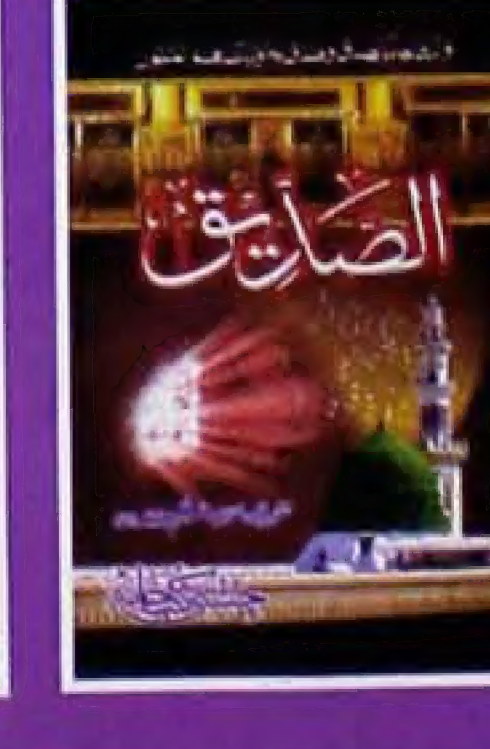
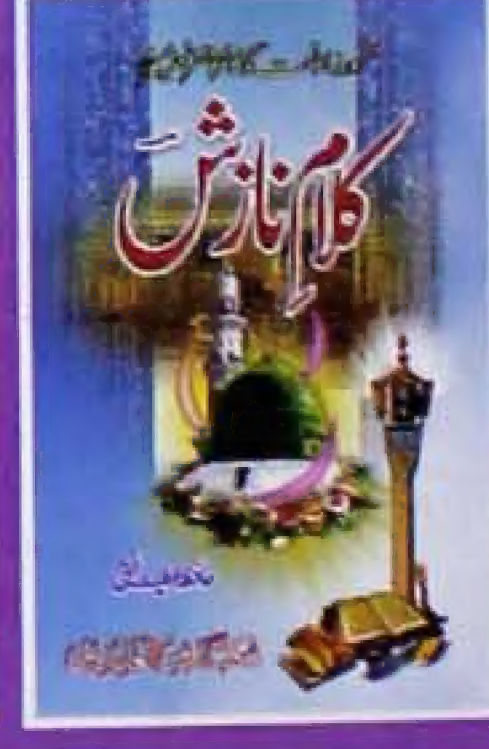
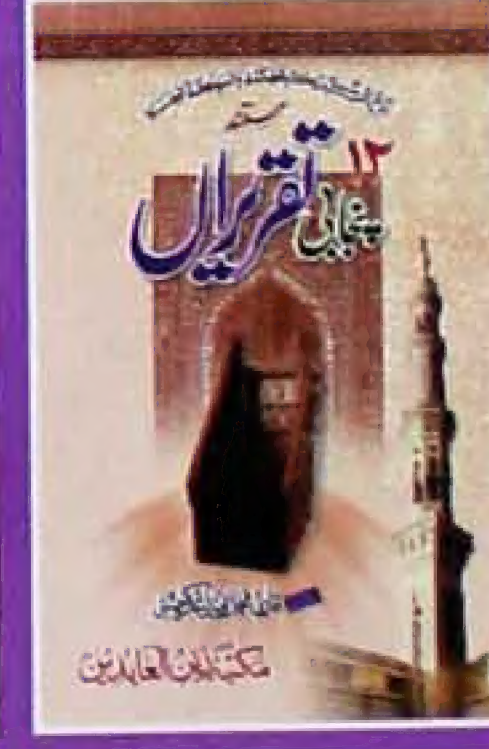
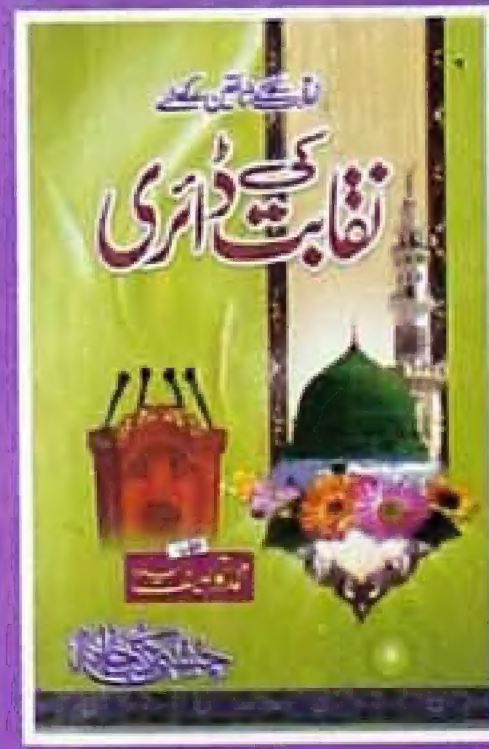
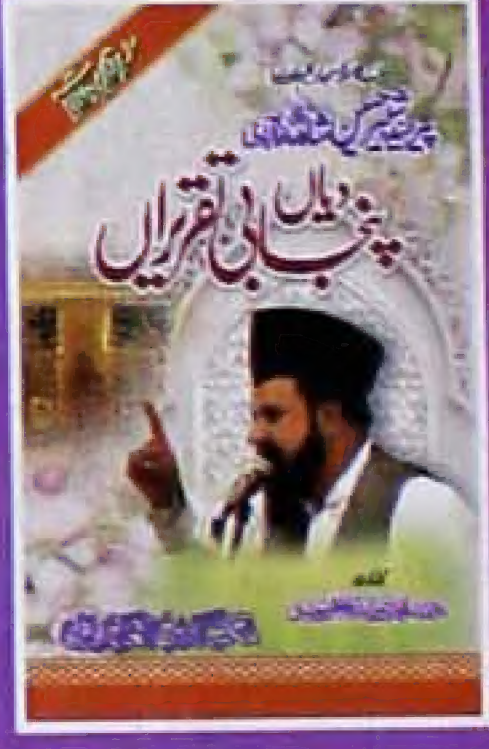
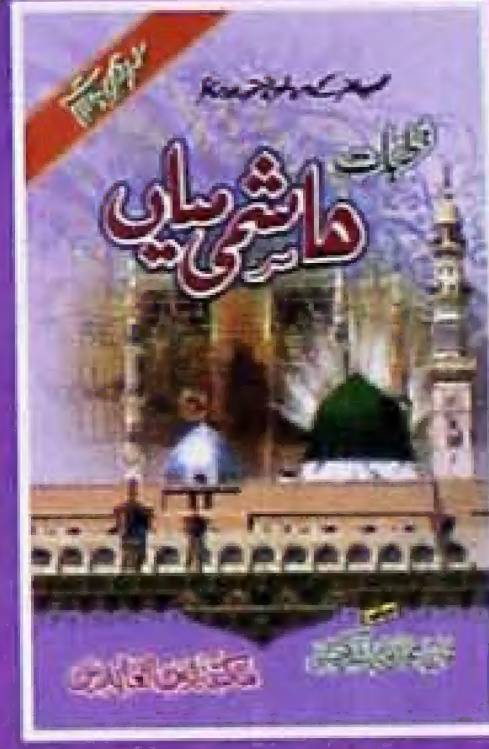
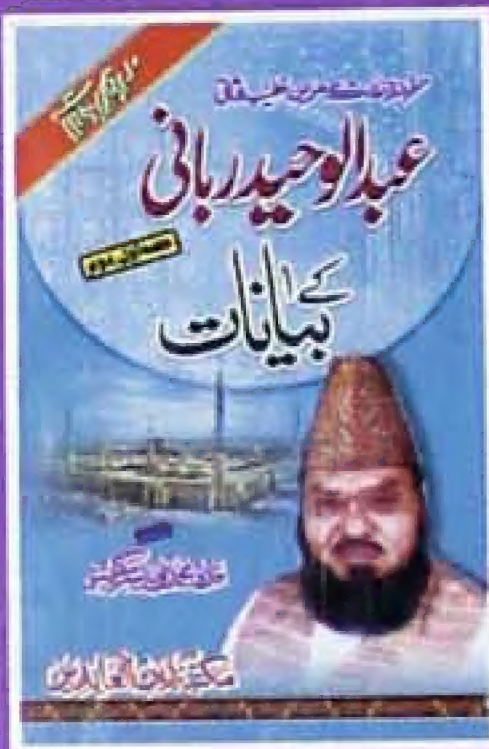
ہمارے ہاں ہر قسم کے قرآن پاک مترجم و غیر مترجم (ہر سائز اور اعلیٰ ورائٹی میں) ترجمہ کنزالایمان، جمال القرآن، نور العرفان، تفسیر نعیمی، تفسیر الحسنات، تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر روح البیان، احادیث (صحاح ستہ) شرح احادیث، علمی، دینی، تاریخی کتب، واعظ و خطبات، تصوف، سیرت و سوانح، طبی، روحانی، قصائد و نعتیہ کتب کے علاوہ دینی مدارس کی نصابی کتب **تنظیم المدارس پاکستان کے کورس** عامہ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ کے پرچہ جات سوال و جواب، حل شدہ دستیاب ہیں۔

آج ہی طلب فرمائیں۔

غوثیہ شوروم و غوثیہ کتب خانہ

اردو بازار گوجرانوالہ

Mob : 0321-6483964



نزد شالیمار گارڈن
باغیاں پورہ لاہور
0332-4300213
0315-4300213

مکتبہ زین العابدین